جان اوّل مظہر درگاہ شد　　جان جاں خود مظہر اللہ شد

(رومیؒ)

لوائح خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

اعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نورمحل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

سندھ یونیورسٹی

Marfat.com

جانِ اوّل مظہرِ درگاہ شد　　جانِ جاں خود مظہرِ اللہ شد

(رومیؒ)

لوحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

اعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نورمحل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان

سندھ یونیورسٹی

Marfat.com

اظہارِ تشکر

اللہ بخشے حکیم حافظ ذوقی الٰہ آبادی (م ۱۳۹۳ھ) کو، وہ میری اکثر کتابوں کی کتابت کر دیا کرتے تھے۔ اُن کے بعد حیدرآباد میں اب ایسا کوئی کاتب نہیں جو عربی اور فارسی سے بھی بخوبی واقف ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے یہ کام الغواد میں پڑ گیا تھا۔ آخر کار عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے (جنھوں نے کتاب کی ترتیب میں بھی پوری مدد فرمائی ہے) اکثر صفحات کی کتابت خود ہی فرمائی۔ اسی طرح ڈاکٹر مولانا سید محمد نعیم ندوی صاحب نے بھی کرم فرمایا۔ پھر عزیزی ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب (حال صدرِ شعبۂ اردو) اور ڈاکٹر مولانا ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، نیز بیٹی رابعہ اقبال سلمہا نے بھی چند کلمات تبرعاً کتابت فرمائے۔ سندھ یونیورسٹی کے یہ تمام اساتذہ میرے لیے بہت عزیز ہیں۔ اللہ پاک ان کو خوش و خرم رکھے اور دونوں جہانوں میں سرفراز و سربلند فرمائے۔ آمین۔

ز شوقِ دوستِ بیدار اوراقِ دفترِ گلہا (سعداللہ گلشن)
بہار نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلہا

عزیزِ گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل فرما دیا ہے اور میرے عزیز ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین صاحب اور عزیزی پروفیسر ایاز الدین سلمہ کی رفاقت میں اس مجموعے کی تمام و کمال تصحیح بھی فرما دی ہے۔ ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ تو نہیں ہیں لیکن دل شکر گذار اور دعاء گذار ہے۔

Marfat.com

ب

سلسلۂ مظہریہ کے دو سو مکتوبات کا مجموعہ

مشتمل بر دو ابواب

(۱) باب مظہرؒ (۱۷۲ مکتوبات)

(۲) باب نسیمؒ (۲۸ مکتوبات)

طبع اوّل

سنہ ترتیب ۱۹۷۲ء

سنہ طباعت ۱۹۷۵ء

قیمت

پندرہ روپئے

مطبوعہ:۔ آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

ملنے کا پتہ

حکیم محمود الزماں مکان نمبر 272/C یونٹ نمبر 7

لطیف آباد حیدرآباد سندھ پاکستان

Marfat.com

فہرست مندرجات

مقدمہ از مرتب ۱

(۱)

بابِ مظہرؒ

۱- مکتوبات حضرت مظہرؒ:

بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۲۹

" اخوند ملا محمد نسیم ۳۰

" میر عبدالہادی ۴۰

" "شیخ صاحب" ۴۳

۲- بنام حضرت مظہرؒ:

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۴۶

" محمد احسان احدی ۵۷

" نواب ارشاد خان ۶۴

" ظفر علی ۷۵

" غلام عسکری خان ۷۹

" مولوی ثناء اللہ سنبھلی ۸۳

" میر محمد مبین ۸۶

" میر علی اصغر عرف میر مکھو ۹۴

مکتوب شیخ محمد مراد ۹۸

مکتوبات محمد خان (برادر نامدار خان) ۱۰۰

Marfat.com

مکتوب غلام حسن	۱۰۱
" نعیم اللہ	۱۰۳
مکتوبات شاہ علی	۱۰۶
مکتوب اہلیۂ حضرتِ منظر	۱۱۰
مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ	۱۱۰
مکتوب رحیم خان خانزادہ (!)	۱۱۴
مکتوبات عبدالعزیز خان	۱۱۷
مکتوب محمد کلیم	۱۱۹
مکتوبات فتح خان	۱۲۱
مکتوب والدہ عبدالرحیم	۱۲۴
" حمزہ خان	۱۲۵
" غلام نبی	۱۲۶
" جان عالم خان	۱۲۹
" امانی بیگم	۱۳۰
مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)	۱۳۲
" ضیاء الدین حسین	۱۳۵
مکتوب منصب خان	۱۳۸
" محمد وجیہ الدین	۱۳۹
" اسد خان	۱۴۱
" برادرِ خواجہ فتح اللہ	۱۴۱
" امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد	۱۴۳
" افضل	۱۴۴
" نادعلی پسر شیخ غلام محمد	۱۴۵

Marfat.com

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان		۱۴۶
مکتوب ہمشیرۂ خواجہ بادشاہ نقشبندی		۱۴۷
" چھوّرام		۱۵۰
" جیون		۱۵۰
" والدِ لبساون لال بیدآر		۱۵۱
مکتوبات چھترمل		۱۵۲
" نانک چند		۱۵۳
" مُرلی دَھر		۱۵۵
" نامعلوم		۱۵۹
۳۔ مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیمابینہم:		
حافظ شاہ محمد و حافظ نامدار	بنام میر صاحب جیو	۲۱۲
نامعلوم	" " "	۲۱۳
نعمت اللہؒ	" نامعلوم	۲۱۴
نامعلوم	" نواب ارشاد خان	۲۱۵
غلام حسن	" مولوی عبدالرزاق	۲۱۵
لعل خاں (؟)	" میر صاحب جیو	۲۱۸
عبداللہؒ خان	" برادران	۲۱۹
شاہ علی	" شاہ صاحب	۲۲۰
ابوسعید	" میاں ابوالعوالی	۲۲۱
قاسم بیگ	" شاہ نورخاں جیو	۲۲۲
نامعلوم	" اخوند صاحب	۲۲۲
عبدالعزیز خان	" ملا تیمور لعل خاں	۲۲۳
نامعلوم	" حاجی محمد رسول	۲۲۴

Marfat.com

ہمدمت (خان)	بنام میر مناقب و اخوند محمد سلیم	۲۲۴
حاجی امان	" میر صاحب	۲۲۵
محمد عجب	" دادا جی صاحب	۲۲۶
مکتوب سفارش برائے شاہ نوراللہ درویش		۲۲۷
رکن الدین	بنام حافظ نور جیو	۲۲۷
کمال خان	" عبداللہ خان جیو	۲۲۸
نفر الدین	" قطب الدین جیو	۲۳۰
حاجی عبدالخالق	" ملا محمد فاروق	۲۳۱

(۲)

بابِ نسیمؒ

۱۔ مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ۲۳۴
۲۔ مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ ۲۴۱
۳۔ مکتوب والدہ ماجدہ حضرت نسیمؒ ۲۴۲
۴۔ مکتوبات احباب و مریدین
مکتوب سید غلام ۲۴۳
" عبدالقدوس ۲۴۵
" محب اللہ ۲۴۷
مکتوبات محب اللہ و عبدالقدوس ۲۴۸
مکتوب میر محمدی ۲۵۲
مکتوبات نامعلوم ۲۵۳

Marfat.com

مکتوب محمد	۲۵۶
مکتوب سیف الدین احمدی	۲۵۷
مکتوبات غلام حسن	۲۵۸
" عبداللہ	۲۶۳
مکتوب بشارت اللہ	۲۶۵
" حاتم	۲۶۶
" محمد نصیر	۲۶۷
" محمد غلام	۲۶۹
" نامعلوم	۲۶۹
" دوندیا خان پسر دین محمد	۲۷۰

ضمیمہ:

مکتوب صاحبزادہ حکیم محمد میرآغا جان بنام مرتب	۲۷۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کرکے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیبِ میرزا مظہرؒ" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے، ۱۴۴ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی، سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چتلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانا موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان، پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا!

اس دوران میں حسنِ اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا، جو گمبٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلم ہیں اور ریاست دیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوچ کے رہنے والے ہیں۔ اوچ میں اس وقت اُن کے بڑے بھائی محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے تھے اور برسوں حضرت

Marfat.com

مظہرؒ کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ اُن کی حضرت مظہرؒ سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقامات مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور صراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہرؒ سے اخلاص و متابعت کا جذبہ یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہرؒ کی کئی یادگاریں[1]، اور ایک بڑی تعداد میں سلسلۂ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے، اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نورمحل اوچ، دِیر میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیمؒ کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوچ کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات، اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

---

[1] ملا نسیم کی خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کی شہادت کے وقت کے خون آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھے اس لیے حضرت میرزا صاحبؒ "روئی" کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل چاقو کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت کا ہتھ بھی ہے جس کے سامنے کے حصے میں دو سوراخ پھرتے پھرے ہیں اور پچھلے حصے میں بڑے بڑے سوراخ چلے ہوئے اور خون آلودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں بھی ہیں جن سے حضرتؒ کا فرغل پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نورمحل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا سبز کلاہ اور خود ملا نسیمؒ کے کرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کا فرغل راقم الحروف نے پہن کر دیکھا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ ان کا جسمِ مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

Marfat.com

حضرت نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں۔ اس موقع پر حضرت نسیمؒ کے اخلاف مذکورہ کی عنایت سے نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکوس تیار کرانے کا موقع بھی ملا۔

راقم الحروف نے اس ذخیرۂ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی سعادت حاصل کی۔ رسالہ اردو کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہرؒ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کردی گئی۔ پھر رسالہ اردو کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوبات پیش کیے گئے۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صابزادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نور محل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دستِ مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کرکے روانہ فرمائے۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے[1]

ان مکتوبات کو از سرِ نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بصراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے۔ قرائن

---

[1] قطعۂ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب:-

گذشت افسوس ازیں دنیا — جنابِ مرشدِ ذی شان
شہِ طبعِ صفا نوده — محمد میر آغا جان
مطیعِ دینِ حق چون او + کجا پیدا کند یزدان = ۱۹۷۲ء
طبیبِ ظاہر و باطن — یقیناً رہبرِ عرفان
حکیم و عالم و حافظ — حبیبِ حق و انس و جان
نہ بودش ہیچ در عالم — ہوا و حرص عالمیان
سرو پائے ہوا ببرید — محمد میر آغا جان
۱۴۵ — ۸ ۹ ۳ ۱ = ۱۳۹۲ھ

Marfat.com

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت مظہرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خاں اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام عسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنبھلی، میر محمد تبین، میر علی اصغر عرف میر بکھو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم — یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقامات مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیین سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت مظہرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت مظہرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلمات طیبات کے مکتوبات ۵۷، ۶۷ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے صراحت کی ہے کہ یہ حضرت مظہرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہرکیف

Marfat.com

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحبؒ کے نام، حضرت مظہرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحبؒ کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت مظہر کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوایح خانقاہِ مظہریہ) میں قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کلمات طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اس مجموعے کی بدولت حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط و کتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اس طرح حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے اُبھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابلِ لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور مُرلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت مظہرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گہرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات، نواب عمادالملک، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ، اور نواب مجدالدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملا رحم داد روہیلہ خود حضرت مظہرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرتؒ کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیل کھنڈ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دوندے خاں، اس کا بیٹا محب اللہ

Marfat.com

خاں اور ہمشیرزادہ محمد خاں وغیرہ حضرت مظہرؒ سے تعلق رکھتے تھے۔ نواب قاسم علی خاں جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت مظہرؒ کے متوسلین نے بھی اس مہم میں دل چسپی لی، جیسا کہ اِس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں لکھا ہوا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے، اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اِس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت مظہرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبدالہادی میں نواب قاسم علی خاں کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الیہ کی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خاں سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت مظہرؒ نے ان موانع کا بھی ذکر کر دیا ہے جو نواب قاسم علی خاں کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم لشکر بھرتی کرنے میں پیش آئے۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اوّلاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خاں کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جاگیردار سب اس کی رفاقت میں کھنچے چلے جاتے ہیں تو از راہِ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خاں بریلی جاکر بیٹھ گئے۔

نواب افضل الدولہ (برادرِ نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خاں خانزادہ اور محمد حسن خاں خانزادہ بھی حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے۔ غلام عسکری خاں اور نواب ارشاد خاں (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خاں) بختاور خاں، محمد خاں آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید خاں یہ سب اصحابِ سیف تھے جو حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ امراء

Marfat.com

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت مظہرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں، حضرت مظہرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خاں کے دورِ وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ بہرکیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے، اربابِ سیف و علم سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مظہرؒ کے جو مکتوبات اس مجموعے میں شامل ہیں اُن کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب ان مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوب یوں شروع ہوتا ہے: "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند"۔ حضرت مظہرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوٰۃ اور اپنے نام کی صراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی "فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمن مطالعہ نمایند" یا "فرزندِ عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم، اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا "فضائل پناہ کمالات دستگاہ اخوندزادہ ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمن مطالعہ نمایند"۔ میر عبدالہادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک ندارد ہے، صرف "شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر مبنی، جو حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے حضرت مظہرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سنہ سوائے ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خاں دہبیدی، مشمولہ مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کے اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت مظہرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں، ان میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات کے لکھنے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ عرضی مکترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض میرساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب"۔ ملا نسیمؒ کے نام جو مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک معوّرہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ مودی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہجت آیات مطالعہ فرمایند"۔ قاضی صاحبؒ کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد قاضی کرانہ و نعیم اللہ بہرائچی شامل ہیں ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکثر "خداوند خدایگان مدظلہ العالی" یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خاں

کے صاحب زادے ظفر علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں، بلکہ عرضی کے انداز میں عرضِ مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معروض میدارد کہ ....." اور خاتمہ "عرض ظفر علی" لکھ کر کرتے ہیں۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کی پیروی میں، ظفر علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنبھلی کو حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوب میں "س" سے ثناء اللہ لکھا ہے۔ غلام عسکری خاں "حضرت قبلہ وکعبہ دوجہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنبھلی "جناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی میرساند" لکھتے ہیں۔ میر محمد مبین کا اندازِ تخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے۔ وہ "عرض مبارک مقدس قبلۂ عالم وعالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خاں کا ہے کہ اپنا نام، بصراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب وآداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت مظہرؒ کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیر ومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی"۔

مقاماتِ مظہری میں حضرت مظہرؒ کے ۷ اہم خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اِس مجموعے (لوایح خاتقاہ مظہریہ اعنی مکتوبات مدرسۂ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی

(۲) شیخ محمد احسان احمدی

(۳) نواب ارشاد خاں سنبھلی

(۴) مولوی ثناء اللہ سنبھلی

(۵) میر محمد مبین

Marfat.com

(۶) میر علی اصغر عرف میر مکھو
(۷) شیخ محمد مراد
(۸) شیخ غلام حسن
(۹) نعیم اللہ
(۱۰) محمد کلیم ، اور
(۱۱) اخوند محمد نسیم -

یہ سب حضرات حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں - مگر ان کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے ، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ و تذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے - دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں - بہرکیف ، ان مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے - حضرت مظہرؒ کی گھریلو زندگی ، احباب اور مریدین و متوسلین ، امراء ، علماء ، فضلاء ، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات و مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت مظہرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں ، بلکہ اس دور کی معاشرتی ، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں - بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اوّل تا آخر بنی نوعیت کے ہیں اور منظرِ عام پر آنے کے احساس کے تحت نہیں لکھے گئے ہیں - اس لیے ان میں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں - اور حضرت مظہرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے - معاملات میں ، ادائے حقوق میں ، صلۂ رحمی میں ، دوسروں کے کام آنے

Marfat.com

ہیں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہتے ہیں، دینی حمیت ہیں، شریعت کی پابندی ہیں، ملکی معاملات و مسائل سے باخبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے میں حضرت مظہرؒ کی دل کش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بے تکلفی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت مظہرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہلِ قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں۔ لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبدالرزاق قریشیؒ کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ اخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے احباب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضلہٖ منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

مکتوبات کے اِس مجموعے کی تقسیم دو حصوں یا ابواب پر کی گئی ہے۔ پہلا حصہ "بابِ مظہرؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور دوسرا حصہ "بابِ نسیمؒ" کے نام سے۔ بابِ مظہرؒ میں حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں۔ اور اِن مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

دوسرا حصہ یعنی "بابِ نسیمؒ" اخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیہ حضرت مظہرؒ، والدۂ ماجدۂ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ احباب اور مریدین کے مکتوبات

Marfat.com

بھی ہیں جو اخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقوں میں سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

"تذکرۂ علماء مشائخ سرحد" مولفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ "مشائخ" کا ذکر بھی ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحییٰ المعروف بہ حضرت جی صاحبؒ (۱۰۴۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالغفور نقشبندی پشاوریؒ (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوثؒ (۱۰۸۴ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندیؒ ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندیؒ (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد اعظم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیر جان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے، سرحد میں ایک اور خانوادہ ہے جس سے طریقۂ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطبِ وقت فضل احمد معصومیؒ المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے اور وہاں محلہ کاکا جعفر دارو غہ کچہری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہٗ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاقؒ تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہِ بخارا غازی شاہ مراد، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رسا"ؒ سے، انھوں نے خواجہ محمد پارسائؒ سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحب زادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبیداللہؒ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومیؒ کا

Marfat.com

مزار پشاور کے چوک نامرخاں، محلہ فضلِ حق" میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد ۱۲۶۲ھ میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی۔ مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ (تھانہ۔ گڑھی حضرت خیل۔ ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمدؒ المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہؒ ابن خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ) بھی صاحبِ فیض بزرگ تھے۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپکی اولاد کابل، قندہار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے۔

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسب فیض کیا تھا۔ اور شاہ غلام حسن (المتوفی ۱۲۰۴ھ) جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے۔

مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آقا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادرِ خورد تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں۔

---

[1] شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چوتھے فرزند شاہ محبت اللہؒ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحب زادے صفی اللہؒ، ان کے عبدالباقیؒ، ان کے محمد صدیقؒ، ان کے فضل قیومؒ اور ان کے صاحب زادے حضرت نور المشائخ فضل عمرؒ (المعروف ملا شور بازار۔ المتوفی ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ) تھے۔ جن کے صاحب زادے فضل عثمان صاحب اور ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہما ہیں۔ شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چھوٹے فرزند محمد صادقؒ تھے جن کے صاحب زادے غلام محی الدینؒ تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں۔ اُن کے صاحب زادے فدائے محی الدینؒ، ان کے حاجی محمد شریفؒ، ان کے بحرالدینؒ اور ان کی صاحب زادی خدیجہؒ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں۔ لیکن شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے بھائی فرزند حضرت شاہ غلام محمدؒ کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے۔ ان کے صاحب زادے شاہ غلام حسنؒ تھے، ان کے شاہ غلام نبیؒ، ان کے شاہ محمد فضل اللہؒ اور ان کے شاہ عبدالقیومؒ تھے۔ مؤخر الذکر تین بزرگ قندہار میں مدفون ہیں۔ شاہ عبدالقیومؒ کے صاحب زادے خواجہ عبدالرحمٰنؒ (م ۱۳۱۵ھ) تھے جو معتبرہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب ۱۰ میل) میں آرام فرما ہیں۔ ان کے دو صاحب زادے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۴ پر)

Marfat.com

سیّد غلامؒ المعروف سید میرجی (م ۱۲۸۳ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابو البرکات سیّد حسن قادری پشاوریؒ سے مل جاتا ہے، اُن کے بارے میں مجموعۂ ہٰذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملّا محمد نسیمؒ سے بھی رہا ہے جیسا کہ مُلّا صاحب کے نام اُن کے مکتوب سے ظاہر ہے۔

مُلّا محمد عظیمؒ بھی مُلّا محمد نسیمؒ کے تعلق کے تھے۔

حضرت مظہرؒ سے تربیت پانے والے، سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقاماتِ مظہری میں ہے ان کے بارے میں، اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز مُلّا محمد نسیمؒ نے دہلی سے واپس آکر اوچ (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقاماتِ مظہری میں اخون نور محمد قندہاری، مُلّا نسیم، مُلّا عبدالرزاق، مُلّا جلیل، ملا عبداللہ اور مُلّا تیمور کا ذکر حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں "اجلہ خلفای حضرت ایشان" میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ مُلّا عبدالرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد و بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشان حالات نیک پیدا کرد و مدارج قربِ الٰہی ترقیات ممدوحہ تا بکمالات فایز گردید، اجازتِ تعلیم طریقہ یافتہ با فاضہ علم ظاہر و باطن حرف اوقات نیک دارد"۔ مُلّا عبداللہ، جن کے دو مکتوبات ملّا نسیم

(صفحہ ۱۳ کا بقیہ حاشیہ)

سقہ۔ ایک آقا محمد حسن جانؒ (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحبزادے ہوئے (۱) عبداللہ جان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۳ھ) (۲) عبدالستار جانؒ (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد ہاشم جان مدظلہ، اور (۴) محمد حنیف جان مدظلہ ـــ خواجہ عبدالرحمٰنؒ کے دوسرے صاحبزادے آقا محمد حسین جانؒ تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جانؒ المخلص بہ روشن (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحبزادے مولانا محمد اسحٰق جان مدظلہ اور مولانا محمد ابراہیم جان مدظلہ ہیں۔

Marfat.com

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقاماتِ مظہری میں یوں آیا ہے" بعلم و ادب مردے بود صالح بیمنِ صحبتِ حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردید، چند روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفتہ ...." مُلّا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ" طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقامِ فنائے قلبی رسیدہ احوال حضورِ و آگاہی نقد وقت خود ساخت و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود ...." سرحد کے بعض حضرات نے مُلّا نسیم اور ملا تیمور (تمرود Timur) دونوں سے کسبِ فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ" طالبان حرارت شوق در صحبت مُلّا نسیم از جمعیت و طمانیت حظے نیافتہ بخدمت وے رجوع آوردہ بمقصود خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں" تیمر" آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملّا اولیا، ملّا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، مُلّا سیف الدین، محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلۂ مظہریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت مظہر" نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ" از یارانِ حلقہ است و ہنوز از دائرۂ امکان بر نیامدہ"۔ حضرت مظہر" نے دہلی سے ملّا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب ۴۲) اس میں ہے کہ سید علی شاہ نے ذکرِ طریقۂ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماسِ توجہ کریں تو دریغ نہ فرمائیں (ملخصاً) ۔ مکتوب ۷ے میں حضرت مظہر" نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے " نجابت نام جوانے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است"۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی" کے مکتوبات بنام مُلّا نسیم میں بھی اس نوع

Marfat.com

کی معلومات موجود ہیں۔ چنانچہ مُلّا محمد حنیف، مُلّا زبردست، اور مُلّا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیۂ حضرت منظرؒ بنام ملا نسیم (مکتوب ۱۷۷ء) کے آخر میں ایک مختصر رقعہ شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ مُلّا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے۔ یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں۔ مُلّا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (۱۷۵۸ء) سے مُلّا خیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مُلّا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز مُلّا نسیم کے خاندانیوں میں سے دو صاحبزادگان اوچ کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد نبی کا ذکر بھی ملتا ہے۔ محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوبات میں محمد (پسر عبدالقدوس)، محمد شرف، محمد بصیر، عبدالقدیر اخوند، مُلّا ولی محمد اخوند، سید معبز شاہ جیو، میاں نور محمد، مُلّا محمد نعیم اخوند ملا سیف الدین، مُلّا حاجی، میاں محمد کاظم، مُلّا رحمت، شاہ لطف اللہ خاں، مُلّا جان محمد، مُلّا محمدی، اور مُلّا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ازیں مکتوب ۱۷۸۲ء میں جو محب اللہ و عبدالقدوس کی طرف سے مُلّا نسیم کو لکھا گیا ہے، یہ خبر ملتی ہے کہ "چون دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پنجرۂ حواس را درہم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصفاء ایں معنیٰ ایں جانب را حزنِ بسیار واندوہ بے شمار روئے داد۔" صاحبزادہ فضل احمد معصومیؒ کا ذکر پیشتر آچکا ہے۔ اس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ مُلّا نسیمؒ اور ان کے متوسلین، صاحبزادہ فضل احمدؒ سے تعلقِ خاطر

Marfat.com

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں مُلّا شاہت، سید غلام، حافظ کرم، محمد کاشف اور مُلّا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ مُلّا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحاب سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں، ملّا قلندر اخون سعداللہ اور اخون محمد اعظم ——

میر مہین نے اپنے مکتوب (ع۳۸) میں مُلّا عبدالرحیم اور مُلّا نصری کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات ع۳۹، ع۴۰ میں مُلّا فیض اللہ، مُلّا عمر اور مُلّا صالح محمد کا۔ مکتوب ع۴۶ میں مُلّا نسیم کے ساتھ مُلّا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خانزادہ کے مکتوب (ع۵۲) میں مُلّا نسیم کے ساتھ اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہوں گے۔ مُلّا خادی محمد اور مُلّا بہار کا ذکر مکتوب ع۱۴۸ میں ہے۔ مکتوب ع۱۷۲ کسی حاجی عبدالخالق نے مُلّا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبدالرزاق (ع۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحاب سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی صراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبدالرزاق ساکن پشور (پشاور)، گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، مُلّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارہ ابا سند، محمد اکبر[1] ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، مُلّا سیف الدین ساکن سوات

---

[1] محمد اکبر کا ذکر حضرت مظہرؒ نے مکتوب ع۱۵۱ (کلمات طیبات) بنام مولوی عبدالرزاق میں کیا ہے اور انھیں یارانِ طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ھ یا اس کے کچھ بعد کا ہوگا اس وقت محمد اکبر تحصیل نسبت میں مشغول تھے اور ان کا نصف دائرۂ امکان پورا ہو چکا تھا۔

Marfat.com

خادم مرزا صاحبؒ، مُلّا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ، استاد مُلّا رحمت موضع الہ ڈنڈ؛ اور مُلّا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے "مُلّا نسیم خلیفہ مرزا صاحبؒ ساکن سوات"۔ اُس زمانے میں اوچ سوات میں شامل تھا، اسی لیے ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب سرحد کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحابِ سلسلہ کے نام سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ[1] متصل کلانور، عبدالرّسول ولد محمد شفیع نیز ساکن بٹالہ مزبور، میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور ــــ غلام حسن نے مکتوب ۱۵۶ء میں یہ بھی بتایا ہے کہ میاں عبدالنبی اور ولایت شاہ اور اُنھوں نے میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور[2] سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات، حضرت مظہر کے حین حیات تک کے، بہت کچھ تو خود حضرتؒ کے مکتوبات شریف ہی میں آ گئے ہیں۔ مقامات مظہری، جو حضرت مظہرؒ کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے، حضرتؒ کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحابِ سلسلہ کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تصریحات ملتی ہیں کہ اُس وقت (۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقیدِ حیات تھے اور کون دارالبقا

---

[1] بٹالہ کو کہیں "بٹالہ" اور کہیں "بتالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اسی مکتوب میں کوٹلہ کی ٹ کو اسی صورت میں لکھا ہے جیسا کہ اب مروج ہے یعنی کوٹلہ۔ بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب ۱۵۶ء میں صراحت ہے کہ متصل ہفت کروہ قصبہ کلانور در پنجاب واقع است"

[2] حضرت مظہرؒ کے خلیفہ شیخ غلام حسین تھانیسری کو بھی اِن سے تعلق رہا ہے چنانچہ مقاماتِ مظہری میں شیخ غلام حسین تھانیسری کے بیان میں آتا ہے کہ "در بلدۂ بٹالہ (کذا) بملک پنجاب علم فقہ خواندہ اندواز حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقہ قادریہ گرفتہ" (ص ۹۹)

Marfat.com

کو تشریف لے جا چکے تھے ۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں
اِس مجموعۂ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتی ہیں ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ
کے مکتوب (۱۷۷) بنام ملا نسیم میں اس نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ
مولوی احمد اللہ اور محمد صبغۃ اللہ (پسرانِ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) مدت
ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں ، محمد دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ (پسر احمد اللہ
مرحوم) حیات ہیں ، اور اہلیۂ حضرت مظہر بھی حیات ہیں جو چند سال
سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں ، اور مرزا شاہ
علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا ، انھوں نے دو پسر چھوڑے ، ایک میاں
مداری جو پانی پت میں اُن کے (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے) ساتھ ہیں
دوسرے میاں زظای چھوٹے بیٹے مع اپنی والدہ کے ، عظیم آباد پٹنہ
میں اپنے خالو کے پاس ہیں ، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا ، مدت
ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا ، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے
فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں ، یارانِ حلقہ میں سے میاں
محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقیؒ صاحب اور میاں
محمد احسان صاحب نخریت ہیں ۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر
صاحبان دہلی میں ، مولوی غلام علی مسندِ ارشاد پر تشریف فرما ہیں ،
ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے ، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی
کہ رحلت کر گئے ..... " اس مکتوب کے افراد مذکورہ میں سے
احمد اللہ تو ۱۱۹۸ھ میں انتقال کر چکے تھے اور مقامات مظہری
کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی
کہ یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور
میاں عبدالباقیؒ اور میاں محمد احسان حیات تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ھ
کے لگ بھگ لکھا گیا ہوگا ۔

Marfat.com

مکتوب غلام حسن بنام مُلّا نسیم (ع ۱۹۱) سے بھی سلسلے کے کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ مُلّا نسیم کو اوّل وہ یاد دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدّس سرّہٗ کے مزار فایض الانوار کی مرمت حضرت مظہرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مُلّا نسیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ــــ مرزا صاحب کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرتؒ نے اس دارالفنا سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا[1] ارتحال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آگئے۔ آخر الامر یہ ماجرا مولوی نعیم اللہ بہرائچی نے پورب میں سُنا تو بقدر وسعت و امکان رقم جمع کر کے اِس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

---

[1] حضرت مظہرؒ کے وصیت نامے، مشمولہ "معمولات مظہریہ" میں ہے:
"پیش ازیں روزے چند منکوحۂ من ازمن درخواستہ بود کہ تدبیر امور اُخروی خود را بر رائے او واگذارم و دریں باب خطے نوشتہ بدہم تا بعدِ من مخلصانِ بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا کہ خواہد مرا بخاک سپارد و من ہم ایں معنی را باقرارِ زبانی قبول کردہ بودم، امّا دراں ایام آں مستورہ قطعۂ زمینے در ملک خود نداشت، الحال یک منزل حویلی خریدہ کردہ است و من بجان ازاں بقعہ بیزارم۔ اگر خواہد کہ مرا در آں جا بہ دفن سازد، بردوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است کہ ہرگز ننمایند، بعد ازیں در ہر جا کہ میسر آید رضی او مرعی دارند و بیرون ترکمان دروازہ مناسب تر است ....." (ص ۱۴۵) مگر اس صریح ناپسندیدگی کے باوجود ہوا وہی جو حضرتؒ نہ چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت مظہرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو دیا تھا اور وہ حضرتؒ کی شہادت کے وقت پانی پت میں ہوں گے انھوں نے اس وصیت نامے کو ۱۲۰۵ھ میں نعیم اللہ بہرائچی کو معمولات مظہریہ میں شامل کرنے کے لیے دیا۔

Marfat.com

(غلام حسن) اُن ایّام میں رام پور میں تھا۔[1] ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اِس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ حجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کرکے مرقدِ منوّر کو مرتب کیا ـــــ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بہرایچی نے معمولات مظہریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی و سید عبدالباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دِکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبدالباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقاماتِ مظہری کی تصنیف کے وقت میر عبدالباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کر چکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہرکیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (ع ۱۹۱) کی طرف آیئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ـــــ الحال بی بی (اہلیۂ حضرتِ مظہرؒ) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ درماہہ دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلّا مراد دیتے ہیں۔ (مقامات مظہری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ پیر علی فوت ہو چکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض ناقابل اور دیوا طوار ہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبدالحفیظ و میاں بہادر فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے روضۂ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف آ گئے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (غلام حسن) قصبۂ امروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں

[1] یعنی ۱۲۰۵ھ میں معمولات مظہریہ کے تکملہ میں صاحب معمولات نے صراحت کی ہے سفر ۱۲۰۵ھ میں تعمیر مزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

Marfat.com

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصبۂ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امروہہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی ـــــ غلام حسن نے رام پور میں طریقۂ مجددیہ کی ترویج میں جو حصہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر آ گیا ہے[1] شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مردِ قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا درماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خاں میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے، جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵،۷۰ھ سے لے کر ۱۲۳۱ھ تک کے درمیانی

---

[1] رام پور طریقۂ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال میں ان کے مجددی ہونے کی صراحت ملتی ہے چنانچہ، بلا ترتیب، محمد ابراہیم خاں عرف توشہ خاں، مولانا ولی النبی و رشید علی خاں شاہ ابو سعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد کبیر ولد شاہ محمد پیر مجذوب، غلام محی الدین، مولوی ارشد علی، قاضی دائم علی سرہندی، مولوی ارشد علی مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسلم اخون، مولوی اسحٰق علی (از آشنایان حضرت مظہرؒ) حافظ اکرام الدین احمد شاہ امین الدین، شیخ امین احمد اظہر، مولوی جمال احمد مجددی مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد راحت، میاں احمد علی شاہ نقشبندی، مولوی حبیب الرحمٰن خاں، باز خاں نبیرہ نواب دوندے خاں، اخوند ملا امام الدین، ملا امان اللہ، ملا جہانگیر، ملا حبیب اخوند، مولوی خلیق احمد سرہندی، مولوی خلیل الرحمٰن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خواص، مولوی ریحان حسین، مولوی رشید النبی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی عبید اللہ اخون سواتی، مولوی سراج احمد مجددی، میاں سراج شاہ از سادات بونیر، ملا سراج، حافظ عباس علی امروہوی نقشبندی کے مرید مولانا سعد اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر بہ تفصیل ہے اور صراحت ہے کہ یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے شاگرد تھے) اخوند سید احمد، ملا صدر الدین ولد ملا سراج، مولانا صفی القدر، شاہ ضیاء النبی مجددی، مولانا ظہور الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبد الرحمٰن، ملا عبد الرزاق، مولانا عبد الرشید مجددی، ملا کبیر، اخوند زادہ محمد شاہ خاں باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فدا احمد مجددی، شاہ محمد عمر مجددی، حافظ محمد عنایت اللہ خاں بونیری مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آتے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبد القادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے۔

Marfat.com

عرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت مظہرؒ کے حین حیات (تا ۱۱۹۵ھ) کے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۶ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) مسند ارشاد پر متمکن تھے ۱۱۷۵، ۷۰ھ کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے اخیر دور حیات کی رعایت سے متعین کیا جا سکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد معصومیؒ کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہ و عبدالقدوس بنام مُلّا نسیم (ع ۱۸۴) میں ہے۔ پھر مُلّا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خاں نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت مظہرؒ سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام عسکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ مقامات مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقامات مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پُراز معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آچکا ہے اور جو امروہہ و رام پور میں رہے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ سرحد کے اصحاب سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علیٰ ہٰذا، محب اللہ (از متوسلین ملا نسیمؒ) اور محب اللہ خاں (پسر دوندے خاں) کے ناموں میں بھی التباس کی گنجائش ہے۔ عبدالرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

Marfat.com

عبدالرزاق (پیلی بھیت) جن کے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب کلمات طیبات میں ہے (مکتوب ۱۵۱) دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور انھیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملا عبدالرزاق لکھا گیا ہے مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے مولوی عبدالرزاق (مقیم پیلی بھیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرہ امکان پورا کر چکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازت ارشاد حاصل تھی اور مقامات مظہری میں جن ملا عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی "اجازت تعلیم طریقہ یافتہ" تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارت تام دارد" ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقامات مظہری اور اس سلسلے کی دوسری کتابیں گذری ہیں غالباً انھیں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ بہرکیف، ان کتابوں کی کم یابی اور ان سے عموماً لاعلمی کے پیش نظر اس نوع کی توضیحات و تشریحات و ضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بے حد ضروری ہے جنھوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک اُن کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

فقط ـــــ والسلام

احقر ـــــ غلام مصطفےٰ خاں

استدراک

مکتوبات ۱۸۵، ۱۸۶، جو باب نسیم میں شامل ہیں، غالباً حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں ۔اور ممکن ہے کہ مکتوب ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیدآر ہوں جو بیان (شاگرد حضرت مظہر) کی طرح مولانا فخرالدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اکبرآباد چلے گئے تھے ۔ مکتوب ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ۹۵ (مجموعۂ ہذا) سے ربط ظاہر ہے ۔مکتوب ۹۵ میں، جو حضرت مظہر کے نام ہے، رسالہ در فضلِ ذکرِ خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جسے ہم مکتوب ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جزو اوّل بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ نمودہ وا صلاح نمودہ عنایت فرمایند"۔ اور غالباً حضرت مظہرؒ کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ۱۸۶ ہے ۔وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودنِ رسالہ، فضل ذکر خفی کہ رقوم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود"۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۱۱ ذکر جہر اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے ۔اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے ۔آخر میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "وخیر الکلام ما قل ودل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالۂ مذکورہ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے ۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب ۱۱ کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی تعیین کے سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی ۔ یہ عقدہ رسالۂ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات ہدست ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

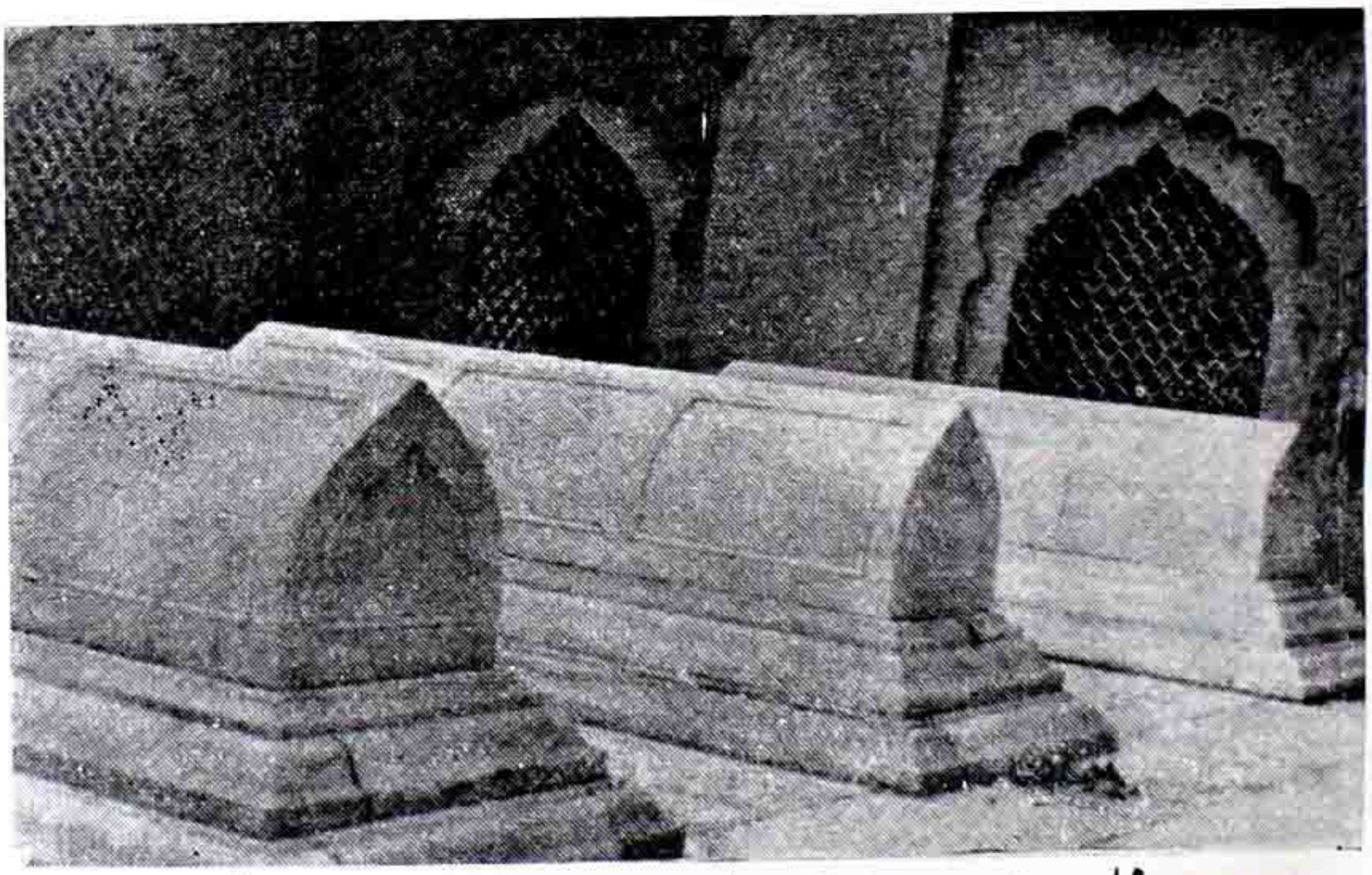

حضرت مظہرؒ شاہ غلام علیؒ اور شاہ ابوسعیدؒ کے مزارات مبارک۔

Marfat.com

(۱)

بابِ مظہرؒ

مشتمل

۱۔ مکتوبات حضرت مظہرؒ

۲۔ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ

۳۔ مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم

Marfat.com

۱۔ مکتوبات حضرت مظہرؒ

- بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (ایک عدد) بنمبر شمارہ ۱
- بنام اخوند مُلّا محمد نسیمؒ (سات عدد) بنمبر شمارہ ۲ تا ۸
- بنام میر عبدالہادی (ایک عدد) بنمبر شمارہ ۹
- بنام "شیخ صاحب" (") بنمبر شمارہ ۱۰

Marfat.com

مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح

پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

Marfat.com

۳۷

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

۱

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ نہم ذی قعدہ است، فقیر مع علائق در پانی پت بعافیت است۔ فردا پس فردا قصدِ دہلی دارد۔ و متعلقان را دریں جا می گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت می کند، انشاء اللہ تعالیٰ۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانے روہیلہ بسیار مردِ ہموار است و طالبِ مستعد، اخذِ طریقہ کردہ، ارادۂ بڈھانہ نمودہ، در خدمتِ شما حاضر خواہد شد۔ توجہ کردن ضرور است و در خدمت مولوی نور اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سفارش کنند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند، منت بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوطِ افضل خاں مفید نیفتاد۔ خوب، خدا کارساز است۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۱؎ یہاں حضرت مظہرؒ نے قاضی صاحب کا نام "س" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب راقم الحروف نے دیکھا ہے۔

Marfat.com

مکتوبات حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد نسیمؒ

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات مظہریہ لکھی تو اس میں اخوند ملا محمد نسیم علیہ الرحمہ کے حالات اس طرح قلم بند کیے ہیں:

"مُلّا نسیم از اجلۂ خلفائے ایشاں، سلوک باطنی در طریقۂ احمدیہ بتوجہات علیۂ آنحضرت قریب بانجام رسانیدہ، خلافت کسب مقامات تا بہ کمالات تربیت کردہ بطریق طفرہ تا آنجا کہ خدا خواست رسیدہ، حالات نیک دارد۔ در ہر سال از وطن بخدمت مبارک آمدہ انوارِ طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشاں راسخ است۔ ہیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک باری خواست کہ قے نماید، گلوے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استفراغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الٰہی گشت۔ طالبان بخدمت او رجوع آوردند و بہ یُمن توجہ او بجمعیت و حضور می رسند زبانی ثقہ شنیدہ ام کہ یک بار بر شخصے توجہ بجذبۂ تمام نمودہ بود تاب نیاوردہ۔ تا دیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمتِ حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ بدرس علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔"

ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اسی مجموعے کا مکتوب ۲) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو،

Marfat.com

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پت سے اور دوسرا جمون سے۔
پانی پت کا ذکر آتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب)
ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی سے
شرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اوج کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کا
ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں
ملا محمد نسیم کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے
ہیں آپ انھیں توجہ دیں (مکتوب ۱۰۱ مجموعۂ ہذا)۔ یہ مکتوب
حضرت مظہرؒ نے پانی پت سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب
بڈھانہ میں ہوں گے جو ضلع رنگر یڑپی کی جنوب مغربی تحصیل
تھی۔ اسی مکتوب میں امیر الامراء نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب
۱۱۸۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۷۷۰ء) کے بھائی نواب افضل خاں
کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی
صاحب کے لیے) مفید ثابت نہ ہو سکے۔
مُلّا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا
ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا
گیا تھا۔ اس مکتوب میں میاں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں
وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے
کی تعیین میں مدد مل سکے گی)۔ تیسرا مکتوب ۱۰ آخر شعبان کا ہے
اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۰ ذی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب
کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمھاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں
تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی طے کر لو۔ پانچویں خط
میں نجیب خاں (نجیب الدولہ) کے لشکر کا ذکر ہے جو کھار کھ
کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور مُلّا رحم داد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

Marfat.com

کے لیے آئے تھے[1] اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ وہ دو تین مرتبہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے تھے اس لیے ان کا مجھ پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب[2] پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انھیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔ اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجھ سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوچ میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۶، ۷، ۸ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۸ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

---

[1] فارسی مکتوبات (مطبوعہ مبنی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہوگا کیوں کہ حضرت مظہر کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے حضرت مظہر نے صاف طور پر "رحم داد" لکھا ہے۔

[2] "ملا نسیم" کے نام حضرت مظہر کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۸۔

مکتوب ۳ میں محمد میر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۲ میں جو مکتوب ہے اُس میں محمد میر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ) درج ہے۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ " فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہؒ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعا میں مصروف ہوا "۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد میر جیو انتقال کر چکے تھے اور یہ ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہو گا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے ظفر علی خاں کا ذکر ہے کہ " حقیقت یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں "۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب نہم جمادی الآخر کا ہے، اُس میں نواب ارشاد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور فارسی مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۴ جمادی الاولیٰ چہار شنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خان کے انتقال پر اظہارِ غم ہے اور آگے چل کر

لہ مقامات مظہریہ۔ صفحہ ۴۸۔ طبع دہلی ۱۲۶۹ھ

Marfat.com

اسی مکتوب میں ان کے صاحب زادے ظفر علی خاں کو "یتیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ وہ سال جس کی ۱۴ جمادی الاولیٰ کو چہار شنبہ تھا ۱۱۷۶ھ ہوگا، یعنی نواب موصوف کا انتقال اسی ۱۱۷۶ھ کی ۱۳ ربیع الآخر کو ہوا ہوگا۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ مکتوب ۳ میں محمد منیر جیو (المتوفی قبل ۱۱۷۶ھ ؟) اور نواب ارشاد خان (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کا سلام لکھا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ۱۱۷۵ھ سے پہلے کا ہوگا۔

اب دوسری طرف آیئے۔ ملا نسیم کے نام حضرت مظہر کے آخری تین مکتوبات (مکتوب ۶، ۷، ۸) میں ملا رحم داد کا ذکر ہے۔ اور فارسی مکتوبات نمبر ۸۱ سے نمبر ۹۸ تک جو ایک ہی سلسلے کے اہم تاریخی واقعات سے متعلق ہیں ان میں سے مکتوب نمبر ۸۸۔ بیستم ربیع الاوّل کا لکھا ہوا ہے۔ اس یہ بھی ہے کہ کل (یعنی ۱۹ ربیع الاول) ملا رحم داد کی شہادت ہوئی۔ اور مکتوب نمبر ۸۷ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس وقت ملا رحم داد خان ہانسی اور حصار کی طرف ہے۔ پھر مکتوب نمبر ۸۶ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کی تاریخ پنج شنبہ ۲۳ محرم دی گئی ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ[1]، جس کی

---

[1] فارسی مکتوبات صفحہ ۲۵۴ میں ابوالقاسم خاں ابن مجدالدولہ عبدالاحد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۷۶ء دی گئی ہے۔ لیکن وہ ۱۳ مارچ ہوگی یعنی پنج شنبہ ۲۳ محرم ۱۱۹۰ھ۔ اس سال کی مزید تصدیق مکتوب نمبر ۹۲ سے ہو جاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۸ھ) کا بڑا بیٹا ضابطہ خاں نے نواب مختار کے پاس آکر ابوالقاسم خان کے لیے فاتحہ پڑھی اور یہ کہ آں چہار شنبہ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ۔

Marfat.com

۲۳ محرّم کو بیخ شنبہ تھا۔ اسی سال گویا ملاّ رحم داد بھی شہید ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے یہ تین مکتوبات (۶، ۷، ۸) بنام ملاّ نسیم، جن میں ملاّ رحم داد سے ملنے کا ذکر ہے، یقیناً ۱۱۹۰ھ سے پہلے کے ہوں گے اور ابتدائی دو مکتوبات (یعنی مجموعہ ہٰذا کے مکتوبات ۲، ۳) ۱۱۷۵ھ سے بھی پہلے کے ہوں گے، یعنی یہ کہ یہ سب مکتوبات وقتاً فوقتاً پہنچے ہوں گے اور کسی ایک ہی زمانے سے ان سب کا تعلق نہیں۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے وہ سات مکتوبات بنام ملا نسیمؒ پیش کیے جاتے ہیں:

۲

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند کہ فقیر تا روزِ تحریر کہ ہفدہم رجب ست، در محروسۂ دہلی معہ توابع بعافیت ست، و ضعف و پیری روز افزوں است، و از روز یکہ آن برادر از ما رخصت شدہ دو قطعہ خط تا امروز بما رسیدہ است، یکی از پانی پت و دویم از جمو و [رسید] رسیدن ایشاں بوطن نیست۔ امید قوی است کہ بعافیت رسیدہ باشند، باید کہ از احوال خویش اطلاعی بدہند کہ خاطر جمع گردد۔ و برای علوم دینی و تعلیم طریقۂ اتباع سنت و اعراض از دنیا و اقبال بآخرۃ بکوشند و حاملِ رقیمہ محمد بشیر خان

را که از یارانِ حلقه ست و هنوز از دائرهٔ امکان برنیامده، توجه
میداده باشند و به برادر خود سلام رسانند و از انزوون دعا، و
از یارانِ حلقه سلامها برسد۔

۳

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از
جان اخوندزاده محمد نسیم اوصله اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعه نمایند که
فقیر در محروسهٔ شاهجهان آباد مع یاران حلقه و مردم محل تا آخر شهر رجب
بعافیت است۔ الحمد للہ علی توالہ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و صحبہ و
آلہ۔ و اشتیاقِ دیدنِ آن فرزند بسیار است و اخوانِ طریقه همه
یاد می کنند۔ اگر از کتخدائی خواهران فارغ شده باشند و والدهٔ
شما رخصت بدهد قصدِ این طرف بکنند و بعض مقاماتِ عالی
که بشارتِ آنها نیافته اند، بگیرند۔ و اگر در مراجعت توقف
باشد، باید که در تعلیم ذکر طریقه دریغ و تغافل نه نمایند۔ مردم
را مشغول سازند که این طاعت متعدی است الی الخیر۔ و هیچ عمل
به ازین نیست که دلِ مرده را بذکرِ الٰہی زنده بسازند و به شغلِ علمِ
ظاهر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میان پیر علی و از یارانِ
حلقه نام بنام سلام خواهند، از میان محمد میر جیو و میان محمد مراد
جیو و نواب ارشاد خان و برادران و اولادشان سلام برسد۔

۴

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فضائل پناه، کمالات

Marfat.com

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

Marfat.com

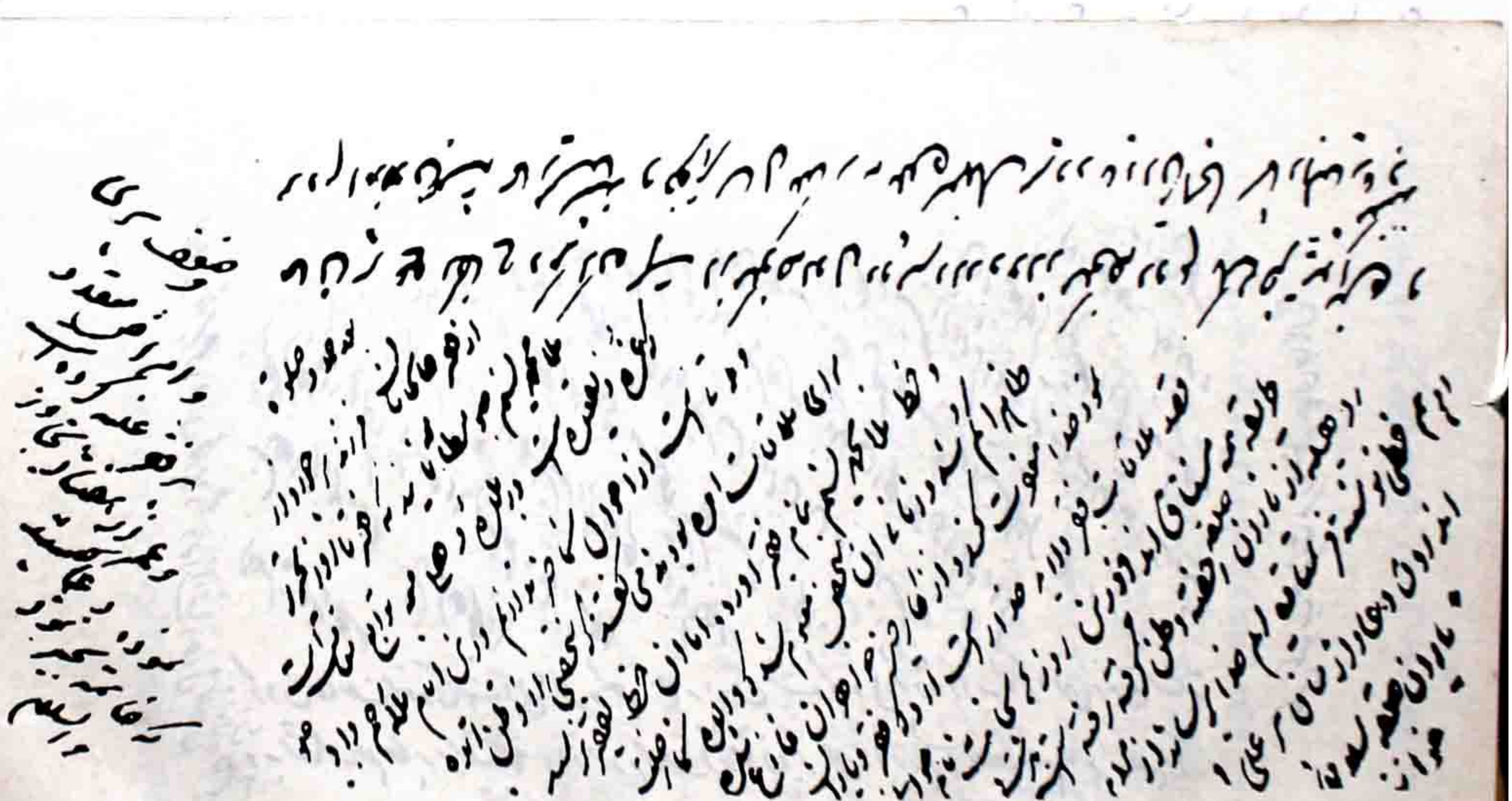

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

Marfat.com

دستگاه، اخوندزاده مُلّا محمد نسیم چیو معلوم نمایند که تا اوا خر ماه شعبان فقیر مع توابع در محروسهٔ دہلی بعافیت ست۔ باعثِ تحریر آنست که سید علی شاہ از فقیر ذکرِ طریقهٔ عالیه گرفته روزے چند در حلقه نشستند۔ بناء بر ضرورتے قصدِ وطن کرده اند۔ خدا برساند۔ بعد برسیدن آنجا اگر از شما التماس توجه بکنند دریغ نه نمایند که خدمت سادات سعادت ست، و مقید به اتباعِ سنت و تعلیم طریقه باشند و بمتوسلانِ خود سلام برسانند۔ و از یارانِ حلقه سلام و از اندرون دعا خوانند۔

لطیفهٔ قلب این سید از قالب برنیامده است۔

۵

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزندِ عزیز تر از جان مُلّا نسیم سلمه الرحمان مطالعه نمایند که فقیر تا اوائل ماه ذی قعده در بلدهٔ دہلی بعافیت است و از مدتے احوال آن برخوردار معلوم نیست۔ خاطر متعلق ست۔ باید که احوالِ خود می نوشته باشند، و اگر والده رخصت دہد بیایند و درین آخر عمر فقیر را ببینند و کسب مقامات باقی بکنند و اشتیاق در تحریر نمی آید و السلام علیکم از اندرون دعاء و از میان پیر علی سلام و از یارانِ طریقه چه ہندوستانی و چه روہیله سلام خوانند۔

و یارانِ سنبهل و امروہه و لیسولی و آنوله بخیر اند و مشتاق اند و سلام می رسانند۔

Marfat.com

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار
مُلّا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفدہم
شوّال است در محروسۂ شاہجہان آباد مع علائق و توابع بعافیت است
و یارانِ حلقۂ جا بجا و شہر بہ شہر نخزاندہ و مشتاق شما ہستند و انتظارِ
شما کشند۔ اگر از کارِ خیرِ خواہران خود فارغ شدہ باشید، بیائید
و درین آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعف پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است
اما ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہی دہیم و دو سال کامل
گذشتہ کہ شما رفتہ اید درین مدت یک خطِ شما رسیدہ است و درین
ایام کہ برائے تنبیہ کفار سکھ لشکر نجیب خان[1] قریب دہلی رسیدہ،
ملّا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خبر خیریت شما رسانید، و
گفت کہ اکنوں از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً آن خط گم شد
فقیر نہ رسید۔ افسوس است کہ والدۂ شما وفات یافت۔ خدا
او را بیامرزاد۔ و کار خیر ہر دو ہمشیر شما در پیش است۔ بعد فراغ
ازاں قصد شاہجہان آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانۂ ما
بسیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میاں پیر علی سلام می رساند
و یک نکاحِ دیگر کردہ اند۔ از منکوحۂ اوّل دو پسر (و از) منکوحۂ
دوم[2] یک دختر متولد شدہ و صاحبان سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ
مشتاق اند و بہ تقریب رمضان، یاران قدیم اکثر در حلقۂ مجتمع
شد، ہمہ سلامہا می رسانند۔ حاملِ رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طریقہ
است۔ اگر طلب کند او را توجہی دادہ باشند۔ والسلام۔

---

[1] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی میں سے مکتوب نمبر ۱۶ میں نجیب خاں، ان کے بھائی فضل خاں اور ملّا رحم داد خاں کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔
[2] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی کے نمبر ۲۶ میں بھی پیر علی کی دوسری بیوی اور دختر کا ذکر ہے۔

Marfat.com

معلوم نیست درین مدت چه قدر مردم را داخلِ طریقه کرده
اید و از کتابهای تحصیلی چند نسخه خوانده اید۔ احوال خود را مفصل
بنویسید۔

۷

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار مُلّا محمد نسیم
جیو مطالعه نمایند که فقیر تا روزِ تحریر که غرهٔ ذی قعده است، در بلدهٔ دہلی
مع توابع بعافیت است و مدتے است از احوال شما خبر نداریم۔
درین ایّام مُلّا رحم داد جیو برائے ملاقات آمده بودند، می گفتند
که شخصے از وطن آمده و خط مُلّا محمد نسیم بنام فقیر آورده، امّا آن
خط بفقیر نه رسید۔ ظاہرا گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد که
والدهٔ شما رحلت نمود۔ خدا مغفرت کند و از کارِ خیرِ خواہران فارغ
شده قصد ملاقات فقیر دارید۔ خدا راست آرد که فقیر و یارانِ طریقه
همه مشتاق اند و درین روزها بخیابت نام جوانے روہیله از یارانِ حلقه
رخصت وطن گرفته، رفته است۔ بدست او هم خطے نوشته فرستاده
ایم خدا برساند۔ از مردم اندرون دعا و از میان پیر علی و یارانِ
حلقه سلامها خواهند۔ میان پیر علی نکاحِ دیگر کرده است۔ از منکوحهٔ
اوّل دو پسر دارد و از منکوحهٔ دویم یک دختر پیدا شده و مردم اندرون
همیشه بیماری باشند و فقیر هر سال یک بار به بلدهٔ سنبهل می رود۔
یارانِ آنجا شما را بسیار یاد می کنند۔ و ضعفِ پیری و امراض متعدد
بر فقیر غلبه کرده است و عمر از هفتاد تجاوز نموده۔ دعا کنید که خاتمه
بخیر بود۔ والسلام۔

Marfat.com

۸

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جانان جانان، فرزند مُلّا محمد نسیم سلمہ اللہ الکریم معلوم نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ شوّال در عروسۂ پانی پت بعافیت است و متعلقانِ فقیر از دہلی درین جا آمدہ اند و عہد موافقت بستہ اند، و فقیر برضائے ایشاں قصدِ دہلی کردہ است۔ بعد دو ماہ یا ایشان را بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد و از دعائے خیر دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارند و بر مسلکِ شریعت و شغلِ طریقت بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما بہ رسید و مطالب معلوم گردید، ہر جا باشند با خدا باشند۔ از اندوہ دعا، خوانند۔ از برادران دہلی و یاران حلقہ سلام برسد۔ بہ مُلّا رحم داد خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کردہ اند، حقے دارند و ما خود با ایشان کارے نداریم۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام میر عبدالہادی

۹

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سببِ تاخیر در جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چوں برعایت خاطر سردارانِ این حدود فسخ عزیمت سفر نمودہ و نگاہداشتِ سپاہ مطلقاً موقوف داشتہ در مکان معہود خود آمدہ نشستند۔ و آدمِ فقیر موافق قاعدہ

Marfat.com

که آخر ہر ماہ برای خرگیری خانہ روانۂ دہلی می شود، فردا روانہ خواہد شد، اتفاق تحریر افتاد۔

صاحب من فقیر خدمت بندگان خدا خصوصاً سادات و آشنا سعادت می دانند، و این معنی مخفی نیست، امّا با تقدیر چارہ نہ۔ فقیر خود برین امور قادر است۔ مگر بہ حرکت زبانی فقیر حاضرم۔ امّا گوش آشنایان ہندوستانی از امراء و سلاطین رفتند۔ این سرداران کہ در عوصہ آمدہ اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند ہمت ندارند و نواب قاسم خان ہمتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیادہ بر یک دو ملاقات نیست۔ معہذا اورا با من در دین رجوعی نہ کہ او شیعی است و من سنّی۔ پس اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاہر است کہ من بچہ کارِ اوی آیم پس چہ احتمال است کہ از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایت صدہا مردم خواہد کرد۔ مرا بر او کدام حق است کہ بر اعتماد آن اورا تکلیف کنم و اینکہ با وجود شہرت افلاس بلغ ہا برای نگاہداشت سپاہ بر آوردہ انصاف می باید کہ برای مصلحت وقت ہر کسے در کارِ خود سعی و تلاش از ہر جا کہ می تواند چیزے بہم میرساند۔ برای خدا رعایت کردن در مذہب دنیا داران اینقدر ضرور نیست کہ خواہ و ناخواہ زری از جای بدست آوردہ باید داد۔ و فقیر از استطاعت و افلاسِ آن مرد چہ خبر دارد۔ مرا با او اختلاطے نیست۔ یکچند بار خطوط مشتمل بر دوستی بمن نوشتہ است و بس۔ حساب خانہ خود بفقیر ندادہ است۔ بے سامانی او مشہور است کہ سرمایۂ او بغارت رفتہ۔ ہمہ کس می دانند۔ من ہم اورا مفلس می دانم و ربطِ قوی درمیان نیست کہ با وجود مفلسی تکلیف باید کرد۔ و اورا چہ ضرور است کہ گفتۂ مرا البتہ قبول نماید۔ اندکے شعور درکار است صاحبانرا خدا شعوری بدہد و فقیر با وجود قدرت بخل نیست خدا می داند۔

Marfat.com

صاحبان گمان دارند کہ تغافل می کنم لعنت بر کسے کہ چنین کند و تغافل نماید۔

یا فقیر سبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق راے بود آمدہ برہم زدہ بہ بریلی رفت۔ حالا رسم تحریر ہم نماندہ۔ اگر رفتن فقیر تا آنولہ اتفاق می افتد و آن بزرگ یعنی نواب قاسم خان برائے دیدن فقیر از اتر چہینڈی می آید تقریب شما درمیان می آرم و ہر قدر زبان یاری خواہد داد، خواہم گفت۔ اگر تقدیر مساعدت نمود و آن بزرگ اقبال کرد بہ شما می نویسم، احتمال دارد کہ نقش مراد بنشیند و تقریب لقا مبلغی از و گرفتن متصور ست، زیادہ زیادہ است۔

بہ فصیح اللہ خان جیو و شیخ قمر الدین جیو سلام برسانید۔

حقیقت نگاہداشت او این است کہ سرداران روہیلہ اجازت فراہم آوردن سپاہ، آن بزرگ را دادہ بودند۔ چوں مرد خوش ہمت است و علوفہ بیش قرار دستخط می کند و سرداران این حدود بسیار کم می دہند، جماعہ داران ہمہ نوکری ہا گذاشتہ رفیق او شدند۔ سرداران ازیں معنی در اندیشہ فرو رفتہ آن بزرگ را از نگاہداشت مانع آمدند۔ ناچار ہا بریلی رفتہ بازگشت و در محل سابق آمد و نشست۔

مشکل دیگر است کہ اگر با نواب قاسم خان برائے مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود کہ با دنیا داران آمیزش نمی نمایم، گوارا کنم، افاغنہ مرا بدنام بہ رفض و تشیع می کنند و دشمن می شوند۔ کار را بہ لطائف باید گرفت اگر مقدر است می شود۔ و فقیر مخلص احباب است، ستائی یا۔ شاکر۔

Marfat.com

۳ م

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، برادر گرامی قدر، عزیز از جان، شیخ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہفتم جمادی الاولیٰ است فقیر در بلدۂ سنبھل مع دوستانِ اینجا بعافیت است و نواب ارشاد خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوندے خان رفتہ اند کہ ہمراہ نیز ہا بزیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ رفتہ است و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد مراد[1] رفتند و محمد انور[2] آمدہ بود۔ او ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ نواب مذکور ہم خواہند آمد، و آدمِ فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبر گیری خانہ خواہد رسید۔ در ماہ آیندہ بعد مراجعت قاصد این طرف، قصدِ دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانعے پیش آمد، اواخر ماہ آیندہ می رسم۔ چون رنج سفر کشیدہ ام و پرداختِ بواطنِ طالبان منظور است، چند روز بامزہ یا بے مزہ باید بود و امروز کہارِ دیگر بہ مع خطوط رسیدند و پٹاری صاحبزادی امانت نگاہداشتہ ایم۔ معلوم شد کہ ایشان ارادۂ این طرف کردہ بودند، مانعے پیش آمد کہ نیامدند۔ زبانی کہار این ست، داخل خط نبود۔ ظاہرا خط در حالتِ تشویش نوشتہ اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی و مرزادہ کہ خدا اورا ازان خانہ برآرد کہ پدرش منتظر است، ہیچ معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

---

[1] از اصحاب حضرت مظہرؒ [2] محمد انور برادر زادۂ میر محمد مبین

می خواست مجمل مرقوم بود بهرحال بعد انتظار دوازده روز خاطر جمع نه شد۔
واز صحۃ مزاج وہمواری مردم محل ممنون شدیم، انشاءاللہ تعالےٰ
عوض این آدمیت آدمیتہا خواہیم نمود۔ شکر بجا آوردیم۔ امروز آدم
سرکار نواب روانہ می شد۔ حرفے چند تحریر شد۔ متعاقب جواب خطوط
خواہد رسید۔

عزیزانِ سنبھل بہ میاں غلام مصطفےٰ صاحب مع رفقا سلام
رسانند۔ و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادرانشان سلام واشتیاق
بدوستان مسلمان و ہندو وغیرہ ہمہ عبدالمادی صاحب سلام برسد۔
جواب خط ایشان بعد چند روز خواہد رسید کہ مطلبے دارد، با ایشان
بگویند۔ حساب معلوم شد۔ دیگر معلوم باد کہ مولوی ثناءاللہ صاحب
از پانی پت نوشتہ اند کہ سہ چہار بیگہ زمین خوب در معرض بیع است، اگر
منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برائے طیاری چاہ پنجاہ روپیہ طلبیدہ
اند کہ زراعت ربیع بے چاہ نخواہد شد۔ این معنی را بمردم محل ظاہر نمودہ
جواب گرفتہ بہ میر مکارم متصدی عنایت خان جیو کہ در حویلی برون ترکمان
دروازہ می باشد، خط از طرف اندرون نوشتہ بدہند کہ بہ پانی پت برسانند
واگر اندرون مبلغ خواہند بحساب پنج روپیہ در ماہہ پیشگی کہ شصت
روپیہ در وجہ تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند، از ہر در ماہہ پنج روپیہ
وضع می کنیم و پانزدہ می دہیم۔ چنانچہ ماہ جمادی الثانی از ما است واز
غرۂ رجب حساب سال نو خواہد شد۔ پس شصت روپیہ بایشان باید داد
سی روپیہ بابت خواجہ کامیاب کہ پیش شما امانت است و سی روپیہ
کہ حالا از میانصاحب گرفتہ اید واز خط شما معلوم شد کہ یازدہ روپیہ برائے
سامان سعز پیر زادی قرض از شما گرفتہ اند آنرا وضع کردہ، چہل و نہ روپیہ
بدہند ہمین قدر برای چاہ کہ ضروری است کفایت می کند۔ اگر قطعۂ زمین

Marfat.com

را نیز خریدن منظور خواہد بود از زیور خود فروختہ ہنڈوی خواہد نمود۔ واگر در دادن مبلغ وجہ چاہ و خرید زمین تغافل نمایند نام مبلغ نباید گرفت و از پیش خود باید داشت۔ بعد رسیدن فقیر آنچہ مناسب خواہد بود بعمل خواہد آمد۔ و یک تھان سوسی سرخ و سفید مرادآبادی دہ درعہ چہار پا جامہ دار بدست حامل رقیمہ مرسل شدہ، فرمایش اندرون است باید رسانید واگر فرمایشے دیگر بکنند باید نوشت کہ ہمراہ آوردہ شود یا فرستادہ شود و خدا کند کہ ماء الجبن با مزاج ایشان راست آید درین تقدیر دوا دریغ نباید کرد و در دل جوئی و احتیاط تاکید فضول است۔ چوں پیر علی دعای نہ نوشتہ از ما ہم او را ہیچ نگویند۔

تدبیر مبلغ خواجہ کامیاب کردہ خواہد شد و در سلخ این ماہ از میانصاحب سی روپیہ گرفتہ پانزدہ روپیہ بہ مردم محل دہ روپیہ کرایہ حویلی و در ماہہ بہنو؟ دربان و راو؟ پیرزادہ خواہند داد، پنج روپیہ باقی خواہد ماند۔

چون مقدمۂ چاہ ضروری بود و مولوی بتاکید نوشتہ اند، اطلاع بہ مردم محل دادن ضروری است کہ ملک ضائع نہ شود و بنا چاری مبلغ دادن نیز ضرور۔ امّا بے سماجت نباید داد۔ بہ پیرزادی صاحب سلام و مردم اندرون خود دعا۔[1]

---

[1] یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن کے نام معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مظہرؒ کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد مراد کے سپرد تھی جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن بھی ہاتھ بٹاتے ہوں۔ اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات مذکور ہیں۔

Marfat.com

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات کلمات طیبات میں، اور ۱۲۹ مکتوبات محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی صاحبؒ کا تحریر کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت مظہرؒ سامنے نہیں آیا تھا۔ کلمات طیبات میں بھی، جس میں قاضی صاحبؒ کے آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت مظہرؒ کے نام کوئی مکتوب نہیں۔

خوش قسمتی سے قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ خانقاہ نور محل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک خاص قضیے کا تسلسل کے ساتھ ذکر ہے جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخی تعیین میں مدد ملتی ہے ہماری رائے میں یہ پانچوں مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اسکے لگ بھگ کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پت سے دہلی حضرت مظہرؒ کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سال مرزا صاحبؒ اوائل جمادی الاول میں سنبھل پہنچے تھے اور دہلی واپسی اوائل رجب میں ہونی تھی مگر وہ کچھ پہلے ہی آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۱ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کی تاریخ تحریر ۲۵ جمادی الآخر ہے اور مقام تحریر دہلی۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں:

Marfat.com

"برائے خرید چہار بیگہ زمین معہود کہ چہل و چہار روپیہ طلبیدہ بودند ..." اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب میں بھی ہے جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے ۴۴ روپے طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "اندیشہ از آشوب سکھان بسیار است" نیز اس کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں بھی جو بارہ شعبان کا ہے، یہ ہے کہ "واحوال نجیب الدولہ با سکھان و محفوظ ماندن پانی پت از دست کافران محل شکر است۔ یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق فروری ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اس سے قاضی صاحب کے مکتوب کا سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحبؒ کے دیگر چار مکتوبات (۲ تا ۵) میں تسلسل کے ساتھ ایک قضیے کا ذکر ہے اور یہ مکتوبات بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب ۳ میں ہے کہ "بروایات لشکر و کنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف می آید بر تنبیہ سکھان متوجہ است و سکھان گریختہ رفتند۔ ازین جہت اطمینان بہم رسیدہ" یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۲ میں علی رضا خاں کا ذکر یوں ہے کہ "نور چشم علی رضا خاں داخل طریقہ علیہ شدہ اند بسیار دل خوش شدہ بجہت بعد مسافت از عدم اتفاق توجہ نہ شدہ، در حضور می رسد چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود"

Marfat.com

گویا یہ مکتوب علی رضا خاں کے دہلی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔
۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خاں کا ذکر حضرت مظہرؒ کے
مکتوب ۵۰ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے
"برخوردار عزیز علی رضا خاں بہ قریبے کہ مخفی نیست، بہ
بالی پشت می رسند۔ چوں طریقہ را از خضر گرفتہ اند و ذکر
لطائف خمسہ جاری شدہ و نفی و اثبات ہم شروع کردہ
اند در حلقۂ شما داخل خواہند شد۔۔۔" نیز حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "بمیاں منجھن خاں جیو تعزیت
پسر موافق سنت برسانند۔" منجھن خاں کے پسر کے مارے
جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۳۴ میں آیا ہے۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۳۳ میں ہے کہ "در لشکر افضل الدولہ
کسے آشنائے غلام نیست لہٰذا بجناب عالی معروض می دارد
چوں پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق
است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند، امیدوار
است کہ مشقۂ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالداران
مرحمت شود۔۔۔" نیز مکتوب ۳۴ میں ہی ہے کہ "اگر
بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ
رقعۂ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت فرمود"
قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۳۳، ۳۴)
کے جواب میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۱۹ (مجموعہ
قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت
مظہرؒ نے محمد حسن خاں خانزادہ اور رحیم خاں خانزادہ
کو سفارشی رقعے لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

Marfat.com

"پیش امام افضل خاں با فقیر ربط طریقہ ندارد"۔ اور اسی مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ "برادرم عجب کاریہ است کہ ہر واحد از مردم پانی پت لبریز شکایت شما می آید۔ معلوم نیست چہ عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و دیانت شما باعث آزار مردم است از آن راستی بگذرید و خود را فضیحت نکنید۔۔۔" حضرت کی اس سرزنش کے جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب ۵ میں اپنی صفائی یوں پیش کی ہے۔ "ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پانی پت لبریز شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میاں عبدالجلیل و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند۔۔۔"

اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات پیش کیے جاتے ہیں:]

۱۱

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ عرضۂ کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوالِ غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست، ادام اللہ برکاتہ، و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب، مدتیست کہ غلام و دیگر دوستانِ پانی پت در انتظارِ قدوم میمنت لزوم چشم براہ داشتند کہ اتفاق تشریف فرمودن آنجناب بجانب سنبھل شد۔ نوازش نامۂ عالی مرقوم اوائل جمادی الاول از سنبھل نزول اجلال فرمود۔ دران ارشاد

شده بود که اوائل رجب به شاهجهان آباد خواهم رسید و اول شعبان قدوم میمنت لزوم به پانی پت خواهد شد - حالاً دران می گردد - اوسط رجب رسید - البته جناب عالی در شاهجهان آباد تشریف آورده باشند اواخر شعبان هم می رسد - امیدوار است که آخر شعبان البته تشریف بیاید آورد و ماه رمضان در پانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر اتفاق تشریف آوردن آنحضرت به پانی پت نتواند شد، ارشاد شود که غلام خود عزم حضور نماید و آخر شعبان در بندگی رسیده رمضان همانجا کند - در موسم سرما از کارهای اینجا فرصت دست می دهد و باز فصل ربیع خواهد رسید - و بعد ازان برسات ایام حرج است - درین ایام سفر آسان است - اگر تشریف آوردن حضرت نخواهد شد، غلام خواهد رسید - لیکن اولی همین است که جناب عالی تشریف آرند که اکثر مردم پانی پت تشنهٔ دیدار اند -

---

چهار بیگهٔ زمین در شفعه والده مرشده فروخت می شود - خریدن آن ضرور است و تیار کردن چاه ضرور است - دو سه بیگهٔ زمین جای دیگر فروخت می شود - این معنی را غلام بخدمت والده مرشده معروض داشته و صد روپیه از والده مرشده طلب داشته، مفصل حجه از عرضی علیحده که بخدمت آن مشفقه نوشته واضح رائے عالی خواهد شد - ارشاد شده بود که اگر قطعهٔ کلان مقدار بست سی بیگه در معرض بیع باشد معروض دارد - خداوندِ من! شانزده بیگه زمین درین ایام معرض شراء است، ازین قطعه بوالدهٔ مرشده اطلاع نوشته ام - اگر بخاطر مبارک بگردد خرید فرمایند فی بیگه یازده روپیه می گویند، بایدید - شصت بیگه زمین دیگر هم شاید فروخت شود - بالفعل شانزده بیگه فروخت می شود -

بهرام بخش فدوی خاکپای جناب فیض مآب حضرت پیر و مرشد

۵۹

برحق عرضہ قدمبوس می رساند۔

۱۲

۲/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہٖ اجمعین - عرضی مکترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی است ادام اللہ تعالےٰ برکاتہٗ، وصحتہٗ، وسلامتی ذات قدسی صفات مدام مطلوب عموم است کہ چشم انتظار بر راہ است وخاک پائی پت را بقدوم میمنت لزوم رشک ارم باید فرمود۔

نور چشم علی رضا خان[1] داخل طریقۂ علیہ شدہ اند، بسیار دل خوش شدہ، بجہت بعد مسافت از غلام اتفاق نہ شدہ، در حضور می رسد۔ چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود - سید عبد العلی پسر مولوی محمد یونس نوازش نامہ عالی آوردہ بود۔ دران نوازش نامہ مندرج بود کہ ما می دانستیم کہ موضع ہرتاری بہ شما تعلق ندارد، حالا معلوم شد کہ تعلق دارد، پس رعایت سید مذکور ضرور۔ قبلۂ من! غلام موضع مذکور را گذاشتہ کردہ است، لیکن تا ادائے قرض قدرے دخل می کنم، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ادائے قرض می شود، باز ہرگز دخل منظور نیست۔ بالفعل کار آنجا بہ مولوی محمد رضا، تعلق دارد وشخصے متولی شدہ از شاہجہان آباد ہم آمدہ است۔ باید دید، کدام قرار یابد، لیکن حسب الارشاد غلام بمعتمد در رعایت سید عبد العلی دریغ نخواہد

[1] علی رضا خان ابن عزت اللہ ابن راسخ

کرد۔

بجناب والده صاحبه مرشده عرض قدم بوس رسد۔ یارانِ طریقه سلامها مطالعه فرمایند۔ غلام زاده صبغة الله عرض قدم بوس دارد۔

۱۳

۳ع

بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله رب العالمین والصلوٰة علیٰ خیر خلقه محمد آله واصحابه اجمعین۔ عرضهٔ کمترین غلامان جناب محمد ثناء الله بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰهی وشکر توجهات حضرت قبله گاهیست ادام الله تعالیٰ برکاته، وصحته، وسلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوب بروایات لشکر و کنج پوره معلوم شد که شاه درانی امسال باین طرف می آید، بر تنبیه سکهان متوجه است و سکهان گریخته رفتند۔ ازین جهت اطمینان بهم رسیده۔

غلام مدتیست که موضع هرتاری واگذاشت کرده، سال گذشته به سبب خشکی هیچ زراعت نبود و درین سال از ابتداء خریف رحمت الله نامی از طرف صدر والصدور متولی موضع مذکور شده آمده۔ غلام را در انجا دخل نیست و چهار صد و چند روپے بابت سابق معرفت غلام در حساب موضع مذکور قرض است۔ چنانچه تمسک بمهر خادمان بدست غلام است۔ با این همه چون عبد الجلیل با غلام عداوت قلبی دارد رحمت الله مذکور و دیگر مردم را ورغلانیده به لشکر نجیب الدوله فرستاده آنها بے موجب در لشکر نالش غلام کرده آنجا خود نالش غلام بفضل الٰهی مسموع نشد۔ حالاً رحمت الله وغیره به لشکر افضل الدوله[1]

[1] برادر نجیب الدوله

رفته اند و کار پانی پت وغیره اکثر بالفعل به افضل الدوله متعلق گشته
لهٰذا غلام هم ارادهٔ ملاقات افضل الدوله دارد - چون در لشکر افضل الدوله
کسے آشنائے غلام نیست لهٰذا بجناب عالی معروض می دارد - چون
پیش امام افضل الدوله درجناب عالی داخل طریق است و بعضے
رساله داران هم بندگی دارند، امیدوار است که شفقهٔ خاص بنام
پیش امام و آشنایان رساله داران مرحمت شود که ثناء الله بالتوصل
دارد، در امور مرجوعهٔ او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی
زود مرحمت شود - ننهن خان قضیهٔ داشت از سه سال چنانچه
آن خداوند هم دران ماده به اعظم علی خان فرموده بودند در همان قضیه
پسرش تلف شد، حالا غلام در انجام مرام ننهن خان اسلوبے انداخته
آن مقدمه هم بتوجه افضل الدوله کرسی نشین می تواند شد - اگر غلام
به لشکر افضل الدوله خواهد رفت، برائے کار ننهن خان هم سعی خواهد
کرد - یک رقعه برائے سفارش ننهن خان هم قلمی شود -

فدوی خاکسار جناب فیض مآب بهرام بخش عرض قدم بوس
می رساند -

کسے آدم دیگر روندهٔ شاهجهان آباد سنبهل ..... میسر نه شد
ناچار خواجه محمود را فرستاده شده، در مسجد جامع شب و روز
خواهد ماند، هرگاه جواب عنایت خواهد شد، خواهد آورد - غلام محل
عتاب نه شود -

۱۴

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علیٰ خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

Marfat.com

عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہیست ادام اللہ تعالےٰ برکاتہ، و صحت و سلامتی ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ کہ غلام از موضع ہرتاری دست برداشتہ، سالِ گذشتہ چون بہ سبب خشک سالی، بیج زراعت نبود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران نولہتہ (؟) بدستور قدیم بود بجہت عدم زراعت عمل جدید نمودار نہ شد۔ بہ سبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام دران دیہ بود، غلام سوالی پانی پت با زمینداران نولہتہ واندکے ..... مداخلتے داشتم و متولی آنجا بہ نیابت عنایت خانصاحب مولوی محمد رضا بودند محض درخیال واگونہ ہیچ زراعت نمودکہ ایشان دران دخل کنند درین سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ نامی کشمیری از صدر الصدور متولی شدہ آمدہ، دران تصرف نمود۔ حاصل کلام آنکہ غلام را دران دیہ مطلقاً مداخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد، بے وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد کہ در لشکر حرے بہ تہمت وزیاد کنند و اصل غرض آن خواہد بود کہ چہار صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلوگیر غلام شود۔ بہر حال درین مدعا توجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از ملقائے افضل الدولہ رقعۂ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، مرحمت گردد۔

بتاریخ بست و دویم رجب غلام زادہ بخانۂ غلام پیدا شدہ نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوسی می رسانند۔

سابق بست و دو بیگہ زمین سرکار دریکجا است و ہفت بیگہ متفرق حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در تعرض بیع است، سابق بایع آن چہار بیگہ قرد خط می گفت، چنانچہ معروض داشتہ

بود- حالا می گوید که هفت بیگه می فروشم - اگر این هفت بیگه زمین خرید شود، قدر معتدبه یکجا جمع گردد، و زمین متفرقه بدست آمدن می تواند شد و قطعهٔ کلان بدست آمدن مشکل است - حالا می شود، باز نخواهد شد- سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن مشفقه نوشته بودم معلوم شد که درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لهذا غلام می خواهد که زمین متفرقه سرکار را فروخته، بعوض آن، این زمین خرید نماید که یکجا قطعه کلان بودن فائده تمام دارد- زمین متفرقه باز بهم خواهد رسید لیکن بدون پروانگی بر فروخت زمین اقدام نه کرده - اگر ارشاد فرمایند هفت بیگه زمین متفرقه را فروخته، این هفت بیگه خرید نمایم که ضرور است - زود جواب قلمی فرمایند، این جا قرض بهم نمی رسد- والّا به قرض می خریدم-

۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - عرض کمترین غلامان جناب محمد شاء اللہ بموقف عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالےٰ برکاتہ، وصحتہ، وسلامتہ ذات اقدس مقدس مدام مطلوب - نوازش نامهٔ عالی بدست میان محمود مع شقهٔ خاص بنام رحم خان خانزاده شرف ورود فرمود- ارشاد شده بود که هر واحد از مردم پانی پت لبریز شکایت شما می آید- خداوند نعمت! میان عبد الجلیل و محمد شعیب ارشاً از غلام عناد و عداوت دارند- برائے ناخوشی ایشان تقصیرے نمی باید، وجود غلام در نظر شان تمام گناه است- و دیگر میان

Marfat.com

سیف اللہ پدر شاہ عصمت اللہ از دہ سال از حضور قاضی مرحوم ناخوشی
دارند۔ حضرت میدانند کہ در متہم تقصیر غلام نیست۔ شیخ سیف اللہ اکثر
قضیہ را شیوہ دارند و ہرگاہ حرفے خلاف مرضی ایشان گفتہ شود کہ
سراسر حق باشد، ناخوش می شوند و قاضی اگر متدین باشد، در گفتن
کلمۃ الحق ناچار است "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون"
سوائے این چہار کس بفضلِ الٰہی مردم پانی پت از غلام شاکر اند، کسے
شکایت ندارد۔ وقتیکہ جناب عالی بہ پانی پت تشریف خواہند فرمود، اظہار
صدق این امر خواہد کرد۔ اتفاقاً درین ایام محمد شعیب بہ تقریب شادی
بہ شاہجہان آباد رفتہ بود و قدرت اللہ پسر محمد شعیب مکرر بہ شاہجہان آباد
رفتہ و شیخ سیف اللہ مدتے درین ایام بہ شاہجہان آباد ماندہ، اغلب
کہ زبانی این بزرگان شکایت بہ سمعِ مبارک رسیدہ باشد۔ اگر این چنین
است، پس قول اینہا در حقِ غلام پذیرا نہ شود۔ و اگر سوائے این مردم
کسے دیگر نالش در حضور تماید از نامش ارشاد شود کہ دفع نالش کردہ
شود یا عذر مسموع معذور دارد و قطع نظر از تفصیل، مجمل آنست
کہ اگر بابت امر دنیوی شکایت کند بنا بر آنکہ اَلْعَبْدُ وَمَا فِی یَدِہٖ لِمَلِکِہٖ
الْمَوْلٰی چون جان و مال غلام مملوک حضرت است، ارشاد فرمایند، غلام
او را راضی سازد و از حق خود ہم درگذرد۔ و اگر در حکم شریعت کسے از
غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار۔ قال اللہ
تعالیٰ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ
اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ و آنکہ ارشاد شدہ کہ بخاطر
داشت لئیمان، لئیمان دیگر را ناخوش نباید کرد، خداوندن! غلام در مقدمات
شرعی ہیچ کس را دخل نمی دہد و بر ہیچ کس اعتماد ندارد۔ ہمان مردم مخالفان
کہ با غلام دوستی دارد عبث او را محل طعن می سازند۔

Marfat.com

عبدالجلیل ونظام الدین داماد سیف اللہ بہ عداوت غلام چند
کس را جمع کردہ در لشکر افضل خان برائے فریاد ہرتاری برپا کردہ ،
محمد مجیب از طرف غلام بہ لشکر رفتہ ، رقعۂ قاضی حضرت، رحم خان
.....

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت مظہرؒ

[مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے:
" از قدمائے اصحاب و اکمل خلفائے حضرت ایشان، از اولاد
حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ
می رسند "... " مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ
حرارت شوق و گرمی طپش باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں
روئی کے لبادے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ شاہ درانی کے
ہنگامۂ غارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ ہمت تمام
بیٹھے پہرہ دیتے رہے بفضل الٰہی رات تک ہرگز کوئی وہاں
نہ آیا۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے لشکر کو جب شکست ہوئی
اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی جس کے بعد کفار کا غلبہ ہوا تو
یہ اس موقع پر لشکر ہی میں تھے۔
رات کے نام مرزا صاحبؒ کے تین مکتوبات کلمات طیبات
میں ہیں، یعنی مکتوب ۲۷، ۳۷، ۴۷۔ "مکاتیب مرزا مظہرؒ

Marfat.com

مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں حضرت مظہرؒ کے دو مکتوبات (نمبر ۶، ع ۱۷) میں جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہیں، ضمناً ان کا بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب ع ۶ میں، جو غالباً دہلی سے لکھا گیا ہے، ان کے نام سلام ہے، دوسرے مکتوب (ع ۷) میں یہ اطلاع ہے کہ محمد احسان اخری ایک ہفتہ ہوا کہ رحیم داد کے لشکر کو جا چکے ہیں

یہاں محمد احسان اخری کے پانچ مکتوبات درج ہوئے ہیں جو سب کے سب حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب (مکتوب ع ۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں خبر دی گئی ہے کہ نواب صاحب (نجیب الدولہ) یہاں رہیلوں کے مقابل جنگ کے میدان میں خیمہ زن ہیں اور حافظ جیو (حافظ رحمت خان) کی طرف سے احمد خان اور ملا محسن کمک کے لیے پہنچے والے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط جنگ پانی پت کے زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب ع ۱۷) جو قبل کا یعنی ۱۴ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے لاہور پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ یہاں رہیلوں اور مرہٹے جاٹوں سے صلح کریں گے۔ پھر شاہ اور مرہٹوں کے مابین جنگ ہوگی۔ یہ تقریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی تیسری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب ع ۱۸) ۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ ابدالی کے آگے بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب (ع ۱۹، ع ۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اسی زمانے کے ہیں، البتہ پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خاں کا ذکر ہے اس لیے

Marfat.com

یہ مکتوب نواب ارشاد خاں کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔
اب محمد احسان احمدی کے مکتوبات ذیل میں درج کیے
جاتے ہیں۔]

۱۶

خداوند خدایگان مدظلہ العالی۔ محمد احسان احمدی بعد از گذارش مراتب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ تا تحریر بست و نہم شہر ربیع الثانی احوالِ غلام مع جمیع غلامان بعافیت است۔ واز اندرون مزاج بی بی صاحبہ وقبلہ بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب بہ اطلاع قاصد دادہ شدہ۔ واضح رای عالی خواہد شد و غلام مصطفےٰ خاں مع عیال واطفال وخلیفہ جملہ بعافیت اند۔ وصاحبزادہ مع میاں میرن بخوشی رخصت شدہ اند ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد و غلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ چھڑی کرایہ کردہ است۔ روانۂ فرخ آباد خواہد شد۔ ناچار اتفاق ملاقات نخواہد شد کہ چھڑی از راہ میان دوآب خواہد رفت۔ واز فرخ آباد محمد سرور چیزے خرچ فرستادہ بود کہ در سرانجام رفتن بہ خرچ آید و در جناب عالی عرض کورنش گفتہ بود۔

وعرضی غلام عسکری خان وغلام حسن ..... مصحوب قاصد شنبھو راے ٹاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خان است، ارسال داشتہ ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔

از اندرون ہمہ ہا بندگی وکورنش بجا می آرند۔

Marfat.com

ع۲

خداوند نعمت مدّظلّہ العالی سلامت۔ غلام محمد احسان احمدی بعداز تبلیغ مراسم عبودیت معروض می دارد۔ تا تحریر چہاردہم شہر رجب غلام مع جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد۔ غلام حسن مع نور الدین حسین کہ دربسولی ملاقی شدہ بودند بتاریخ یازدہم شہر حال بخیریت رسیدند۔ نوید قدوم حضرت بطرف شاہجہان آباد رسانیدند۔ حضرت سلامت از روے ..... ساہوکاران دہ بنجاخبر آمد شاہ درّانی بہ لاہور رسید اگر رو بستہ کنند و آنحضرت مع متعلقان تشریف بہ شہر سنبھل فرمایند متعلقان غلام را مع بی بی عظما یک بہل کرایہ نمودہ ہمراہ بی بی صاحبہ و قبلہ روانہ فرمایند و بالفعل مبلغ بست روپیہ بنام محمد مراد ارسال داشتہ دہ روپیہ بالجملہ آن برای خرچ آمدہ کہ تفصیل آن درخطِ خانگی نوشتہ شد، و دہ روپیہ امانت نزد محمد مراد باشد کہ برای کرایہ بہل وغیرہ بکار خواہد آمد، و اگر ارادۂ استقبال نباشد جائیکہ حضرت بی بی صاحبہ و قبلہ خواہد ماند۔ آنجا این کنیز باخواہد ماند و دہ روپیہ کہ امانت است روز غرّۂ رمضان درخانۂ بندہ محمد مراد رسانند و بدستور این دہ روپیہ قسمت کنند۔

از قرعہ شاہ درّانی وغیرہ چنان معلوم می شود کہ شاہ از سکھ صلح کند و مرہٹہ از جات صلح نماید و بامرہٹہ و شاہ جنگ شود و بخلد از ہر کدام ..... می نویسم، امروز دیدہ بود، و بنام حضرت صاحب ماہوار نانتو روز دیدہ متعاقب می نویسم۔ از اندرون ممانی صاحبہ و بوبو و بی بی دینا، و بی بی محمد بندگی می رسانند۔ غلام عسکری خان و غلام حسن و غلام امام و محمد بندگی می رسانند۔

Marfat.com

۳۷

خداوند نعمت مدظلہم العالی ۔ محمد احسان احمدی بعد از ادای لوازم بندگی معروض می دارد ۔ الحمدللہ علیٰ ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب بہمہ وجوہ عافیت دارد۔ چند روز است کہ عرضی مفصل ارسال داشتہ شد معرفت ساہوکار بنظر عالی خواہد گذشت والحال از زبانی غلام امام کہ حامل عرضی است مشروحاً واضح خواہد شد۔

حضرت سلامت! افواہ شاہ درّانی در ینجا تیز است ۔ غلام ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بنام محمد مراد بردکان سرپشتہ ہر بھجن ساہوکاران کہ در کٹرۂ محمد یار خان می باشد کردہ است، از انجملہ دہ روپیہ برائے خرچ خانہ و دہ روپیہ امانت پیش محمد مراد ماندند۔ اگر آنحضرت متعلقان (را) بطرف سنبھل روانہ فرمایند متعلقان غلام را نیز گادی کرایہ کردہ روانہ فرمایند و سابق بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ہنڈوی کردہ بودم، الحال کہ آدم محمد سرور خان آمدہ اظہار کردہ کہ دہم رجب ہیچ نہ رسیدہ ۔ میان محمد مراد کہ برائے وصول کردن ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بخانہ ساہوکار روند۔ نقصان ہفت روپیہ زیادہ ہم کردہ بلکہ وصول نمودہ بخانۂ بندہ بدہد واگر آن ہفت روپیہ وصول نہ شود، این دہ روپیہ ہم بخانہ بدہند وحساب تقسیم سابق نوشتہ شدہ الحال علیحدہ نوشتہ کہ موافق آن بعمل آرند ۔ زیادہ حد ادب۔

محمد سرور خان بصد نیاز بندگی می رسانند۔ بجناب عصمت مآب حضرت والدہ صاحبہ وقبلہ عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت بر کنیز خود بطور سابق می فرمودہ باشند۔ مشفقی میان پیر علی سلام نیاز قبول نمایند۔ و بر مضمون کلی عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند۔

Marfat.com

۷

۱۹

۴

غلام محمد احسان احمدی بعد از ادائے لازمۂ عبودیت معروض می دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عافیت دارد۔

سہ روز است کہ بروز جمعہ سلخ رجب نواب بہ سمت مرہٹہ داخلِ خیمہ شدہ اند۔ ہمراہ برادرزادہ احمد خان و مُلّا محسن از طرف حافظ جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سہ روز از اینجا ہم کوچیدہ داخلِ لشکر خواہند شد۔ غلام ہم ارادہ دارد۔ بتکلیف محمد سرور خان چنانچہ امروز برائے ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال خیر مآل آنجناب تفتیش می فرمودند کہ درین روزہا کجا تشریف دارند۔ گفتم کہ در شہر شاہجہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران است۔ در ظل آنجناب حق تعالیٰ محفوظ خواہد داشت۔ و آنچہ قرعۂ معلم شدہ بود علیحدہ نوشتہ ارسال داشتہ است بنظرِ انور خواہد گذشت، زیادہ بجز بندگی چہ عرض آرد۔

غلام عسکری خان و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رسانند۔ از اندرون نام بہ نام کورنشات می رسانند۔ بجناب بی بی صاحبہ و قبلہ کورنشات قبول باد۔ مشفقی میان پیر علی صاحب سلام نیاز برسد۔

۲۰

۵ء

خداوند نعمت مدظلہ العالی

محمد احسان احمدی بعد از گذارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال ما غلامان بفضل الٰہی و از توجہ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی بعافیت است۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

Marfat.com

و حقیقت اینجا ے میاں غلام حسن متصل معروض خواہند داشت
ہریک در آرزوی حصول سعادت قدم بوسی می باشد، حق تعالیٰ بہ حصول
انجامد۔

نواب تا حال ارادۂ کوچ نہ کردہ اند۔ بعد از ..... فراغت
حاصل کنند، ایشان شامل حال شوند۔ آنجناب چون بہ دہلی تشریف
فرما خواہند شد، غلام را از طرف متعلقان نہایت دل جمعی خواہد شد۔ او
سبحانہ بر سرِ ما جمیع غلامان سلامت دارد۔ زیادہ بجز بندگی چہ
عرض نماید۔

بخدمت عالی نواب ارشاد خان بہادر بندگی و بخدمت جمیع صاحبان
سلام و بندگی۔ محمد مسرور بندگی می رساند۔

Marfat.com

مکتوبات نواب ارشاد خان بنام حضرت مظہرؒ

[اعتضاد الدولہ نواب ارشاد خان ابن امین الدولہ نواب امین الدین خان بہادر سنبھلی۔ ان کا حال مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔ مآثر الامراء جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے کلمات طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے نواب ارشاد خاں کا ذکر کیا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کے بیس ایسے مکتوبات ہیں جن میں نواب ارشاد خاں کا ذکر آیا ہے یعنی مکتوب ۲۹، ۳۰، اور ۴۶۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں بخراند، دیہات ایشاں مستخلص شد بمصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں معہ اتباع بخراند" مکتوب ۴۶ میں پھر نواب ارشاد خاں کا ذکر آتا ہے۔ اس میں حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خاں کے انتقال کی خبر، نام لیے بغیر لوں دی ہے "خطوط صاحبان مشعر بہ خبرِ دل گداز آن دوست دل نواز رسید و آنچہ بہ دل رساند نصیب کس مباد"۔

نواب ارشاد خاں کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان مکتوبات میں مکتوب نگار نے بصراحت اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو "حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی" ہی لکھا ہے۔ "قبلۂ ارشاد" کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ ان کے کئی مکتوبات میں بجنب الرولہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قضیے کی طرف، اور ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض و مداخل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قضیے سے گلو خلاصی کی خاطر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۲۹، مجموعۂ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو لکھا تھا کہ "دیہات ایشان مستخلص شد، مصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔

۲۱

ع

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوس

..... عرض می دارد ؎

زرفتنِ تو من از خویش بے نصیب شدم سخن تو گوئی و من در وطن غریب شدم

ہر چند بے ادبی بود و لیکن از انجا کہ حال غلام است بعرض رسانیدم امید کہ معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الٰہی غلام با جمیع اطفال و توابع اندرون و بیرون بخیریت است و احوال معیشت بدستور، ہنوز ہیچ فیصلہ نہ کردہ اند۔ ہر گاہ کاغذ قرض و مداخل و مخارج ملاحظہ فرمایند، حواس گم می کنند۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتے خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرچ غلام

Marfat.com

از جاے دیگر بشود وگرنہ معیشتِ من ہم درین (جاے) باشد و شکل ادای قرض
ہم بشود، دشوار بنظر می آید و بتیو صوبہ دار تا حال پیش امامن برنہ گشتہ، معلوم
نیست کہ چہ بخاطر آمدہ است ہرگاہ می آید و آنچہ می آرد معروض خواہم نمود،
اُمیدوارم کہ تنقیح مقدمات مفصل دریافتہ ارشاد شود چہ از برآمدن از خانہ
و چہ از موافقت نجیب الدولہ و چہ از رفع دل شکنی و افلاس، تا موافقِ
آن دل نہاد شدہ برآن عمل نمایم، ماندنِ غلام در خانہ متعذر معلوم شد.....
..... امام الدین احمد خان صاحب قدمبوس بعرض می رسانند مع اطفال -
شب بعد دیرے خبر شد ازین جہت از ارسالِ عرض مقصر ماندند - دیگر ہمہ ہا
چہ از بیرون و چہ از اندرون صغیر و کبیر قدمبوس و کورنش بجای آرند علاوہ
ازین خبرِ کوچ دوندے خان (تا ہفدہم است بطرف کمات (گھاٹ)
سہسوان، باید دید - بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد - میان
پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند -

۲۲

۲

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض آرزوی ...
..... التماس می نماید تحریر عرض شب بستم است، غلام با توابع و اطفال
و اندرون بعافیت ست بتاریخ ہفدہم پسر سید احمد عنایت نامہ مع قلم ہای
واسطی رسانید، از نوید صحت و سلامت عالی و ہمواری مزاج حضرت والدہ ..
..... ایشان سجدات شکر بجا آوردہ، و قلمہا را موافق ارشاد تقسیم نمودہ
دو قلم خود گرفتہ، انتظار حکم می کشیدم کہ پارچہ کاغذ خورد ملفوف برآید، حالا
قصد بسولی می کنم - بعد از آمدن بسولی سعی در بہم رسانیدن رسیدن خود
ہم کردہ، خدای کریم میسر آرد - قبلۂ من! ازین واضح تر ارشاد شود، ازین

Marfat.com

ارشاد فرمایند که دوندے خان شرے نہ رسانند و توجہ فرمایند کہ اسباب
ما عدت کند، ہنوز قضیۂ قرضداران بدستور است، آنچہ انفصال خواہد
شد، بعرض خواہد رسانید، انامل دو شالہ برای غلام و یک شال خیہ ارشد خان
از نجیب آباد فرستادہ و برائے زر وعدہ کرد کہ خواہم فرستاد و نوشتہ بود کہ
صرف آمدن یاد خواہند داشت۔ ازیں معلوم شد کہ انامل نہ گفتہ بود، در دل خود
دارد۔ روز سوم است کہ غلام محمدؐ را پیشی لالہ فرستادہ ام۔ اگر قلیلے ہم
می آرد تکیہ بر توکل کردہ این مرتبہ باز حرکت می کنم۔ فوج دوندے خان بہادر
ہم در پیش است۔ چرا نہ کہ اگر این نشود چکنم، آن طرف بروم یا ہمراہ ایشان
برآئم (بروم؟) درین ہر چہ صلاح افتاد مولوی صاحب ..... بعرض می رسانند
موافق ارشاد در خدمت ایشان می روم، متعلقان ایشان ..... قلعہ
بہ پیمایش آمد، از مکان افتادہ تا چھپر شمالی پنجاہ و چند گز طول شد، و
عرض آن از دیوار قلعہ تا راہ شانزدہ گز می شود ..... تعلق بہ روہیلہ
دارد، او ہنوز نمی فروشد۔ بعد ازین گوئیم و شنوئیم۔ اگر حکم شود خط آن
نویسانندہ شود بنام ہر کہ ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواہد
شد۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد و ارشد خان و غالب خان و غلام
زادہ ہا مع مادران خود و ہمشیرہا کورنش می رسانند، والدہ ظفر علی بلاگردان
می شود، بموجب عرض او نوشتہ ام رضاء و قاسم و منظور و محمدؐ و شاہ محمدؐ
وغیرہم کورنش بعرض می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میاں شاہ نذر
بدستور، کاغذ دیگر حاضر شود، امیدوارم کہ معاف فرمایند۔ بعد مغرب حلقہ
می کنم۔ اطفال می آیند۔ برش عنایت شدہ ارشد خان و غالب صاحب
امام الدین احمد خان بیرنگ۔ اگر دیگر بدست آیندہ این طرف بغلام عنایت
شود کہ دوائی عالیہ است و آن صاحبان از دیگر جایہا کار خود می کنند و غلام
عند الاحتیاج ہمین را بکار می برد۔ در خدمت اندرون آداب فرزندانہ

Marfat.com

برسد - میاں پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند -

۲۳

۳

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از معروض است - حق تعالیٰ زود میسر آرد* - و احوال اینجا آنچہ ہست بر یک طور است - ہرگز از ہیچ طرفے گشودِ کارے بنظر نمی آید بہ نوشتن بتفصیل مکدر کردن اوقات اقدس است و بر ضمیر منیر ہویدا است، احتیاجِ عرض ہم نیست[1] -

در بسولی اتفاق رفتن شدہ بود، با میر کلو صاحب و محب اللہ خان صاحب (پسر دوندے خان) احوال خود گفتہ بودم و برائے روزگار اطفال بخانۂ نجیب الدولہ بہادر نیز گفتہ بودم کہ مرا اینہا ہمیشہ خفہ می کنند و اکثر قصد برخاستہ رفتن اطراف می کنند و عہدہ برائے خرچ اینہا ندارم اگر اجازت دہید، رفتہ شکل روزگار اینہا کردہ بیایم و معرفت انامل ہم ظاہر کردم - ہر دو صاحب بتائید بسیار گفتہ کہ بے اجازت و استمزاج خانصاحب بہادر ہرگز مناسب نیست - باید کہ مرضی ایشان دریافتہ باید حرکت کرد و روز خود را ہرگز از ایشان نباید گفت - و غلام محمد را نزد لالہ انامل فرستادہ بودم کہ آنچہ گفتہ بود بر آن قائم است یا از تلون مزاجی بود، دیروز غلام محمد آمد و ظاہر نمود کہ انامل گفتہ است کہ بہ شاہجہان آباد رفتہ بصلاح حضرت صاحب این امر خواہم کرد یعنی طلب داشتنِ غلام و آنچہ نقد وعدہ کردہ بود، ہیچ نداد، بوعدہ گذرانید - بنا بر اطلاع معروض داشتہ شد - قبل ازین ہم مکرر عرائض ارسال نمودہ ام بنظر گذشتہ

---

[1] جام جہان نماست ضمیر منیر دوست - اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است (حافظ)

* تا این روز کہ شانزدہم ماہ است این غلام بعنایت الٰہی و توجہ عالی با جمیع توابع بعافیت است -

باشد۔ قدرے حنا و خضاب خوب برائے غلام مرحمت شود۔ زیادہ ہرچہ
بنویسم الم دوری از قدوم است ویس۔ خدای کریم سببے سازد کہ بقیہ
عمر از خدمت جدا نشوم۔ در خدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔
میاں پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند۔ میاں شاہ نور وغیرہ کورنش
می رسانند۔ ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و
محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہمشیرہائے ایشان و مادران ایشان
و دیگر ہمہ ہا کورنش و قدمبوس می رسانند۔ بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب
سلام برسد۔

۲۴

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ عنایت نامہ کہ بدست غلام
مرحمت شدہ عرض جواب آن در حضور نتوانست نمود۔ لیکن مطالعۂ آن باعث
افزونی تشویش گشت۔ دی شب وقت فراغ نشستم می خواست عرض نماید
کہ ہمہ تشویشہا برون شد، الّا اندیشۂ عنایت و مہربانی لیکن خلوت
نبود، نتوانست عرض کرد۔ صبح این عنایت نامہ عنایت شد۔ قبلۂ من
چون غور فرمایند کہ سوائے ذات عالی، ہیچ کس نیست کہ بہ دردِ دلِ غلام
رسد و غم خواری نماید و ہر کہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ را غرض
خود مقدم است و باغراض خود ہرچہ مناسب می دانند می گویند۔ ہرگاہ اجرائے
مطلب آنہا می شود۔ بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک
قصورے واقع می شود، ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت درازی کنند
و انواع گلہ می نمایند۔ مکرر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم
و برہان تشریف بردن پانی پت و اکبر آباد موقوف فرمودہ، در عین بارش

تشریف آوردند وحالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی ایام وسستی طالع، هرچند این حرف هم بارها عرض کرده ام مضمون متبدل است لیکن چون فی الواقع چنین باز عرض کردم، حالا حیرانم که چه کنم واز پهلوی اینها بمن چه خواهد رسید - خدائے کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم که راهِ عرضِ احوال مسدود شود، هرچه می خواستم بگویم، فراموش کردم دوبار خواستم، روبرو عرض نمایم جرأت نیافتم -

۲۵

۵ے

حضرت پیر و مرشد قبلہ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوسی معروض می دارد - از حضور رخصت شده دو گھڑی شب رفته در چندوسی منزل کرد - صبح روز یک شنبہ دو گھڑی روز باقی مانده در آنولہ رسید همان روز، شش گھڑی روز مانده، برات سوار شده بود - ازین جهت بروز صبح آن باز نجیب الدولہ مع پسر سوار شده رفت، هرچند سعی کردم ملاقات نشد - تا نصف شب کمر بسته انتظار کشیدم، فائده نه کرد - دیروز صبح اول وقت نماز سحر گرفته سوار شده رفتم، در حواس باختگی ملاقات کردم و رخصت گرفتم لیکن با دوندے خان بہادر که بعد انتظار دولت ملاقات شد - آنروز قصد مصمم بود که روانه شوم لیکن یک مانعے پیش آمد که عرض آن روبرو خواهم نمود - ازین جهت آنروز توقف کردم - فردا پنج شنبہ روانه خواهم شد - روز جمعه شرف اندوز قدمبوسی خواهم شد - وتفصیل این احوالات روبرو گذارش خواهم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد - ازین سبب براین عرض نمود - ولی نذر هم در آنولہ هست، کورنش معروض داشته - ظفر علی و میاں محمد فاروق کورنش وقدمبوس

Marfat.com

۷۹

معروض می دارد - یارعلی خان صاحب و شیخ محمدؐ کورنش می رسانند۔

۲۶

۶
حضرت پیرومرشد قبلہٗ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد کہ تا تحریر عرضی کہ چہاردہم شعبان است غلام با ہمہ توابع بخیر و عافیت است - درین روزہا بسبب رفتن بسولی از ابراز عرائض مقصر ماندہ، بتاریخ بست و ہفتم رجب ہمہ ہا رفتہ بودیم، بتاریخ نہم این ماہ آمدیم، چون آدم نواب موسوی خان صاحب زود روانہ می شد، لہٰذا عرضی اجمالی مرسول ساختہ متصل احوال ہمہ چیزہا بدست آدم خانگی در دو سہ روز انشاءاللہ تعالیٰ معروض خواہم داشت۔ ہمہ خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنش می رسانند - در خدمت محل آداب فرزندانہ قبول باد - میاں پیر علی و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند نسیم جیو سلام خواستند - بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب سلام برسد -

۲۷

۷
حضرت پیرومرشد قبلہٗ ارشاد مدظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از آنست کہ بعرض رسانم، موقوف داشتہ مدعا بعرض می رسانم - تا این وقت کہ شب نہم ماہ مبارک است، غلام با ہمہ اطفال و برادران و توابع اندرون و بیرون بعنایت الٰہی بخیریت است و شب و روز در یادِ اقدس می گذرانند - مکرر عرائض ارسال داشتہ دیر است کہ بجواب آن سرفراز نہ شدہ ازین خیلے اضطرار دارد، امیدوار است کہ جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود زین کہ در قلعہ پیمائش شدہ است، خط آن بنام ہرکہ ارسال شود بنویسانم

Marfat.com

بدون امر در توقف است ۔ بیان عظیم الدین جیو ہم تاکید دارند و احوال و سوال
نواب نجیب الدولہ و انامل ہم معروض داشتہ ام ۔ و درین جا بامیر کلو ہم
بہ اجمال آنچہ گفت و شنفت بیان آمدہ بود، نیز عرض کردہ ام ۔
جواب ہمہ امید وارم کہ مرحمت شود ۔ و احوال ضیق معیشت زیادہ از
آنست کہ خود بدولت گذاشتہ تشریف فرمودہ اند ۔ چرا نم کہ چہ کنم،
نہ پای گریز دارم و نہ طاقت استقامت ۔ خدائے کریم ترحم فرماید ۔ والدہ
میان ظفر علی خان یا پوشش می خواہد ولی بی زیباً یک صندوقچہ فرمایش کردہ است
کہ حضرت مرا فرمودہ بود کہ چیزے فرمایش خواہی کرد ۔ بنا برین بعرض
رسانیدہ ۔ واز احوال شاہ کہ تا کجا رسیدہ و با سکھان چہ کردہ نیز
ارشاد شود ۔ و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم کہ مکلفت
گرداے عقیدت کیشان است، بشارت فرمایند کہ عین مراد است تا کے جلوہ
خواہد شد، تشریف داشتن عالی در بنجابیت پناہ غلام است ۔
درین امر ہر قدر کہ مبالغہ بعرض رسانم ہم گنجایش دارد ۔ بے حضور عالی
بیکس می مانم ۔ زیادہ ازین نمی توانم معروض داشت ۔ بخدمت
اندرون آداب فرزندانہ قبول باد ۔ میاں پیر علی و شیخ جیو و اخوند
نسیم سلام خوانند ۔ میاں عظیم الدین جیو قدمبوس می رسانند ۔ اطفال
مع والدہ و ہمشیرہ کورنش و قدمبوس بعرض می رسانند ۔ امام الدین
احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاہ نذر و غیرہ
آداب بجای آرند ۔ ہو مکرر معروض آنکہ قبل ازین عرصہ دو سال
ارشاد شدہ بود اگر باین حالت کہ می گذرد دو ماہ بہ غلام دشوار است
بچہ نوع زندگی خواہد شد ۔ منظور و قاسم و رضاء و محبو و شاہ محمد
وغیرہ تسلیمات بجای آرند ۔ شیرا و جھوا قدمبوس می رسانند ۔

Marfat.com

۲۸

ع۸

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس
کہ اہم آرزوہا است، معروض باد کہ شہر بست و یکم است، تا تحریر عرضی
بعنایت الٰہی با ہمہ خورد و بزرگ غلام بعافیت است و صحت جسمانی
دارد، مکرر عرائض ارسال داشتہ بنظر مبارک گذشتہ - دیر است کہ
از عنایت نامۂ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردّد خاطر غلام است لیکن
وجہ این شاید کہ ہمین خواہد بود کہ این طرف درین روزہا آیندہ بحضور
نہ رسیدہ باشد آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ کہ جواب می آرد
بسبب تنگی خرچ کہ تا حال بہم نرسیدہ و مردمان ہم در کار و بار تغافلہا می نمایند
لیکن انشاء اللہ تعالیٰ در دو سہ روز بہر طور آدم خانگی روانہ خواہم کرد کہ
جوابہا بیارد تا تشفی دل شود، احوال اینجا بدستور است بل زیادہ ہر
روز در ترقی رضینا برضاء اللہ تعالیٰ - غلام محمد از نزد لالہ انامل آمدند
زبانی انامل می گفتند راست و دروغ ہر دو را خدائے عالم الغیب
داند کہ با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود کہ فلانے کس معتبر خود فرستادہ
است و حضرت ہم برائے او فرمودہ بودند، در جواب گفتہ کہ بلے حضرت
فرمودہ اند، لیکن بے ملاقات حضرت فلانے را نمی توانم طلب نمود -
بہ شاہجہان آباد کہ می روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہر چہ خواہند
فرمود موافق آن مقرر کردہ خواہم طلب داشت و زبانی لالہ مذکور است
کہ این ہم بہ نواب گفتہ بود کہ تعلقات ایشان در ملک دوندے خان
بہادر است در آمدن اینجا خللے بآن نرسد - در جواب نواب فرمود
کہ ازین خیریت است ہمچو کسے را برائے طلب خواہم فرستاد کہ از دوندے
خان گفتہ خواہد آورد - صدقِ این مقال را حق تعالیٰ عالم است بنا

Marfat.com

براطلاع معروض داشتهٔ زیاده بجز عرض قدمبوس چه معروض نماید۔ اطفال و والدهٔ ایشان وخواهران ایشان و دیگر همه خورد و کلان کورنش و قدمبوس معروض می دارد۔ در خدمت محل آداب فرزندانه قبول باد۔ میان پیر علی جیو و شیخ رحمت الله جیو و اخوند نسیم سلام خواهند۔ غلام که در بسولی رفته بود مذکور مولوی صاحب به بسولی تشریف آرند هرچند غلام قبول نه کرده که گفت که حرکت ایشان معلوم۔ مگر اینکه حضرت تشریف فرمایند، در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می توانند شد۔ بنابرآن به یار علی خان صاحب خطے نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوارم که اگر کسے به پانی پت برود بدست باید فرستاد۔ جهپو (؟) بسیار یاد می کند و کورنش می رساند۔

۲۹

حضرت پیر و مرشد قبلهٔ ارشاد مدظله العالی۔ بعد عرض قدمبوس معروض می دارد۔ کلاً باگذار روز سه شنبه برابر اون رسید و عنایت نامه رسانید۔ بوسیدم و بر مرد مک دیده نهادم، پیچیدم، تعویذ (؟) سوخته کردم۔ الحمدلله به توجه عالی با همه توابع بل با همه قافله در دولت رسیده، فردا انشاالله تعالیٰ بر کنکا (گنگا) رسیده می شود تا رسید و غلام اطلاع آمدن برش براعوه نه شود، و الّا استدعا خواهند کرد مشکر الی که مزاج مردم محل آرمیده است و خط غلام مصطفیٰ خان صاحب به غلام نه رسیده۔ محب الله خان صاحب تسلیمات معروض می دارند۔ محمد خان صاحب و خلیفه جیو و محمد شاکر و نانک چند کورنش و قدمبوس معروض می رسانند۔ از احوال مسطور اطلاع باید فرمود۔ میان ظریف

مع دیگران دعا توانند۔ بوالدۂ ایشاں از غلام آنچہ مناسب باشد
بہ فرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت مظہرؒ

[ظفر علی، نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے تھے۔ اِن سے حضرت مظہرؒ کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح اِن کا خیال رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلمات طیبات کے مکاتیب ۳۰، ۳۱ اور ۳۲ میں حضرت مظہرؒ نے ظفر علی کا ذکر یوں کیا ہے:۔

(۱) مکتوب ۳۰ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "واچہ در باب برخوردار ظفر علی خاں نوشتہ اند واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص و دیگر مراتب ہر چہ می باید و دل می خواہد او ہمہ دارد۔۔۔" (کلمات طیبات ص ۴۲)

(۲) مکتوب ۳۱ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "آنچہ از تدبیرات و آدمیت برخوردار ظفر علی خاں او صلہ اللہ تعالیٰ الی ما یتمناہ نوشتہ اند بجاست، ہنوز قدر او نشناختہ اند۔ او جواہر پارہ ایست کہ قیمت ندارد و فقیر بے سبب گرفتار او نیستم۔ خوبیہای او را شناختہ ام۔۔۔" (ایضاً ص ۴۳)

(۳) مکتوب ۳۲ بنام شاہ ابو الفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی خاں سلمہ ربہ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خاں بہادر بنیرۂ نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

Marfat.com

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تربیت ظاہری و باطنی از فقیر یافتہ، نسخۂ سراپای او صورۃً و معنیً بہ صحت رسیدہ، موافق وعدۂ حافظ رحمت خان صاحب کہ در بسولی در مجلس کتخدائی صبیہ دوندے خان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند، قصد پیلی بھیت کردہ، بنا برین بخدمت تصدیع می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم و التفاتی کہ بر فقیر مبذول است شفقتی کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد، در حق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان ست بذل فرمایند۔۔۔"
(ایضاً۔ ص ۴۹)

کلمات طیبات میں مرزا صاحبؒ کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام بھی ہے۔ اس سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "جان من سلامت باشی، درین مدت مفارقت در رقعۂ شمار رسید و حرز جان گردید و روح تازہ در تن ناتوان دمید۔۔۔ ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر بہ نشینید، بے ناغہ توجہ می دہم، از کسے توجہ نگیرید و اطاعت وامدین واجب دانید"
(ایضاً ص ۴۸، ۴۹۔ مکتوب ۴۲)

محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتب کردہ "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں بھی متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔

اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) درج کیے جاتے ہیں۔]

۳۰

معروض می دارد کہ بعد نہضت بندگان عالی متعالی سہ قطعہ عرائض مرۃً بعد اخریٰ ارسال داشتہ بہ جواب یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ کرامت مکرر ورود فرمود، سر افتخار بہ فلک رسانید، لیکن بہ جواب عرائض سرفراز

نه شد ۔ مقدمه معلوم یابت نواب موسوی خان که در یاد دهی آن ناچار است
بوض ی رساند و از تشریف بردن نواب صاحب و قبله پیش نواب نجیب الدوله
بهادر آنچه که مخطور ضمیر منیر اقدس خواهد بود، یقین غلام شد که محال و غیر ممکن
است، امیدوار عفو تقصیر است ۔ یک رومال شال غلام را ضرور در کار است ۔
اگر پیدا شود بهتر، و الا مگر بند شال برنگ زمردی یا نوس[1] یا زرد یا از هر قسم
که باشد مرحمت گردد ۔ زیاده تجرو آرزوی قدمبوس چه معروض دارد ۔ والده صاحبه
کورنش بجا می آرند ۔ برادر صاحب و دیگر برادران و همشیرها و دائی و دادا
و بوبو سُنبل و دیگر همه غلامها کورنش بجا می آرند ۔ میان منظور و میان
مداری آداب تسلیمات بجا می آرند ۔ عرضے

ظفر علی

درخدمت مولوی صاحب قبله یک مرتبه روز حاضر می شوم ۔ میان پیر علی صاحب
واخوند نسیم و میان مراد سلام خوانند ۔ این خط که بنام میان اکرم است،
میان پیر علی صاحب واقف اند، امیدوار است که حضرت تقید فرموده به اوشان
خواهد رسانید و جواب هم به تقید حضرت طلب فرموده مرحمت خواهند فرمود که
این بے چارهاے بسیار مضطرب اند بلکه مشهود است که اُنسے عزیز، اِدوقتے
که محمد شاکر اینجا حاضر بود باوشان گفته اند که من عرض نوشته می آرم، شما
انتظار خواهید کشید ۔ ایشان بے اطلاع همان وقت رفتند، لهذا عرض
نوشته ماند، حالا که میان انور رسیدند، بدست ایشان ارسال نمود، بنظر
مبارک خواهد گذشت ۔

۳۱

عرض[2] معروض می دارد تا تحریر عرضی که نهم ماه رمضان مبارک است ۔ احوال

---

[1] نوس = قوس قزح

۸۸

اینجا موقون بحمداست وصحت وسلامتی ذات عالی از درگاه او سبحانہ
سئوال ۔ از ارسال عرایض متواتر و سرفراز نہ شدن بہ جواب یکے، ازاں
آنچہ بر دل غلام می گذرد، چہ عرض نماید، خصوص نواب صاحب را سخت
قلق پیدا شدہ است ۔ از افضال عالی امیدوار است کہ اگر تقصیرے سرزد
از غلامان سراپا جرم امریں شدہ باشد، معاف شود[1] ۔ ہرچند کہ بدانست صادر نہ شدہ، لیکن بہ مقتضائے وجود مادیت معروض نمود ۔ سابق از
برای کمربند یا رومال شال التماس نمودہ بود، اکنون کہ موسم درگذشت
خیر انشاء اللہ تعالیٰ سال آیندہ عنایت خواہد شد ۔ روزیکہ بہ شاہجہان آباد
تشریف فرمودہ بودند ہمان جامہ و ہمان پاجامہ و ہمان جغت پاپوش کہ
عنایت شدہ بود تا حال دارم، الحال ہیچ نماندہ ۔ چنانچہ بخانہ نشستہ
ام ۔ علاوہ، عید برسر آمدہ، و احوال فتوح بندگان عالی نیز ہویدا است
اگر از جائے بدست آید، درین روزہا مرحمت شود کہ تا بکار آید ۔ زیادہ
بجز آرزوی قدمبوس چہ معروض دارد ۔

اندرون قدمبوس بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض نیاز ۔ میاں
مراد و اقون نسیم سلام خواستند ۔

عرضے
ظفر علی

۳۲

حضرت[3] قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی ۔ معروض می دارد کہ آنچہ از مہاجرت
قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاہد آن ضمیر انور عالی خواہد بود، بعرض رسانیدن
غراز فضولی نمی داند ۔ او سبحانہ، بکرم امتنان عمیم خویش باسرع ترین

---

[1] دیکھیے کلمات طیبات مکتوب ۱۲م ۔ حضرت مظہر، ظفر علی کو لکھتے ہیں "بہرحال با ہمہ
بدمعاملگی با فقیر..... مناسب حال فقیر غراز وفا و عفو و دعا ہیچ نیست"۔

Marfat.com

اوقات سعادت ملازمت میسر آرد کہ درین مہاجرت الٰہی کہ بر غلام می گذرد، یارای بیان نیست، زیادہ حد ادب ندید، و احوال والدہ صاحبہ نیز بر ہمین طور است، برادران و ہمشیرہ ہا آداب کورنشات بجا می آرند، برادر صاحب، دائی و ددا و دیگر ہمہ کنیز ہا خصوص بوبو سنبل عرض تسلیمات بجا می آرند۔ کاکا منظور و میاں مداری و دیگر ہمہ غلامان اینجا کورنشات بجا می آرند۔

مولوی ثناء اللہ صاحب[1] از توجہ حضور بعافیت اند و بر غلام بسیار مہربانی می فرمایند۔ بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون کورنش قبول باد۔ میاں مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

عرضی
غلام ظفر علی

مکتوبات غلام عسکری خان بنام حضرت مظہرؒ

[غلام عسکری خان نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام غلام عسکری خان (مجموعہ مرتبہ فلیق انجم: ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن احمد اللہ کے ساتھ جس آدمیت سے پیش آئے ہیں، اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں" اور غلام حسن کو مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام عسکری خاں بھی محمد احسان احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی نہیں تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ

---

[1] مولوی ثناء اللہ سنبھلی

Marfat.com

ہی کے مکتوب (ع ۷۲ مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۱۹۴) میں محمد احسان احمدی کے نام ہے یہ آتا ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا حال بتانا آپ کو پریشان کرنا ہے اور اعزہ و اقربا کے حالات سے بے خبر رہنا گناہ ہے، غلام عسکری خان کی والدہ وغیرہ فاقہ کشی کی وجہ سے فرخ آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں"۔

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ کلمات طیبات میں مرزا صاحب کے سات مکتوبات غلام عسکری خان کے نام ہیں جن سے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل ظاہر ہے۔

یہاں ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام صراحتاً تو موجود نہیں، لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہیں جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب]

۳۳

حضرت قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض عرض کورنش کہ شیوۂ غلامان راسخ الاعتقاد است بعرض اقدس می رساند، احوال خود را مفصل مکرر بہ عرض رسانیدہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد تا حال کیفیت معلومہ در ترقی است بلکہ سوای براہین روزیکہ قضیۂ تازہ برپا می شود تفصیل آن موجب خفگی مزاج مبارک دانستہ برہمین قدر اکتفا نمودہ شد۔ بعض مکروہات تازہ زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبلہ بعرض خواہد رسید، تا حال منتظر جوابم امیدوار فضل و کرم کہ از آنجناب صرف نظر نمی رسد ہمین قسم نمی گذرد۔ آنچہ

Marfat.com

امید ترقی وغیرہ درین سرکار داشتم از ہمہ جزء نوازش ہا حرف ہمین دعاء
او دعا (؟) او سبحانہ تعالیٰ جل شانہ، استدعاء دارد کہ چندے تا زندگی بآبرو
بسر برد واین ہمہ توقعات ہم از آنجناب است، زیادہ حد ادب
حضرت والدہ صاحبہ و بی بی بجیدن[1] و محترم خانہ و وہا (؟) و محمدی[2]
وامینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔
بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدمبوسی می رسانند۔ بہ عالی
خدمت میاں پیر علی صاحب و دیگر صاحبان سلام و بندگی قبول باد۔

۳۴

حضرت[2] قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوسی بعرض
اقدس می رسانند، احوال غلامان آنچہ میان غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند
تا حال بہ ہمان صورت است، کدام مقدمہ تازہ در پیش نیست کہ معروض
دارد۔ جناب عالی از سہ ماہ تنخواہ گویا ماہ بماہ دادہ اند، ازین جہت آنچہ
قرض قدیم است ہست و آئندہ را خوب می گذرد، اگر ہمین شکل قائم باشد
شاید از ہمہ بلا مخلصی شود، آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام
معطل در خانہ نشستہ است، دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش
رسانند قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ ہا قبول باد۔
امروز کہ یازدہم رجب است میان غلام حسن رسیدند۔

---

[1] بجتن = دختر غلام حسن برادر غلام عسکری خان۔ حضرت مظہرؒ کے نام مکتوب میں غلام حسن نے اپنی ان صاحب زادی کو "نور چشمی بجتن" لکھا ہے۔ [2] برادر خورد غلام عسکری خان

Marfat.com

۳۵

حضرت سلامت ۔ بعد عرض قدمبوس کہ شیوۂ غلامان است بعرض اقدس می رسانند۔ عنایت نامہ ہا مکرر در جواب عرضی غلام ورود فرمود باعث افتخارِ کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میاں محمدؐ احسان صاحب و قبلہ اجازت گرفتہ، ہر دو وقت می خواند و دیگر ہر چہ ارشاد شدہ است بہ عمل می آرد۔ درین ولا کہ محمدؐ انور رسید و عنایت نامہ رسانید، بسر و چشم نہاد لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاہ بالکل موقوف است۔ بجز ای جناب در سواری گاہے میسر می آید و در خانۂ دیگر ہیچ کس آمد و رفت ندارم، قدرے مردم کہ ہمراہ غلام باقی ماندہ بود، اکثر اہم از چند روز گویا جواب شدہ است و سوای گذران مشارٌ الیہ چندان دشوار نہ بود کہ گرانی نمی گذرد لیکن ہر چند بہ سماجت گفتہ شد تا مدت چند روز سوای نوکری جنابِ عالی قبول نہ کرد و زیادہ از یک روز نماند و وقتِ مراجعت از مکن پور آنقدر جلدی فرمود کہ اکثر مرات ضروری معروض داشتن فوت شد۔ (انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب نواب ارشاد خان بہادر اوّل اینکہ ارادۂ میاں غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل معروض داشتہ خواہد شد، زیادہ حد ادب۔

از ہمہ داشتہ ہاے اینجانب نام بنام عرض کورنش قبول باد۔ خواجہ قلندر خان و خواجہ سکندر خان و خواجہ محمود خان عرض کورنش می رسانند۔ از غلام امام عرض کورنش و قدمبوس قبول باد۔ [1]

---

[1] یہ مکتوب غلام عسکری خاں ہی کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ "میاں محمد احسان" اور "میاں غلام حسن" کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۶۸ (کلمات طیبات) میں غلام عسکری خاں کو لکھا گیا ہے کہ "وظیفۂ حزب البحر مع بسملہ ہر دو زمان می خواندہ باشند"۔

Marfat.com

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ بنام حضرت مظہرؒ

[مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ حضرت مظہرؒ کے خاص خلفاء میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ سنبھل میں درس و تدریس کے شغل کے ساتھ طریقہ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات مظہری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انھیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات مظہریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی سے اقتباس درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے اسی کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "شما درانجا (سنبھل) جائے فقر گرم ساختہ اید کہ دران خلع عالمے فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود سا عی و مرگرم باید بود و تشویش را بباطن خود راہ نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہراً و باطناً مصروف دارند کہ او سبحانہ شما را دولتے دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ معمولات)

مقامات مظہری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں " از اعاظم خلفای حضرت ایشان[1] اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند، طریقہ از خواجہ موسیٰ خان خلیفہ حضرت شیخ[2] رحمۃ اللہ علیہما گرفتہ، بذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و بامر ایشان استفادہ کمالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ بہ نہایت مقامات سلوک

---

[1] حضرت مظہرؒ

[2] شیخ محمد عابدؒ

طالبین رسیدند و تعلیم طریقہ مجاز گردیدہ در بلدۂ سنبھل بدرس علوم
و ہدایت سلوک راہ خدا پرداختند۔ بعلم و عمل و صبر و استقامت
موصوف، و باخلاق نیک و اوقات حسنہ معروف بودند ایشان
می فرمودند از شغل درس حدیث و تفسیر نور و صفا بسیار حاصل میشود
و نسبت احمدیہ قوۃ و ترقی میگیرد۔" مقامات ہی میں یہ بھی آیا
ہے کہ "قاضی محمد یار طریقہ از ایشان گرفتہ۔"

اب ذیل میں حضرت سنبھلی کے نام، مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے
دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں]

۳۶

بجناب مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام با جمیع
وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات قائض البرکات
آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسئول و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق
ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و
برکات می نماید۔ و میان ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف
می آرند و شغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ گاہے
مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ باطلاع خیر عافیت اثر
آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند
را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ حد ادب۔

غلام ثناء اللہ

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

Marfat.com

بخدمت میاں پیر علی صاحب بندگی معروض باد - یاران طریق سلام السلام سنت مطالعہ فرمایند - غلام زادہا و والدۂ ایشان آداب قدمبوسی می رسانند - به ملازمان حاضران حلقہ آداب غلامی بجای آرند - افون روزی آداب قدمبوسی می رسانند و در کار یومیہ ساعی می باشند - دیگر آنکہ میاں محمد انور[1] دو سہ شب نزد غلام ماندند و احوال ماندند و بود غلام بہمہ وجوہ خوب ملاحظہ نمودہ اند - معروض جناب مقدس خواہند نمود -

۳۳۷

بجناب[2] عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رسانند - غلام بایں جمیع لواحق محفوف، (با) جمعیت و عافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آنقبلہ از حق سبحانہ، مطلوب و مسئول او سبحانہ، آنقبلہ را بر سر مایندگان سلامت دارد، آمین - ثانیاً آنکہ غلام متوجہ آنقبلہ بہ شغل خدمت طریقۂ عالیہ و کتاب مشغول است - و ہر دو وقت یاران طریقہ جمع می شوند و چند سبق تفسیر و حدیث ہم می شنوند و صاحبان اینجا نزد غلام اکثر مہربانی می فرمایند - چنانچہ درین ماہ مبارک امام الدین خان جیو دو بار آمدہ بودند و نواب صاحب و ارشد خان جیو و صاحبزادہای نواب صاحب بہ شب برای سماع قرآن شریف کہ بر خوردار محمد می خواند تشریف می آرند - و دیگر مردم بسیار جمع می شوند - چنانچہ تمام سائبان و دیوان خانہ پر می شود - و کرم خان پسر موسیٰ خان نزد غلام داخل طریق شدہ، و ذکر لطائف خوب معلوم نمودہ - قدمبوس می رساند، مگر بہ سبب خرخشۂ خونے کہ از ہمشیرزادۂ او شدہ از ینجا قصد برخاستن دارد و از سمی احوال روزی روزینہ بہ تعویق بدست می آید - بتوجہ آنقبلہ حق سبحانہ،

---

[1] برادرزادۂ میر محمد مبین [2] نواب ارشاد خاں

دریں برکت دہد آمین - زیادہ حد ادب -

یعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی قدمبوس می رسانند - یاران طریقہ سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند - غلام زادہا و والدۂ الشان وجمیع غلامان اینجا قدمبوس عرض می نمایند - کریم خان و رحیم خان حاضر الوقت قدمبوس می رسانند - محمد عظیم حاضر الوقت قدمبوس می رسانند -

صاحبزادہ میاں اسد اللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می دارد کہ والدۂ میر مصاحب را خاطر جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ ہیچ تنخواہ نیافتہ ام ، لہذا میاں میر مصاحب را در بریلی گذاشتہ آمدہ ام ہمیں بار تنخواہ بدست می آید - میر مصاحب در شاہجہان آبادی رسد وعریضہ کہ پیش ازیں ارسال داشتہ ام ، جواب آں عنایت باید فرمود ارادہ دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود - زیادہ بندگی -

مکتوبات میر محمد مبین بنام حضرت مظہرؒ

[میر محمد مبین ، سید حشمت خان بہادر شمسوار جنگ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۷۶ بنام عماد الملک (کلمات طیبات) میں صراحت موجود ہے - اِن کے والد ، سید حشمت خان سے بھی حضرت مظہرؒ کے مراسم تھے - چنانچہ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (۵۹) سید حشمت خان کے نام بھی ہے ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مظہرؒ سے کسی معاملے میں سفارش کے طالب تھے - حضرت مظہرؒ کے ایک اور مکتوب بنام

Marfat.com

غلام عسکری خان سے بھی میر حسین کے والدین سے حضرت مظہرؒ کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کے والدین نے ایک زمانے میں فرخ آباد میں قیام اختیار کر لیا تھا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "(ترجمہ) حضرت محمد حسین اپنے والدین کی زیارت کے لیے فرخ آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان کی دل جوئی میں کوئی فروگذاشت نہیں کرنی چاہیے کہ فقیر کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں" (مجموعہ محرم خلیق انجم ص ۲۱۷)[1]۔ مقامات مظہری میں میر حسین کا ذکر کرتے ہوئے شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از سادات کبار و عمدہ اصحاب و زبدہ ارباب حضرت ایشان اند۔ بہ کمالات ظاہر و باطن آراستہ بودند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ، با انتہای مقامات طریقہ فایز شدہ اجازت تعلیم طریقہ یافتہ ..... (حضرت مظہرؒ) در بارۂ ایشان فرمودند کہ میر حسین از اولیاء خدا کبیر و جانشینان صغیر است ..." (ص ۸۹)۔

حضرت مظہرؒ کے مکتوب بنام عمادالملک سے بھی معلوم ہوتا ہے میر حسین نے نواب عمادالملک کی سرکار سے توسل اختیار کرنا چاہا تھا اور حضرت مظہرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر حسین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت مظہر کے ایک مکتوب بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں ۲۷ ذی قعدہ کو لکھا گیا میر حسین کی وفات کا ذکر یوں آیا ہے "و سانحہ میر محمد حسین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ بیش ازیں نوشتہ ام" اسی مکتوب میں ملا رحیم داد

---

[1] یہ مکتوب کلمات طیبات میں بھی ہے۔ مطبع فتح الاخبار کول کے مطبوعہ مجموعے "رقعات کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں مظہر شہید رضی اللہ عنہ" میں شامل تھا۔ اس کا ترجمہ محرم خلیق انجم نے اپنے مجموعے میں شامل کیا ہے۔

Marfat.com

(ملا رحم داد) کے پانی پت اور سونی پت وغیرہ میں مجد الدولہ کی طرف سے مقرر ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے میر مبین کا سال وفات بھی یہی ہے۔ اس مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ) سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ۱۵ر شوال (نصف شوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ "احوال میر محمد مبین سلمہ ربہ ہیچ معلوم نیست" نیز درمیانی عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک ۲۷ر شوال کا دوسرے پر تاریخ نہیں، دونوں میں میر مبین کا ذکر ہی نہیں۔ اس لیے میر مبین کی وفات غالباً ذی قعدہ ہی میں ہوئی۔

کلمات طیبات میں میر مبین کے نام حضرت مظہرؒ کا صرف ایک مکتوب ہے جس میں میر مسلمان کی وفات کی خبر پر تاثرات کا اظہار اور کلمات تعزیت ہیں۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سردار خان خانقاہ کے صوفیوں کے خرچ کے متکفل تھے۔

میر مبین کے چار مکاتیب بنام حضرت مظہرؒ اس مجموعے میں شامل ہیں۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی) کی دہلی کی طرف آمد آمد کے غلغلہ کا ذکر ہے۔ دوسرے مکتوب میں سرداران روہیلہ فیض اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور نجیب خان کے متعلق اطلاعات ہیں۔ اور اپنے بھائی (میر معین) کے الہ آباد لشکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تیسرے مکتوب میں نجیب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے۔ البتہ چوتھے مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے۔

حضرت مظہرؒ نے ایک مکتوب بنام میر مسلمان میں جو نواب ارشاد خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے صراحت کی ہے کہ میر مبین نے کچھ عرصہ محنت کر کے اپنے کمالات کو کمالات نبوت تک پہنچا لیا ہے اور نسبت

Marfat.com

ارشاد کی حاصل کرلی ہے۔ کل انھیں اجازتِ ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا ہے۔" (مکتوب ۲۶، مجموعہ محترم خلیق انجم)۔ اِس اجازت نامے کے بعد ہی میر مبین نے اپنے مکتوبات میں دوسروں پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ احمد شاہ درّانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا واقعہ ہوگا۔ سید حشمت خان کا سالِ وفات معلوم ہو سکے تو کچھ اور تعیین ہو سکتی ہے۔

اب ذیل میں میر مُبین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں جو حضرت مظہرؒ کے نام ہیں:]

۳۸

بہ عرض مقدس قبلۂ عالم و عالمیان ملجاے غلامان قیوم زمانی قطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایشاں مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع عبید و اماءِ جناب عالی بہ ہمہ وجوہ احوال مقرون بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت تصور ذات مبارک می گذراند۔ غیر ازیں تردد ے مہتم بالشان نیست کہ مدتے مصحوب واردان این سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ کہ حرز جان و تقویۃ الایمان است سرفراز نہ شدہ۔ غلغلۂ آمد آمد افواج ولایت جہت سکنہ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ ہر چند برکات حضرت ایشان عامتاً محیط آں ضلع و ہمہ اہل زمانہ است، امّا امیدوار است کہ درباب حضرات والدین این غلام کہ ازاں مزید نگاہ بخصوصیت مبذول باشد۔ قبل ازین بہ جہت زیارت والدین سخت

Marfat.com

بے بیتاب شدہ بود بلکہ از مدّتے این حال دارد و ہنوز ہست۔ ایمائے عالی
را سند یافتہ کہ بعد برسات حرکت خواہد کرد، بجاست۔ می خواست کہ
بے زاد و رفیق خود را بہر وجہ رساند کہ از انجا نوشتہ نمی رسد
کہ دران بے مزگی و بے دماغی و استبراء والم حضرت والدہ صاحبہ
مرقوم نباشد۔ درین صورت ہم غم و اندوہ دنیوی و اخروی لاحق است
بارہا عرض معذوری ہا نمودہ، شاید آن خطوط نمی رسند یا مضمون
عذر غلام قابلِ پذیرائی نیست، از موانع تقدیری چہ چارہ۔ برائے تلاش
اسباب با مراعات وضع و عنوان ہر چند دست و پا زدہ شد پیش نرفت
از جاہائیکہ یقین بہ تیسر بود، بہ مجرد خطرہ و ارادہ آنجا مسدود می شد۔
واکنون کہ بہ تصمیم عزم داشت، خبر شاہ درّانی مخل گردید۔
این ہمہ رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبینِ غلام
موقوف بر توجہات و دعائے حضرت ایشان است کہ ظہور ہر جزئی
از واردات در حیات و نجات بعد ممات متعلق بجناب حضرت است۔
غلامان و کنیزان ہر یک آداب قدمبوس بجا می آرند۔ با یازدہ دوازدہ
کس صبح و ہمیں قدر شام بعد مغرب می نشیند و حلقہ می دہد۔ بعضے
ازینہا یک وقتہ اند کہ کسے صبح می آید و کسے شام۔ قدیمان خود
مدّتست کہ از حضور بشارات ولایات یافتہ اند و جدیدان کہ
یکے ملّا عبد الرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ و ملّا عالم خان
نام از برادری محمد خان جیو یک توجہ در دہلی یافتہ روانۂ این
ضلع گردیدہ طریقہ را پر بجد گرفتہ اند و مقر آثار و شکر گذار ہم ہستند
و ملّا نصری از سرولی برای چندے مہاجرت نمودہ، در مسجد غلام
فروکش کردہ بسیار سعادت مند است، خدمت و محنت در طریقہ می نماید
صاحبزادہ میاں سناء معصوم صاحب بر تحصیل علم ظاہری و باطنی نیز مقید

Marfat.com

91

اند- پیر محمد شب دروز ہمیں جای باشد- ازین ہم آثار محبت بسیار ظہوری کند- و مردم پنبل (سنبھل؟) نیزی آیند- بخدمت صاحبان اتحاد مستفیدان حلقہ تبرکہ بخصوصیت میاں میر صاحب و میاں غلام مصطفےٰ خان صاحب کہ ہر دو صاحبان فراموش کار برادرانند سلام و اشتیاق می رسانند-

۳۹

عـ۲ بہ عرض مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع بندگان بہ تصدق جناب عالی در گوشۂ از مکارہ محفوظ و بدعاے حصول نعمت عظماے قدسیوس مشغول است، از فضل الٰہی بہ طفیل ذات با برکات عالی راجی ست کہ زود بہ مراد خود برسد- اخوی عزیز القدر میاں ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود کہ منجملۂ فتوحات غیبیہ است سرور ساختند و بکلمات تفضل سمات زبانی نواختند- او سبحانہ، فضل نماید کہ سرداران از کار شادی فراغ یافتہ بہ سمت خود ہا برگردند- از تأنّی (= تاخیر) دل غلام می لرزد کہ مبادا از مقصود خود محروم ماند- فیض اللہ خان دی روز کہ ہفتم بود، داخل شدہ و حافظ (حافظ رحمت خان) بہ بریلی رسیدہ، امروز خبر گرم بود و فردا شاید او ہم داخل شود و نجیب خان در پنبل (؟) افتادہ است، می گویند کہ تا پانزدہم تمام خواہد شد- چون سرداران ہمہ در ینجا جمع شدہ اند چندے بودن میاں ولی نظر جبیو در ہمین جا مناسب بود- ہستند و تلاش روزگاری نمایند، قدمبوس التماس

عـ۲ یہ پیلی ہوگا جیسا اخبار الصنادید میں درج شدہ، سکے کے اس شعر میں آتا ہے ؎ سکہ زد بر گل کنھیر و طبل زد در پیلی - بادشاہے شد روہیلہ نام او محمد علی

Marfat.com

می نمایند۔ به بنده خانه فروکش دارند گذرانده عرض داشت ملا عمر نام، از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجه از غلام گرفته بحصول قدمبوس فائز می شود۔ همه کنیزان و غلامان آداب قدمبوس بجا می آرند خانه ملا مهربان بسعی بسیار تلاش نموده خبر گرفت، از دو ماه بیمار بود، نوبت به یاس رسیده بود، اکنون به تصدق حضرت شفا یافته، اما سخت نقاهت دارد۔

بعد تحریر عرض داشت، ملا عمر مذکور در حساب و کتاب بیع و شراء بازرگانی گرفتار و متوقف شده و برادر عزیز ولی نظر به بسولی باز برگشته بعد تلاش روزگار اگر دست داد فبها و الا ثانیاً به آنوله معاودت می نماید۔ اخوی عبدالجبار و ملا فیض الله عازم عتبهٔ عالیه بودند، به دست اینها عرض داشت ارسال حضور نموده، برادر عزیز القدر میر مکهو صاحب دیروز که جمعه و تاریخ دهم بود از کوره آمدند و برای بهائی صاحب و قبله در تدبیر خرچ و رخصت اند، برای همین بطرف اله آباد به لشکر بادشاهی رفته اند، انشاء الله تعالی بعد حصول مقصود عن قریب تشریف می آرند۔

۴۰

به عرض اقدس جناب قبلهٔ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان، پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی می رساند که کمترین غلامان محمد مبین اوقات لیل و نهار در تصور ذات مبارک و انتظار قدوم برکات لزوم جناب عالی معمور دارد۔ امروز که هیژدهم و روز شنبه است نجیب خان کوچ کرده و سرداران دیگر که منتظر بودند به اطراف خود ها می روند۔

Marfat.com

او سبحانہ، ما غلامان را ہم بہ حصول مراد بنوازد - درین ہنگامہ نعمتِ ملاقاتِ نواب صاحب زاد اللہ دولتہ و برکاتہ، عجب فوز عظیم بدست آمدہ لیکن سرور تلافی افعال قصور نہ نمودہ، ہر چند فقر و بے سامانی نگہبان شرم است - و ملا عمر کہ از یاران مولوی عبدالرزاق سلمہ است و قریب بست وقت یا غلام زدہ نشستہ و از طریقہ اخلاص بسیار دارد - و ملا صالح محمد نام کہ از غلام طریقہ گرفتہ و زیادہ از پنجاہ توجہ یافتہ و نسبت بہ ظاہر نمیدہ و ہموار طبیعت است و مدعی کشف ہم ہست - بحصول قدمبوس فائز می شوند - و دیگر غلامان کورنش می نمایند - و بخدمت نواب صاحب و خان صاحب و میان ظفر علی صاحب و میان محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام سلامہا عرض است -

بعرض مقدس قبلہ عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین بہ تصدق حضرت ایشان مع دیگر بندگان حضرت بہ ہمہ وجوہ عافیت دارد - بر طبق ارشاد عالی کہ زبانی برادر زادہ میان محمد النور سلمہ افروز گشتہ، بظاہر توقف عزم سعادت حضور نمودہ و بدل و جان صدقہ معمورہ بتر کہ مشتعل است و شب و روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است - ان شاء اللہ تعالیٰ از غرہ ماہ آیندہ مشغول بہ شمار ایام و ساعات خواہد بود - و امیدوار است کہ یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابد - درین دلا التفاتی خدمت میان عبدالحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام مجملے عرض حال خود را غنیمت دانستہ تحریر نمودہ، روانہ حضور پُرنور ساخت ظاہراً ایشان از ہفتہ وارد بودند۔ چون بمجرد رسیدن بخانہ صوفی صاحب مزاج ایشان را کسل گرفتہ و غلام را خبر ہم نہ کردند۔ ازیں سبب ہنگام معاودت ملاقات سرسری فرمودند۔ ورنہ غلام خود آنجا حاضر می شد۔ واز لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب مراجعت نمودہ اند ونہ ہنوز خبرے رسیدہ۔ حال ملا مہربان معلوم نیست کہ عازم اجہانے (اوجھیانی) بود، چون از مدتے بے رخصت و بے اطلاع رفتہ۔ خاطرِ غلام متفکر است غالب کہ در حضور عالی رسیدہ باشد۔ از اندرون ہمہ کنیزان و از بیرون مُلّا عبدالجلیل وغیرہ غلامان آداب قدمبوس بجا می آرند۔ بخدمت خان صاحب و نواب صاحب و دیگر برادران سلامہا و اشتیاقہا میرساند۔

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت مظہرؒ

[یہ میر مبین کے اقربا میں سے تھے۔ مقامات مظہری میں ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد مبین خان زبدۂ خلفای حضرت ایشان اند و بوجاہت ظاہر و حلاوت باطن و آداب کاملہ موصوف طریقہ از آنحضرت گرفتہ کہ کار سلوک باطن قریب بہ انتہا رسانیدہ بہ احوال مقامات طریقہ فایز شدند از بس اخلاص کہ ذکر رابطہ بدوام رسانیدہ

Marfat.com

بانعکاس واردات عالیہ حضرت ایشان نیز وقتی خوش داشتند..... ایشان مجمع فیوض الٰہی و مظہر انوار آگاہی بودند، اجازت ہدایت طریق باطن یافتہ، طالبان را تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در مرشد آباد ایشان را مرید بسیارے پیدا شدہ، مجمعے از ارباب قلوب انعقاد یافت، در طلب قوت حلال پیشۂ تجارت می نمودند اما شغل ظاہر ایشان را از تعمیر اوقات بوظائف عبادات باز نمی داشت..... بدتے است کہ ازیں جہان رخت سفر بر بستند۔"

حضرت مظہرؒ نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب اُن کے والد کی تعزیت کے سلسلے میں آنولہ سے لکھا ہے (مکتوب ۵۷ کلمات طیبات) اس میں یہ بھی ہے کہ میر مکھو کمالات نبوت کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر مکھو بھی میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ آنولہ ہی میں مقیم تھے۔

مجموعۂ ہذا میں، میر مکھو کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلے خط میں انھوں نے میر معین کو "بھائی صاحب و قبلہ" لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ میر معین سے عمر میں کم تھے اور رشتے کے بھائی تھے۔ اسی مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام عسکری خاں کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً آنولے سے لکھا گیا ہے۔ علی ہذا دوسرا مکتوب (بمعنی مکتوب ۴۳) بھی اس دوسرے مکتوب میں، جو جمادی الآخر

Marfat.com

کی کسی تاریخ کا ہے، حضرت نظیر کے تشریف لانے کی توقع کا اظہار ہے دوسرے مکتوب میں (غالباً اگلے روز ہے) نجیب الدولہ کے کوچ کر جانے اور اگلے دن حافظ رحمت خان کے کوچ کرنے کی اطلاع ہے۔

میر محمد مبین نے ایک مکتوب میں میر لکھو کو برادر عزیز القدر لکھا ہے اور میر لکھو نے ایک مکتوب میں میر عاشوری کو برادر عزیز القدر لکھا ہے]

۴۲

بجناب اشرف حضرت قبلۂ دین و دنیا پیر دستگیر ہر دو سرا ارام اللہ ظلال افضالہ۔ تقدیم مراسم عبودیت و تمنا ہائے قدسیوس مکرین غلامان علی اصغری رساند دیروز کہ روز جمعہ دہم شہر حال بود، کمینہ ہمراہ بدرقۂ فضل الٰہی و توجہ آنجناب محفوظ از جان و مال و آبرو بخانہ رسید و اینجا فوید قدوم برکت لزوم باین قصبہ بعد انقضاے ایام شادی صبیہ سعد اللہ خاں متو..... دریافتہ شکر ایزدی بجا آورد، والا عازم طوف آستانہ عالی می شد۔ بھائی صاحب و قبلہ میر محمد معین خان صاحب و قادر باز خان صاحب و نصرت اللہ خان بیرغ ایشان و برادر عزیز القدر میر عاشوری بعد تمنا ہاے قدمبوس آنچہ معروض داشتہ انداز تمناے دعاے حسن خاتمہ و حفظ آبرو بحضور عرض خواہد رسانید۔ عرایض میاں محمد

۹۷

احسان صاحب وغلام عسکری خان جیو و میاں غلام حسین خان صاحب که از فرخ آباد بدست آمده بود رسل گشته به نظر مبارک خواهد گذشت ۔ کلو کوکه همراه غلام آمده سخت آرزومند دولت قدمبوس است، بعرض عبودیت مفتخر است، زیاده حد ادب ۔

۴۳

بجناب[۲] فیض مآب قبله کونین حضرت پیر و مرشد برحق ادام الله ظلاله العالی علی المفارق جمیع الموالی کمترین بندگان علی اصغر بعد عرض تحفهای ملازمت می رساند که با مید حصول شرف ملازمت بندگان آنجناب روز را به شب می آرند امروز که روز شنبه و هژدهم شهر حال است، نجیب الدوله بهادر کوچیده رفت ۔ فردا خیر کوچ با فوظ رحمت خان نیز شهرت دارد ۔ انشاء الله تعالی بفضل وجود البته خواهد شد ۔ او سبحانه شرف دولت قدمبوس را نصیب سازد ۔ واز بس که ایام ماه آخر شده بیم آن پیدا شده است که احیاناً مانعی پیدا شود، وآنجناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند ۔ لهذا معروض می دارد که اجازت دعای حزب البحر بطور سیفی مرحمت شود که بعض عقدها از سالها افتاده اند، وبعضی الحال پیش آمده ۔ توضیل آن موجب طول عبارت دانسته نمزده است ۔

Marfat.com

بالفعل سدِّ رمق که می رسید از شش ماه بنداست - و بتوقع آن قریب پنجاه روپیه قرض گرفته بود، الحال فریک ماهه شنیده می شود درین صورت تشویش و خوف چیزها دامن گیر که در شهر بیگانه و باین عنوان این قسم بدنامی سبب خفت است - او سبحانه به یمن عنایت آنجناب آبرو نگهدارد و از تشویش برهاند، و همین امر بیشتر مانع سعادت حضور گشته است - زیاد بجز تمنای قدمبوس چه عرض نماید -

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت منظرؒ

[مقامات منظری میں ان کا ذکر یوں آیا ہے "شیخ محمد مراد از قدمائے اصحاب حضرت ایشان اند - طریقہ از آنحضرت گرفته تا سی و پنج سال ہر روز یکبار در حلقهٔ ذکر حاضر شده اند و به یمن صحبت مبارک بمقامات مصطلحه طریقه رسیده و نسبتِ بلند حاصل نمودند و بجناب فیض مآب خصوصیتے بهم رسانیده که دیگرے از اصحاب دران شریک نیست - معاملات دولت خانه با ایشان تعلق داشت - حضرت ایشان می فرمودند که در اصحاب ما در رفعت نسبت کسے با ایشان مساوات ندارد، کمالات که در ذات ایشان جمع است بسبب پیشهٔ تجارت طالبے با ایشان رجوع نمی کند زیرا که شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با وجدان صحیح و شرف نسب و تجمل ظاهر و دولت فقر و قناعت در کار است"

شیخ محمد مراد مقامات مظہری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات تھے۔

اِن کے نام کلمات طیبات اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوبات موجود ہیں]

۴۴

عرضی فدوی خاک پای محمد مراد بعد از اشتیاق لوازم عبودیت بجا آوردہ معروض می دارد۔ عنایت نامہ گرامی بمعہ خیر و عافیت ذات شریف یک تھان سوسی و پارچہ شنر لعاف (؟) و کتاب حصن حصین بدست محمد رفیع ارسال فرمودہ بودند خوش وقتی و خرمی ہزاراں ہزار حاصل گشت۔

بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ جیو صاحب و تھان سوسی اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الجلال لغایت بست چہارم این ماہ مردم اندرون محل بمع توابعان بخیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ میاں پیر علی جیو صاحب بمع توابعان محل خود باخیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود باخیریت اند میاں غلام مصطفےٰ جیو صاحب بمع توابعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ حبیب اللہ جیو مرزا جاکن بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ میاں محمد امین جیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر ہادی جیو قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ چھترمل جیو صاحب بطرف دھولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند لالہ جیون مل از فرخ نگر نیامدہ اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل ماء الجبن شروع کردہ بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شدہ بود۔

Marfat.com

الحال شروع کرده است والحال طبیعت خوب است۔ خاطر شریف جمع فرمایند واز طرف عمدہ از جمیع صاحبان حلقہ سلام بندگی و نیاز بخدمت نواب صاحب، ظفر علی صاحب، رحم خان سلام برسد۔

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان) بنام حضرت مظہر

۴۵

کونین، کعبۂ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قبلۂ نشأتین، حضرت صاحب دام جلالہ و افضالہ

بعز عرض بندگان عالی می رساند کہ ورود کرامت آمود پروانۂ سعادت نشانہ موجب سرفرازی کونین و سربلندی نشأتین گشتہ سر افتخار باوج افلاک فائز ساخت از مطالعہ اش دیدۂ دل روشن گردید گوئی ہوش را بمنزلۂ ہادی بردہ بجاے آمد فی الواقع ہر چہ ارشاد فیض بنیاد گردیدہ عین گواہ شد فاما عذرہای غلام در مقصری از سعادت قدمبوس است۔ لاچار..... حالا ارادۂ مصمم داشت از سر قدم ساختہ دریافت سعادت قدمبوس خادمان جناب فیض مآب ..... بفضل حق جل و علا بخانۂ اخوان صاحب محمد نامدار خان بعمر دوازدہ سال کہ امید توالد نبود تولد نہال مگردیدہ و ہنوز از شادی رسوم..... بفروغ نگردیدہ۔ اگر شادی گذاشتہ بحضور میرسد گلۂ برادرانہ می گردد۔ لاچار حالا در دل عقیدت منزل قرار دادہ است کہ اگر چندے آن خدائیگان بہ نور قدوم این ضلع را مشرف می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی دگر ارادہ مصمم بروز غرۂ رجب المرجب است تا ہزار کار را گذاشتہ بحصول سعادت قدمبوس شرف افتخار خواہد اندوخت۔ خادم بجز ذات بابرکات دیگر ملجاے و ماواے خویش نمی پندارد، امیدوار فضل و کرم..... دلی فرا یاد ضمیر منیر کہ..... از ان است خواہند داشت.....

فلاح دارین این غلام مضمر بتوجہات کریمانہ..... الٰہی ظلکم ممدود باد بحرمۃ النون والصاد بخدمت صاحب مرادان خدائگان ملا نسیم و ملا قائم خان و جمیع صاحبان حلقہ و تمامی خادمان جناب آداب بندگی فدوی خادمان مقصر الخدمت میر باز خان کورنشہا می رساند۔ محمد ہاشم اخون را کورنش می رساند امیدوار فائض الانوار خادم کمینہ محمد کورنش می رساند۔

۴۶

بعز عرض خادمان جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظلہ و افضالہ۔

Marfat.com

از نزول اخبار تشریف شریف بندگان عالی متعالی خادمان جناب فیض مآب در بلدۂ سنبھل چنداں مبارکی و فرخی رو داد کہ قلم دو زبان از تحریر آن عاجز و قاصر۔ خواستہ بودم کہ از سر قدم نمودہ حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را کہ توتیاے دیدہ ..... چشم خود نماید فاما چون دریں روز ہا بہ سبب تعرض امور کہ ذکر آن بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسب می پنداشت۔ از اخوان صاحب محمد نامدار خان و اخوان صاحب میر باز خان جیو بمیان آمدہ، چنانچہ حضرت والدہ ماجدہ فدوی نیز بہ ہمراہی صاحبی میر باز خان قصبۂ سرولی را گذاشتہ، مسکن موضع ہرداسپور بہ عرصۂ پنج شش کروہے از قصبۂ مذکور واقع است اختیار نمودہ چونکہ اشیائے انسب را از جائے بجاے بردن ایں را یک چیزے تدبیرے می بایست از حصول سعادت دیدار فائض الانوار محرومی دست داد۔ لاکن دل و جان در قدوم خادمان جناب امیدوار است کمترین خادمان را ..... بدعائی دلی و توجہ باطنی فرا یاد دل فیض منزل کہ نمونۂ لطف الٰہی است خواہند داشت در ہر دو جہان بجز ذات بابرکات ہیچ ملجائے و ماوائے خویش نمی پندارد، شرم و آبروئے دو جہان تعلق بہ نوازش شریف ..... الٰہی فیض بخشی و فیض رسانی دائما باد۔ فدوی میر باز خان و مرزا محمد علی بیگ فدوی قائم خان و امیدوار دیدار قدوم محمد خان کورنشہا می رساند۔

مکتوب غلام حسن بنام حضرت مظہرؒ

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احمدی کے، جیسا کہ مقامات مظہری میں مذکور ہے (ص ۸۴)۔ شیخ محمد احسان احمدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ ہیں:۔ غلام عسکری خاں جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے اور محمدی جن کا ذکر "مکاتیب میرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی (ص ۱۸۴) میں ایک جگہ یوں آیا ہے: "جواب آن

Marfat.com

بدست میاں محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام"
گویا تینوں بھائی مرزا صاحبؒ سے تعلق خاطر رکھتے تھے
محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
بھی جو مجموعہ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری،
غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حُسنِ اخلاق اور آدمیت کی تعریف
خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
خاں (مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۲۱۷) میں یوں کی
ہے:

"آپ کے بھائی غلام حسن، احمد اللہ (فرزند قاضی
ثناء اللہ پانی پتیؒ) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔
کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے"

غلام حسن کا ایک مکتوب، حضرت مظہرؒ کے نام، مجموعہ ہذا میں
شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
کہ کرولی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
مرہٹے پھیل گئے ہیں]

آداب کورنشات بہزار عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

Marfat.com

اعلیٰ می رسانند - احقر تا تحریر کہ سوم شعبان است مع وابستہ بہمہ وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پائی یوس آنقدر بحال این خاکسار مستولی است کہ لمحہ قرار و آرام ندارد کہ دریں ضلع مع عیال اقامت داشتم ، امید آن بود ہرگاہ عزم کردم بحضور پُر نور بسعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد - درینولا غزہ شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہٹہ مقرر شد - چنانچہ بروز غزہ داخل خیمہ شدند - چند مقام حوالی شہر نمودہ و کوچ بکوچ روانہ خواہد شد - مستمع گشتہ کہ مرہٹہ بطرف کرولے کہ دوازدہ منزل ازیں حدود - مسافت دارد منتشر است و معاملت آنجا درپیش دارد - دریں صورت باید دید مراجعت کے اتفاق اُفتد از بُعدِ مسافت سخت مشوش گشتہ ، خداوند باز کے حصول سعادت قدمبوسی میسر آید - و بھائیصاحب و قبلہ در لشکر ہستند - ازیں جہت عرضی ننوشتہ اند - کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نور چشمی تحسن و محبت اللہ کورنش و بندگی بعرض می رسانند - بجناب اندرون محل عرض کورنش و بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض بندگی قبول باد - عرضے

غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہرؒ

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہرؒ

Marfat.com

کے مکتوبات میں ملتا ہے، ایک تو صاحب "معمولاتِ مظہریہ" مولوی نعیم اللہ بہرائچی، ان کا ذکر مقاماتِ مظہری میں بھی ہے اور کلماتِ طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔ اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات ۱۸، ۲۴، ۱۰۱، ۱۰۲ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحب نے دہلی سے قاضی صاحبؒ کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ "سید نعیم اللہ قرآن در تراویح می خوانند دوازدہ کس، ہمہ از یارانِ حلقہ، در جماعت حافظ می شوند"۔ مکتوب ۲۴ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" کا احوال دریافت کرکے لکھیں مکتوب ۱۰۱ جو دہلی سے لکھا ہے، یہ ہے کہ "افسوس و ہزار افسوس! رقعہ از گلاوٹھی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ صاحب مشرف بہ ہلاک، توقع حیات نماندہ"۔ اس مکتوب کے بعد حضرت مظہر کے کسی اور مکتوب میں سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے مقاماتِ مظہری میں بھی ان کے بارے میں صراحت ہے کہ "درحین حیات حضرت ایشان ازیں جہان رحلت نمودند"۔ ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے وہ غالباً یہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بہرائچی۔ اور چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

Marfat.com

۴۸

بخناب فیض مآب حضرت صاحب وقبلۂ دو جہانی و کعبۂ مرادات باودا
مدظلہم العالی از غلام نعیم اللہ بعد از عرض نیاز معروض باد۔ بورود عنایت
نامۂ فیض شمامہ کہ مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقہ عطا شدہ
متفخر و مباہی گردید۔ حضرت سلامت! بتلاش تمام ہمیں دو حقہ
بہم رسید و ازین بہتر موجود نبود۔ اگر خوش و پسند بندگان عالی
باشد فبہا والا بدست آدم بفقیر واپس فرمایند و احقر بسبب
رعنہ مسہل کہ بموجب تجویز حکیم باہل خانہ حزور بود۔ از سعادت
خدمت خدمہ متقصر ماندہ بروز چہار شنبہ انشاءاللہ تعالے شرف اندوز
خدمت فیض موہبت کہ آرزوی قدمبوسی بدرجۂ کمال است خواہد شد۔
زیادہ حد ادب۔

بخدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب وارشد خان صاحب سلام
قبول باد و بجمیع عتبہ بوسان آنہ محفل فیض منزل سلام نیاز قبول باد۔
از حضرت محمد میر صاحب و مولوی صالح خان مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند
واز محمد عوض و غلام رسول و غلام حسین و محمد منیر و حفیظ الدین و نجابت
علی و محمد مقیم و منور علی و میاں شجاعت علی و میاں عنایت غوث و میاں
یاول تسلیمات قدمبوس مطالعہ شریف باد۔ و بی بی رحی (؟) مع صبیہ
بندگی می رسانند۔ از اہل خانۂ غلام بندگی معروض باد۔

Marfat.com

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت مظہرؒ

[یہ حضرتِ مظہرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انھیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت مظہرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۴۳) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے " حامداً ومصلیاً از فقیر جان جانان، برخوردِ دارین مرزا شاہ علی عافاہ الرحمٰن در یابند کہ فقیر تا دہم جمادی الثانی در پانی پت بعافیت است و خطِ شما رسید و مطالب معلوم گردید۔ بدانید کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ"۔ اسی مجموعے کے مکتوب ۳۵ میں ہے کہ " در مقدمۂ اصلاح فیما بین مردم محل و میاں پیر علی تحریر نمودن بے فائدہ است کہ اینہا ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خود ند۔ حرف کسے در ینہا تاثر ندارد"۔ مکتوب ۴۱ میں ہے کہ " امروز پیر علی از بدسلوکیہاے مادرِ خود ترکِ معاملات کردہ جدا شد، قلیلے برائے مصارف او بر ذمۂ فقیر افتاد"۔ مکتوب ۴۷ میں ہے کہ "وحرے کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دوم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ"۔ ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

Marfat.com

۱۱۵

ظاہر کی ہے " از خط برخوردار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد - برحرکات او اعتماد نیست خدا ازو دور دارد - آنچہ در دل بود شما را آگاہ کردم - شما ہم بفہمید کہ معقول است یا نہ " (مکتوب ۷۶) -

کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور حضرت مظہرؒ سے انکے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے - مکتوب ۳۱ میں شاہ علی کی گھریلو پریشانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی نوکر نہیں - مکتوب ۵۷ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں ہے حالانکہ لاکھوں ہاتھ پیر مارتا ہے - مکتوب ۷۸ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا کیونکہ وہ ان کا (اہلیۂ حضرت مظہر کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے - اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شورِ سودائے موروثی رکھتا ہے، اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ..... دعا کرو ان سودائیوں کا مزاج ٹھیک ہو جائے (دیکھئے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم ص لم ۱۳، ۱۹۸، ۲۰۲)

ذیل میں شاہ علی کے تین مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ درج کیے جا رہے ہیں - ان میں آخری دو (۵۰، ۵۱) میں شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے - پہلے مکتوب (۴۹) میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے -

Marfat.com

۴۹

بعرض حضرت صاحب و قبلہ مدظلہٗ سرنیاز بعتبۂ ارادت پناہ
بسجدۂ عقیدت ذات رسوخیت بجا آوردہ ملتمس می سازد
کہ بفضل الٰہی و یمن توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکر ایزد
متعالی است داذ کار تمنای آرزوی پابوس مع استدعای صحت مزاج وہاج
ورد اوقات دارد و داستان بے پایان آرزومندی را مختصر ساختہ،

نوک قلک عرض بمدعا مے آرد کہ سابق عرائض مندرجہ کوائف مصحوب پینو
چوبدار مرسول داشتہ بنظر اقدس گذشتہ باشد و مزاج مبارکہ اندرون
بخوبی اصلاح یافتہ و تداوی علاج موقوف شدہ - و بعض عرائض مثل
غلام مرتضیٰ خان وغیرہ از لفافۂ سای فرو ماندہ بودند، الحال ملفوف
ارسال داشتہ - دیگر بہمہ وجوہ خیریت است، خاطر عاطر جمع باد -
و بموجب ارقام عالی انشاء اللہ تعالےٰ امید قویست کہ بست و پنجم
این ماہ یا غرۂ ماہ آیندہ کہ رجب است تشریف بیمن بیت سرفرازی
فرماے مہجوران این مکان خواہد شد -

۵۰

حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد جہان مدظلہ العالی از غلام خانہ پرو
شاہ علی بعد عرض اداے نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد -
بفضل الٰہی و توجہات حضرت قبلہ پشت پناہی جناب حضرت والدہ مخدو
مدظلہا بحوز طلب مردم خانۂ غلام شدہ اند - چنانچہ امروز زیور

Marfat.com

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زود تر ہمیں زور در محل آرد، بنا بر عرض معروض داشته، ہر چه ارشاد شود بعمل آرد - زیاده حد ادب -

۵۱

بعز عرض عالی متعالی مدظله العالی - غلام فقیر شاه علی، بعد ادای تسلیمات و کورنشات می رساند که بهمه وجوه تحصیل عافیت این جای است و همواره مستدعی حالات آنجا را خواهان و بدل نیاز می خواهد بنوازش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا مفتخر گشت، او سبحانه تعالی آن ذات پرسنده حالات ما را بر مفارق مایان سلامت باکرامت دارد و از دولت پای بوس عالی ممتاز می نموده باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیلے بے ادبی است لیکن بطریق اظہار ضرورت بندگان را گذارش ضرور لیست چنانچه سابق در مقدمهٔ کهیس ہا معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید دارد که ہمراه رکاب خواہند آورد لیکن سواء آن موازی دو آثار بیره قسم اول خالصاً جهت غلام بے مشارکت غیر از دوکان سنبل تیار فرموده نیز ہمراه آرند، عین غلام پروریست - و مکرر عرائض معروض داشته اغلب است که پس و پیش بلاحظه اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

Marfat.com

مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام حضرت مظہرؒ

۵۲

بعز عرض بندگان عالی متعالی ۔ مردم اندرون محل بعد اداے بندگی و نیاز می رساند بفضل الٰہی و توجہ عالی، حصول خیریت اینجا لیست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فائض البرکا مستدعی می باشد نوازش نامجات سہ کرت سرافرازی یافتہ ۔ چون بنوید قدوم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت سعادت آیات متصور است و بجز از عرض بندگی گذارشے ندارد۔ بنا بر لحاظ بندگی و عالیخدمت متضمن عریضہ شیخ صاحب التماس می سا و بران قرار اکتفا می نماید واز عنایا تیکہ این مرتبہ در حق خود از جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجای آرد۔ باقی ہمہ وجوہ بخیریت است و استعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدہم این ماہ باشد، جاری است، و اثناء آن سہ مسہل بحیل آمدہ، بنا بر عرض معروض داشتہ ۔ زیادہ حد ادب ۔

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت مظہرؒ

[محمد حسن خان خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ

Marfat.com

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خانہ زاد لکھتا ہے مگر وہ محمد حسن خانزادہ ہوگا کیونکہ حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب میں انھیں خانزادہ ہی لکھا ہے۔

محمد حسن خانزادہ کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت مظہرؒ کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی مکتوب بنام محمد حسن خان خانزادہ کے جواب میں ہے۔ اور اس سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتۂ شما کہ سابق رسیدہ بود، بہ محمد حسن خان خانزادہ کہ از یارانِ صاحبِ حلقہ و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم پانی پت کسے در لشکر نواب نجیب الدولہ اظہار شکایتِ مولوی صاحب نماید، باید کہ او را دخل ندہند و حرفِ او نشنوند و ازیں معنی نواب را نیز آگاہ سازند۔"

اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان خانزادہ نے (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں: "چوں در مقدمۂ قاضی ~~صاحب~~ ثناء اللہ ارشاد گشتہ اند بآں ہنوز حاسدان رخنہ نیافتہ اند۔" اس مکتوب کا زمانۂ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیے کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے زمانۂ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔

"مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

Marfat.com

بھی حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب "محمد حسن خان جیو" کے نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت مظہرؒ کے اسی مکتوب (مکتوب ۱۶۷ صفحہ ۲۱۱ مکاتیب میرزا مظہرؒ) کے جواب میں ہوگا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "باعث تحریر آنست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر در لشکر نواب بیایند در ہر کاری کہ فرمایند امتثال امر ایشاں را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ آنچہ ایشان خواہند گفت حق خواہد بود بے شبہ، اگرچہ بظاہر مخالف رای دیگران باشد۔" نیز اسی مجموعۂ مکتوبات میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (۱۴۵، ص ۲۰۹) "مولوی نعمت صاحب و خان برخوردار محمد حسن خان جیو" کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک اخلاص مند چودھری ایزد بخش چودھری پانی پت کی سفارش کی ہے]

۵۳

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، مربی اوتاد مرادات الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدیٰ مالک ازمۃ السلکاء کشف الدجیٰ امید گاہ بیکساں ہمواره سایۂ لطف و مرحمت بر سرِ مریدان تابان باشد از منصوب تراب الاقدام آنجناب عالی مکان مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفۂ تحیات

و آداب مستمندانہ کہ شیوۂ فدویان است چون درین ولا در سعید
زمانہ خط شریف ورود یافتہ الحمد للہ والمنۃ للہ از باعث نوازش نامہ
مشک جنت النعیم یافتہ و بنافۂ مختومہ یافتہ چنانچہ گفتہ اند ؎

نسیمے کز دیار شاہ آید مسیحا بر سر بیمار آید

چوں در مقدمۂ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند بآن ہنوز حاسدان رخنہ
نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ و جلال رخنہ دره ....
نخواہد یافت فی الحال سہ نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از ذہن صادر
نشدہ است۔ و این فقیر مولوی صدر صدور فتح خان را ہم آگاہانیدہ
است کہ ایشانرا امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالے رخنہ نخواہد
یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میاں صاحب جیو بندگی رسد۔

بخدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام
بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندگی برسد۔

۵۴

ہوالغنی

ہادی رہنما کشف الدجیٰ عصیان کہ زنگ بر آئینۂ دل بیشتر
نشیند ؎

ہر گنہ زنگ است بر آئینۂ دل دل شود زین زنگہا خوار و خجل (؟)

چوں صیقل مربی بر دل بنہد آب از دریتیم بیشتر گردد۔ از جانب
تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد، بعد از تحفہ....
وکورنشات .... کہ شیوۂ فدویانست مشہود رای مہر انجلای

؎ کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے "شاہ" کی جگہ "یار" ہوگا۔

Marfat.com

انور و منور باد از ینصوب مستوجب حمد و سپاس و صحت و سلامتی
آن ذات فائض البرکات ہمیشہ از درگاہ لم یزل و لا یزال خواہان و جویایم
او سبحانہ و تقدس و تعالے آن مربی رہنما کونین را مدام برسر مریدان تابان
باشند۔ چوں مفاوضۂ شریف و مکاتبۂ عجیب در سعید زمانہ تجلی
نمود خرمی صوری و معنوی حاصل آمد الحمد للہ و المنۃ للہ کہ نوازش نامۂ
آن عالی جناب قرۃ العین آمد چوں آنچہ در باب عمر خان و سیف اللہ تحریر ساختہ
بودند مفصل ظاہر آمد۔۔۔۔ این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خان را
گفتہ بودم و در لشکر تفحص مینمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بطرف
چاندپور رفتہ بود و بعضی گویند کہ عمر خان بگرنجیۃ انشاء اللہ تعالے
بعد از اندک مدت۔۔۔۔ چاندپور۔۔۔۔ رفتہ است و الا نہ درین
باب لاچارگی است۔

مکرر آنکہ آنصاحب کہ تحریر ساختہ کہ روہیلہ ہا مردمانرا ایذا
رسانند، این ہمہ رویداد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب
مذکور فرمان بطرف شیخ قاسم بطریقۂ قدغن نوشتہ است کہ خود بروید
در خدمت میاں صاحب قیام نمائید۔ از نواب صاحب تسلیمات و سلام
بصدشوق قبول باد۔

مکتوب رحیم خاں خانزادہ (؟) بنام حضرت مظہرؒ

[ذیل میں مکتوب درج کیا جارہا ہے وہ یا تو محمد حسن خان
خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا۔
کیونکہ حضرت مظہرؒ نے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی

Marfat.com

اس درخواست پر کہ اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائی افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد (مکتوب ۱۴ مجموعہ ہذا) جواباً قاضی صاحب کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب ۱۷ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں انہی دو حضرات، محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی مجموعے میں شامل ہیں اور پیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب اس مکتوب سے جدا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس لیے قیاساً یہ رحیم خان خانزادہ ہی کا مکتوب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب ۱۵ (مجموعہ ہذا) میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "نوازش نامہ عالی بدست میاں محمود مع شقہ خاص بنام رحم خان خانزادہ مشرف فرمود"۔ وہ یہی رحیم خان ہوں گے اور مکتوب ذیل انھوں نے حضرت مظہرؒ کے اسی مذکورہ بالا شقہ خاص کے جواب میں ارسال کیا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو سن سے سناء اللہ لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی تقلید میں "سناء اللہ" ہی لکھا گیا ہے]

۵۵

صاحب وقبلہ خداوندخدائیگان دام ظلہ۔ بعد عرض نیاز کہ

Marfat.com

شیوهٔ مکرّرین عبودیت کیشان است، معروض رائے خورشید ضیائے می دارند کہ احوال بندہ تا زمانِ تحریر عریضہ نیاز کہ بست و ششم شہر شعبان المعظم است بتوجہ و تفضل آنجناب فیض مآب مستلزم ہزاران شکر است و ہمواره خاطر عقیدت کیشان منتظر ورود مفاوضات مسرت آیات می باشد۔ رجاء کہ ہمیشہ تا حصول سعادت شرف آستان بوسی بارسال عنایت نامہ جات مفتخر فرمودہ باشند و یقین کہ بدعای خیر از گوشهٔ خاطر فراموش نفرمایند کہ بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقای حیات خود میدانم۔

بابت مقدمهٔ مولوی سناء اللہ صاحب کہ ارشاد شدہ بود بالفعل رایات عالیات جناب نواب صاحب و قبلہ رونق افزائے صمت رو ہتک است۔ اگر احیاناً بہ آن طرف متوجہ شوند، ہر گونہ مرضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء اللہ تعالیٰ در سرانجام کار ایشان بذل و جان خواہد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکہ در پرگنہ پانی پت استقامت دارد[1] ارشاد شدہ بود، یک بار ایشان پیش ایں حقیر تشریف آوردہ بودند۔ می خواستم کہ پروانهٔ نواب صاحب بنام سہاکرس (کذا) عامل پرگنہ مزبور مشتمل بر مسترد کنانیدن محصول ایشان از زمینداران نوشتہ می دہانیدم۔ مرتبهٔ دیگر ہرگز پیش حقیر تشریف نیاوردند، واز یوسف خان بعد عرض بندگی مروض آنکہ این حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نمودہ، رجاء کہ دعاے بدستخط خاص نوشتہ عنایت فرمایند کہ بہ برکت آں حفظ و فہم زیادہ شود۔

---

[1] "عزیزے کہ در پانی پت استقامت دارد" سے مراد نعمتن خاں ہیں، جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظہرؒ (مجموعہ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

Marfat.com

مکتوبات عبدالعزیز خان بنام حضرت مظہرؒ

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) اِس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت مظہرؒ سے رخصت ہو کر ہفتم شعبان کو نواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) میں عزیز خاں روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں: "امروز میاں محمد احسان صاحب کہ بیمار از مقام کورڑ بوندی آمدہ بودند، بناچاری برائے تدبیر معالجہ با دو کس از یاران طریقہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانۂ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)]

۵۶

خداوند خدایگان فیاض زمان مرزا صاحب جان جانان جیو مدظلہٗ

ازینصوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض رای فیض پیرائے میگرداند احوال اینجانب بفضل الٰہی مستوجب شکر

Marfat.com

وصحت وتندرستی ذات والا صفات شب وروز خواہان وجویان۔
سابق ازین بندگی درخط ملاں عمر معروض داشتہ بود واضح رائے
مہر انجلائے گردیدہ باشد لہٰذا معروض می دارد کہ این نیاز مند قدم
والا گرفتہ است ۔ توقع از ذات شریف این است شب وروز
نظرِ غور و پرداخت داشتہ دعاء خیر در حق نیاز مند می فرمودہ باشند
کہ از تفضلاتِ عالی چیزے مشکل صورت نہ بندد و جمعیت نیاز مند
گردد تا خدمت آن خداوند کہ در دل دارد نماید و بفضل عالی کامیاب
گردد ۔ زیادہ ۔

۵۷

خداوند خدایگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلامت
ازیں صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی واضح رائے
شریف می گرداند الحمد للہ والمنۃ کہ احوال این جانب بفضل قادرِ
ذوالجلال مستوجب شکر و صحت و تندرستی مزاج والا صفات از درگاہ
قادر برحق شب و روز مطلوب ۔ از خدمت فیض موہبت رخصت
شدہ، بخیریت تمام در لشکر ظفر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبہ
رسیدہ شرفِ ملازمتِ نواب صاحب حاصل کردہ، چنانچہ نواب
صاحب بسیار مہربانی فرمودند بناء اطلاع بقلم آمد۔

و حالا این نیاز مند دامن دولت گرفتہ توقع از ذات شریف
آنست کہ نیاز مند را از مریدان خود دانستہ شب وروز در دعاء خیر
و ترقیات در حال بندہ از درگاہ قادر بے چون ی خواستہ باشند کہ
بمطابق آن مقصود نیاز مند حاصل شود و یقین کہ با شرف ملازمت از

Marfat.com

نہایت نامہ جات یاد و شادی کردہ باشند کہ تسلی از بہر دل تواند
شد۔ زیادہ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنگالی کا ذکر آتا
ہے۔ صاحب مقبولات مظہریہ نے اِن کا یہی نام لکھا ہے اور
ان کے نام حضرت مظہرؒ کے اُس مکتوب سے اقتباس بھی
نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاہ وسوم کے
عنوان سے درج ہے۔ مگر مقامات مظہری میں ان کا نام
مولوی کلیم اللہ بنگالیؒ درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے
کہ " از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اند طریقہ از
خدمت مبارک گرفتہ سالہا فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت
کمالات رسیدہ و اجازت یافتہ بوطن خود رفتند "۔ مقامات
مظہری میں ان کے حالات میں قاضی مرشد آباد کی ضیافت
میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشد آباد کا
پتا چلتا ہے۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا جو مکتوب
اِن کے نام ہے (مکتوب ۵۳)، اس میں حضرت میر مسلمان
کے سفر بنگال کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اُس علاقے
(بنگال) سے گذریں تو ملاقات کریں، اور نواب قاسم علی خاں کو
بھی یہ خط پڑھوا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

Marfat.com

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے ۔ محرم
خلیق انجم نے بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ کو ایک ہی شخصیت کے
دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے
میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے ۔ اور یہی
درست ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ
"مکاتیب میرزا مظہر" ہے جسے محترم عبدالرزاق قریشی
نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی
محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب
اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ بھی ہے ۔ یہ سب مکتوبات
اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت مظہرؒ حلقہ
دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران حلقہ
کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے ۔ یعنی یہ
مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی
میں حضرت مظہرؒ سے اکتساب فیض کے لیے مقیم تھے ۔
جبکہ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا وہ مکتوب جو
میر سلمان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو
لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازت
ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے ۔
ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس میں
میر حسن کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات
سے قبل کا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے بموجب میں حضرت مظہرؒ
کے مکتوب ۴۸ (جو ملا رحیم داد کے جانوں سے شکست کھانے کے ذکر کی
بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میر حسن کا ذکر یوں آیا ہے

Marfat.com

" وسایحۂ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ
باشد کہ پیش ازین نوشتہ ام۔"]

۵۸

قبلۂ دو جہان، کعبۂ جان و ایمان خدایگان مدظلکم علینا الرحمٰن
ازکمترین محمد کلیم بعد قدمبوس لانہایۃ عرض آنکہ احوال احقر
موجب شکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامہ کہ اصدار
یافتہ بود زبانی اطلاع یافتہ مفتخر گردید و باحقر نرسید، این احقر
ارادۂ مصمم دارد۔ انشاءاللہ بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی
میر مبین صاحب و قبلہ اصغا رفت کہ این ضلع بقدوم بندگان رشک جنان
خواہد گردید۔ توقع قوی است کہ درانجا اگر ممکن شود بسعادت قدمبوس
برسد۔ ظل فیض رسانی ممدود باد بر رب العباد۔ زیادہ چہ عرض
دارد بخدمات اعزہ ہمراہ رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظہر

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پیر و مرشد صاحب مرزا جان جانان
جیو مدظلہ، ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیمات
کہ شیوۂ فدویان است معروض می دارد، الحمدللہ والمنۃ کہ احوال ما بخیر
است و صحت تندرستی ذات والاصفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

Marfat.com

فیض موہبت رخصت شدہ بخیریت درلشکر رسیدہ و توقع از ذات عالی
آنست کہ شب وروز از دعاء خیر یادی فرمودہ باشند کہ بمطابق آن
کامیاب گردد و ہمواره از عنایت نامہ عالی سرفرازی فرمودہ باشند
کہ باعث پرورش است زیادہ چہ عرض نماید - بجمیع صاحبان وبرادران
سلام دعاء برسد -

مکرر آنکہ شاہنشاہ درّانی در دوآبہ قیام ورزیدہ ومعاملات
..... مکانات می شود - ہمان وقت باین سمت تشریف می آرند -

۶۰

بخش، فیاض

خداوند خدایگان فیض / زمان پیر و مرشد مرزا جان جانان
جیو مدظلہ، از بیضوب کمترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب
تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رای فیض پیرای
می گرداند - الحمدللہ کہ احوال ما بخیر است وصحت و تندرستی ذات
فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب وروز مطلوب -
درین ولا قاضی ثناءاللہ جیو از پانی پت در لشکر آمدہ، چنانچہ این
فدوی ہر روزہ بایشان ملاقات می نماید - بنابر اطلاع معروض
داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر و لعل خاں واضح رای عالی
خواہد شد [1]

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلان سلام دعاء برسد -

---

[1] میر محمد حسین نے، جو ۱۱۸۵ھ میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملا عمر
کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی میں نے توجہ
دی ہے - اور شاہ سے مراد شاہ درّانی ہے -

Marfat.com

خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مدظلہ
از ینصوب کمترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب تسلیمات کہ شیوۂ
عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرائے میگرداند الحمدللہ کہ احوال ما
بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والاصفات از درگاہ قادر برحق
شب و روز مطلوب۔ از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تام در
لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت
گزین بآن سمت نرفتہ و از راہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ
ازین جا رفتہ خط برساند لیکن بہ سبب آنخورد ارادۂ آن طرف بعمل
نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم۔ ازین سبب خط آن خداوند نعمت
را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید۔
و بہ ملاں حسن خان[1] کہ عنایت نامہ بود بمشار الیہ رسانیدہ
و مردمان قصبۂ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب
صاحب این خبر رسیدہ و بعد کسے نیامدہ۔ و ملا حسن خان گفتہ است
کہ ما درینجا در لشکر حاضر ہستم کہ ہرگاہ کہ از قصبۂ مذکور نالش
پیش نواب صاحب می آید، ہر قدر مقدور ماست، در سعی قصور نخواہم
کرد خاطر شریف جمع دارند و توقع کہ ہرگاہ نماز اداء فرمایند در حق
غلام نظر توجہ بدارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ سرفراز
می کردہ باشند۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت جمیع یاران حاضر الوقت
~~از~~ از فتح خان سلام دعا برسد۔ بخدمت ملاں محمد نسیم سلام
نیاز رساند۔

---

[1] محمد حسن خان خانزادہ۔ ان کے مکتوبات پیش تر آچکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ
نے فتح خان کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مقابلے میں سفارش کے لیے کہا ہوگا۔
اور ممکن ہے کہ یہ فتح خان خانسامان ہوں جو روہیلہ سرداروں میں سے تھے۔

Marfat.com

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت مظہرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجموعہ ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آیا ہے۔ یہ مکتوب میر صبیں نے حضرت مظہرؒ کے نام لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں: "وحید دوران کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ ..... بہرکیف تعین کرنا مشکل ہے کہ شاہ جیو" اور "عبدالرحیم" جن کا ذکر مکتوب ذیل میں ہے کون تھے]

۶۲

ہوالمعز

بجناب کرامت مآب قبلۂ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔

برذات عالی صفات مبرہن و ہویدا است کہ این ضعیفہ تنہا نیست۔ پنج چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوہ عزلت اختیار کردہ اند اگر (چہ) رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است۔ خالق جل شانہ ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ لہذا لاچار محض شدہ، متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری بظاہر اینقدر باید فرمود، تا بہ اطفال نان و پہیتی[1] بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین باید فرمود کہ درین امر لابدی دناگزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بندگی و حد ادب۔

عرضی

والدۂ عبدالرحیم

---

[1] پہیتی پشتو کا لفظ ہے، معنی پتلی دال۔

Marfat.com

مکتوب حمزہ خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۳

مرشد کامل، ہادی آگاہ دل، کعبۂ دین و دنیا سلامت

از بندہ غلامان فدوی حمزہ خان بعد از سلام بندگی و غلامی بجا آوردہ بعضیر مرعالی می گردد کہ بجاری این حدود بحمد شکر است وصحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب - ثانیاً آنکہ عطوفت نامہ عظامی در باب طلب اسپ کہ صادر شدہ بود شرف ورود یافت - صاحب من بموجب ارشاد اسپ مذکور محبوب میرا سمعیل و نثار علی خان بخدمت مرسول داشتہ، یقین کہ بخدمت خواہد رسید سابق زبانی بعضے معلوم شدہ کہ آنصاحب داعیۂ فروختن اسپ می دارند - درین باعث فدوی در دل فہمد کہ بجائے دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواہ نخواہ آنصاحب(را) ارادۂ فروختن است، اگر نزد ما خواہد ماند، از ہمہ بہتر و اگر مرضیٔ آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از ہمہ خوب شد کہ درین کار بماند و بندہ بہر عنوان وابستہ، آنجناب است ..... زیادہ عرض بندگی -

مکرر آنکہ بخدمت میر صاحب جیو و میر ابوالعوالی جیو از طرف حاجی میر محمد خان و سیدہان (کذا) و علی خان و حمزہ خان، محمد افضل خان، محمد یار خان، عزیز اللہ خان و رحم خان و لال محمد و مروس دوہ (کذا) سلام بندگی قبول فرمایند -

Marfat.com

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

[مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کئی مکتوبا
میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ پانی پت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے
ایک واقف "حمایت اللہ خاں جیو" کے بڑے صاحبزادے
تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو "یاران طریقہ"
میں سے ایک عزیز کہہ کر خود حضرت مظہر نے متعارف کرایا ہے
(مکتوب ۵ مجموعۂ محترم عبدالرزاق قریشی) - غلام نبی نے
قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے دلیل اللہ کو
فن تیر اندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعۂ قریشی)
جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا،
غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ھ) اور غلام نبی
کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا
ہے۔ مگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس
آ گئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب (مکتوب ۱۱۹ مجموعۂ قریشی)
بنام قاضی احمد اللہ میں، جو صفر ۱۱۹۰ھ کا معلوم ہوتا ہے[1]
حضرت مظہرؒ نے یہاں غلام نبی کو بھی سلام لکھا ہے۔
اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے
حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵ اقتباسات پیش

---

[1] اس میں دو مسلوں اور سکوں کے مشترکہ حملے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خاں پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خاں اپنے بھائی کی [illegible] محمد امین والی طرف سے پانی پت پر استعلام کر رہا

Marfat.com

کیے جاتے ہیں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے:

(۱) مکتوب ۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فردا صبح غلام نبی جیو نام عزیزی از یاران طریقہ روانۂ دہلی می شوند۔ فرصت تحریر نیست ... میاں غلام نبی جیو را توجہ بدادہ باشند" (ص ۷)

(۲) مکتوب ۶۱ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد بہ دہلی می آیند در حق اینہا سپارش بہ برادران آنجا باید نوشت" (ص ۸۷)

(۳) مکتوب ۷۳ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و حمایت اللہ خاں جیو نیز ہمراہ غلام نبی پسر کلان ایشان روزی آمدہ بود، در شہر است و پسر خورد ہم درینجا ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۱۱۸ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاقۂ تلمذ فن تیراندازی و موافقت مزاجی زیادہ از حد است پس در تقدیمات مرفوعۂ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر و ہم آشنای آن برخوردار است توجہ از اہم مہمات باید دانست و بعد ثبوت حق رعایت جانب از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر ممنون خواہد شد" (ص ۱۷۴)

(۵) مکتوب ۹۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"میر غلام نبی دعا" (ص ۱۴۲) اسی مکتوب میں حمایت اللہ خان جیو کو بھی دعا لکھی ہے۔

(۶) مکتوب ۱۹۰ : بنام مادر قاضی ثناء اللہ

"و غلام نبی در تقاضای قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹۰)

Marfat.com

(۷) مکتوب ۱۳۷ : بنام قاضی احمد اللہ

"حمایت اللہ خان و..... میاں غلام نبی ... سلام"

(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب ۶۲ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے متعلق کے لوگوں میں ایک "غلام نبی پسر شیر محمد" بھی تھے۔ ان کا ذکر مکتوب مذکور میں یوں آتا ہے:

"جواب آن را مفصل نوشتہ بدست غلام نبی پسر شیر محمد چہار پیشتر فرستادہ ام رسیدہ باشد"

(ص ۸۸)

بہرکیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے:

۶۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے ہمہ توجہ گویمت کو بمکان ... (۶)

ہم ز بیان مبتدی، ہم ز نشان منتہی

قبلۂ دو جہان، کعبۂ دین و ایمان، سلمہ الرحمٰن۔ زمین خدمت بہ لب ادب بوسیدہ بعرض حضور فیض معمور می رساند۔ الحمد للہ، تا حینِ تحریر بفضل حی القیوم بدون قبلۂ حقیقی نیم جان زندہ ام، و سلامت ذات والا صفات مقصود از حیثیت کہ غلام در عالم صورت مرخص شدہ کدام وقت بے تصورِ حضرتِ قبلہ نیست۔ بموجب

Marfat.com

ارشاد ہمیشہ در مداومت ورزش مراقبہ سعیٔ بلیغ می نماید۔ اکثر گاہ دل را لذّتے ازاں حاصل می آید وگاہے جمعیتے در باطنِ خود نمی بیند۔ و از فیضِ صحبت چہ لذّتہا است کہ نیافتہ۔ دل ہمیشہ می خواہد طوفِ کوی جانان کردن بے پر و بالے۔ واے ناتوانی۔ ارادہ مصمم بود کہ اندکے ہم از سدِ رمق مایحتاج فراغت می شد، قدم از سر ساختہ، چندے بجناب عالی گزرانیدہ سلوک تمام کند۔ زہے سعادتِ آنکسان کہ در حضورِ پُرنور اند۔ ہیہات ہیہات، طلبِ دنیا مانعِ عقبیٰ گردد ..... تخم روزی در پراگندگی ریختہ اند۔ بے اختیار بہ سمتِ مشرق[1] می باید رفت۔ بگاہ رجب کہ ارادہ مصمم بود موافق آبخورد، صورت نہ بست۔ در شہر حال اگر قسمت بآن صوب می کشد لاچار۔ دگر خیریت مدام است وبس

عرضے

غلام نبی

مکتوب جانعالم خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۵

حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت صاحب دام اجلالہٗ وافضالہٗ۔

بعز عرض بندگان عالی متعالی می رساند۔ آرزوی دریافت قدمبوس خادمان از اندازۂ معروض خارج۔ اگرچہ بنور قدوم در عالم ظاہر مشرف اندوز گردیدہ، فامّا در عالم باطن یکے از غلامان و خادمان

[1] یعنی عظیم آباد، جیسا کہ حضرت مظہر کے مکتوب ۶۱ (مجموعۂ قریشی) میں ہے۔

Marfat.com

آن جناب آرزوی دارد که لطف و توجه آن هادیٔ مریدان، حامیٔ این غلام گردد، بدریافت سعادت قدمبوسی مشرف می گردم۔ کل امرٍ مرہونٌ باوقاتہا بران شاکر، امیدوار توجہات چنانست از توجہ دلی که فلاح و صلاح کونین این غلام در ضمیر آن مضمر است مطرح انظار کریمانہ خواہند داشت، از وجہ غلامی که در آنجناب فیض مآب دارد، توجہ نیکو برینجای مبرہن و روشن الٰہی ظلکم ممدود

کمترین غلامان

جانعالم خان

مہر

نعمت خان
جانعالم خان ولد

مکتوب امانی بیگم بنام حضرت مظہرؒ

(بقلم سید علی احسن)

۶۶

حضرت قبلۂ دوجہان سلامت۔ از کمترینہ امانی بیگم بعد از عرض بندگی معروض رائے خاطر فیض پیرائے واضح خاطر شریف باد که بفضل الٰہی و از توجہ دعائی خیر آن مرشد برحق بخیر و عافیت از الہٰ آباد بہ عظیم آباد بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب رسیدہ، از قبلہ گاہی

Marfat.com

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده هزاران خرمی و انبساط رو داد - و هنوز از میر غیرالدین حسین ملاقات نه شده، از عظیم آباد دو سه منزل جای تشریف دارند، لیکن بیکار نشسته اند - و حضرت قبله گاهی و برادر عزیز نیز عدم روزگار معطل اند - از بیکاری این صاحبان البته بخاطر ملال و اندوه می گذرد، توقع آن دارد که از دعای خیر فراموش نه فرمایند - و اگر از راه شفقت و بنده نوازی گاهے از دو کلمهٔ خیریت صحت مزاج تشریف یاد و سرفراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواهد بود - زیاده چه عرض نمودہ آید -

بخدمت گرامی مشفقه مکرمه حضرت والده صاحبه و برادر صاحب و همشیره عزیز دلمن بیگم سلمهم الله بندگی و سلام با صد تمنا قبول و موصول باد، و از طرف دایه آداب بندگی نیز قبول باد —

از راقم الحروف اضعف العباد سید علی احسن، و میر علی محسن بندگی و نیاز قبول فرمایند - اگرچه بصورت ظاهر کما لازمت سامی بهره اندوز نه شده، لیکن سعادت معنوی و ملاقات روحی که فیض و کمال عارفان است حاصل -

مصاحبت چه ضرور است آشنائے را
ہنوز باد یمن محو نکہت گل ست

زیاده بندگی، بندگی - خط ملفوف بخدمت والده صاحبه فرستاده شده البته توجه فرموده خواهند رسانید -

Marfat.com

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)

بنام حضرت مظہرؒ

[محمد خان، روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے، جو بسولی سے دہلی آکر حضرت مظہرؒ کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت حاصل کی تھی۔ حیات حافظ رحمت خان" میں انھیں حافظ رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ دوندے خان حافظ رحمت خان کے چچازاد بھائی تھے اور محمد خان کی والدہ حافظ رحمت خان کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت مظہرؒ کے تین مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (نمبر ۱۰، نمبر ۱۱، نمبر ۱۳۰ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں محمد خان کا ذکر آیا ہے مکتوب نمبر ۱۰ میں ہے کہ دریں اثنا ہمشیرزادۂ دوندے خان، محمد خان نام، جوانے از یاران طریقہ برائے کسب مقامات از بسولی رسید۔ چند روپیہ و سواری رتھ ہمراہ دارد۔ احوال ایں جا ملاحظہ نمودہ مکلف و محرک شد کہ قصد گنگا پار باید کرد۔۔ ..... مردم خانہ ہم راضی بہ سفر شدند، چنانچہ پس فردا کوچ است" یہ مکتوب دہلی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب نمبر ۱۱ میں جو اسی سلسلے کا ہے، قاضی صاحب کو خبر دی گئی ہے کہ "مردم محل روز سہ شنبہ نوزدہم ماہ معہ بدرقۂ حفظ الٰہی بہ ہمراہی برخوردار محمد خان ہمشیرزادۂ دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آمدہ بود و مولوی نعمت و میاں مراد یار قدیم و میاں پیر علی با چند روہیلہ ہائے بندوقچی در سواری رتھ و چھکڑۂ اسباب روانۂ سنبھل شدند"۔ مکتوب نمبر ۱۳۰ میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں "ہمشیرزادہ

دوندے خاں" کی صراحت نہیں ہے اور اس لیے اِس مکتوب کے محمد خان سے مراد محمد خاں برادر نامدار خان بھی ہو سکتی ہے جن کے مکتوبات پیشتر آ چکے ہیں۔ اِس مکتوب ۱۳۰ میں حضرت مظہر لکھتے ہیں کہ "محمد خاں حامل رقعہ از یاران طریقہ است اگر طلب نماید توجہ می دادہ باشد و بنویسند کہ بوطن می رسد" واضح رہے کہ یہ مکتوب (۱۳۰) ۱۱۹۰ھ کا ہے کہ اس میں نواب ابوالقاسم خاں (م ۱۱۹۰ھ) کے انتقال کی خبر ہے۔

یہاں محمد خاں کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں ان میں پہلا حضرت مظہر سے تعلقِ بیعت قائم ہونے سے قبل کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر بدایوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک روز قیام فرمائیں۔ دوسرے مکتوب کے اندازِ تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ یہ تعلقِ بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے، بلکہ اس میں دہلی کے یاران طریقہ کو سلام بھی ہے گویا یہ محمد خان کے دہلی میں حضرت مظہر کے زیرِ تربیت رہ کر بسولی واپس جانے کے بعد کا ہے۔

اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں:]

۶۷

جانجاناں صاحب سلمہ اللہ الواہب۔

شاہ صاحب قبلۂ مسترشدان و کعبۂ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب سلامت۔ مقصر الخدمت محمد خاں بعد گذارش لوازم تسلیمات و قدمبوسی کہ سرمایۂ سعادت دو جہانی است معروض حاشیہ نشینان محفل خلد مشاکل

ی رساند. احقر اگرچه از سعادتِ قرب حضور دور است. لیکن در حفظ الغیب آن خلاصهٔ دودمان عالی موصول - امید که این مخلص غائبانه را از توجه خلاصهٔ فیض مآثر فراموش نفرمایند - و اگر داعیهٔ طبیعتِ گرامی به سمت بداؤن مصروف باشد، چون غریب خانه درراه است، توجه مبذول فرموده برای یک روز به قدوم کرامت لزوم کلبهٔ احقر را منور سازند، تا بمشاهدهٔ دیدار شریف و قدمبوس سامی سعادت اندوز گردد - زیاده حد ادب دانست -

۶۸

بجناب پیر و مرشدِ برحق، قبله و کعبهٔ دین و آخرت، معروض می دارد که از نواب صاحب قبله که در لبسولی تشریف آورده بودند، خبرِ صحت و سلامتِ ذاتِ عالی استماع یافته بود هزار سجدهٔ شکر بدرگاه واهب حقیقی بجا آورده آنچه از تمنای شرف ملازمت و مجوری قدمبوس می گذرد، ادسبحانه تعالیٰ دانا است - همواره مستدعی این دعا است که بزودتر اوقات این سعادت میسر آید - زیاده حد ادب - بجناب عالیه والده صاحبه عرض کورنش میاں پیر علی و محمد منیر جیو و میاں محمد مراد و آخوند سلیم سلام خوانند - والدهٔ غلام و غلام زاده مع مادر خود تسلیمات می رساند - ملا نهال آخون خان محمد قادر داد خان کورنش می رسانند - فقط محمد خان

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت مظہرؒ

۶۹

قبلۂ نیازمندان وکعبۂ مستمندان دام افضالہٗ سلامت۔

اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بندگی ونیاز معروض می دارد کہ الحمدللہ احوال این مسکنت مآل بحمد ایزد ذوالجلال مقرون است وصحت وسلامتی جناب فیض مآب در ہمہ حال مستدعیست از سبحانہٗ وتعالیٰ ظل عاطفت عالی را بر مفارق مسترشدان وجمیع نیازمندان دیرگاہ سلامت دارد۔ قبلۂ من! آرزوی سعادت قدمبوس آنچہ بر دلِ نیازمنزل مستولی است شرحِ آن از حدِ احصا بیرون است۔ روزے نمی گذرد کہ سوائے این آرزوے دیگر بخیال باشد امّا موانع..... ازین سعادت محروم داشتہ، امیدوار است کہ عن قریب بہ تحصیل این سعادت..... میمنت لزوم بگذراند وہو سبحانہ تعالیٰ علےٰ ذالک قدیر وبالاجابۃ جدیر۔ درین روزہا..... خبر قدوم میمنت لزوم بہ بلدۂ پانی پت استماع یافتہ کہ عن قریب بہ تحصیل آرزوی نیازمندانِ این ضلع متوجہ خواہند گردید۔ درین تمنا روز وشب انتظار دارد۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ میسر آرد۔ قبلہ وکعبۂ من درین ایام از ہجوم عوامل عوارض روحانی کہ غیر از جناب عالی از ہیچ جانب بہ نظر نمی آید امید دست گیری دارد، از وساوس وخطراتِ شیطانِ رجیم کہ بغتتہً مستولی قلب می شود وبہ تعوذ ولاحول ہمان آن مدافعت می نماید وبعد زمانے باز خطرات وارد قلب می شود، ودفع می گردد، وآن خطرات را نمی تواند معروض داشت۔ بعد مدافعۃ آن خیالات

Marfat.com

درہم وحزن آن قدر گرفتار می ماند کہ قریب ہلاک نوبت می رسد۔
درین حالات غیر از دست گیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست۔
امیدوار است کہ بمعالجۂ این مرض قلبی کہ از چندگاہ مستولی حالات
است۔ بتوجہاتِ عالی مسدود شود ودرین بابت ہرچہ ارشاد بہ حمل
آرد۔ زیادہ ازین حد ادب ظلکم ممدود باد۔ نورِ چشم مولوی قلندر بخش
آرزوے قدمبوسی دارد۔[1]

۷۰

حامداً ومصلیاً

قبلہ وکعبۂ دوجہان مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراسم عبودیت
ونیاز بعرض عالی متعالی می رساند۔ آرزوئے ملازمت سراسر سعادت
بحدے مستولی است کہ شرح آن درین قرطاس نمی گنجد، حق سبحانہٗ و
تعالیٰ باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامۂ این اضلاع علی الخصوص
آمد آمدِ شاہ ابدالی ازین سعادت مقصر داشت، از حالات
اضطرار قلب نمی توانم معروض داشت وکفیٰ باللہ شہیدا۔ امیدوار است
کہ بحال این نیاز مند توجہے مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ، باین
سعادت عظمیٰ مشرف گردد۔ مجملاً از حالاتِ این غلام نورِ چشم میاں
قلندر بخش صاحب بعرض عالی رسانیدہ باشند کہ از توجہ موجہ نورِ چشم
در سلکِ غلامانِ آنجناب منسلک گشتہ وچند روز مشمول توجہات

---

[1] جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار ضیاء الدین حسین"
مولوی قلندر بخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت منظر کے ممتاز خلفاء
میں سے تھے۔ اور تھانیسر کے رہنے والے تھے۔

Marfat.com

گشتہ، در توجہ اوّل گریۂ بسیار غالب ماند و بیاضے نمودار شد و در دیگر توجہات الوانِ مختلف بیاض و سواد و زرد فام و گُل ہاے رنگارنگ نمودار شدہ و می شود و چند دفعہ رویاے عجائب و غرائب بمشاہدہ آمدہ این ہمہ را شکر یکے نمی تواند کرد ؎

گر بر تنِ من زبان گردد ہر موی
یک شکر وے از ہزار نتوانم کرد

الحال رویاے الوان بدستور است۔ مفصل احوالِ غلام را نور چشم بعرضِ عالی رسانیدہ باشد۔ از فضل و کرم امیدوار است کہ تا حصولِ دولتِ آستانہ بوسی توجہ بحالِ غلام مبذول شود۔ و وقتِ حلقہ غلام ہم شریکِ توجہ گردد۔ زیادہ ازین معروض داشتن حدِ ادب نہ بیند۔ زیادہ بندگی و نیاز و عجز و انکسار۔

۱۷

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ نیازمندان مدظلہ۔

؎ آہ من العشق و حالاتہ احرق قلبی بحراراتہ
ما نظر العین الی غیرکم اقسم باللہ و آیاتہ

بعد ادائے مراسم نیاز و بندگی معروض می دارد ؎

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم توتیاے چشم سازم دم بدم

حالاتِ خود را سابق بعرض رسانیدہ و نور چشم میاں قلندر بخش مفصل گذارش کردہ باشد۔ ازان جا آرزوی ملازمتِ سراسر سعادت از حد گذشتہ وی گذرد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بزودی میسر آرد، کہ آمد آمدِ ابدالی

Marfat.com

خیلے در تردد انداختہ، عن قریب کہ بفضلہ سبحانہ ازین تشویش دلجمعی
می گردد، خود را بحضوری رساند، امیدوار است کہ فدوی را ازان خود
تصور فرمودہ شود، غائبانہ مشرف باید داشت۔ دیگر شرح احوال
موجب ملال است۔ زیادہ چہ گذارش رود۔ ظل عاطفتِ عالی مدام
مستدام باد۔ آمین یارب العباد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۲

قبلۂ جاودان، کعبۂ مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمہ اللہ تعالیٰ
غلام فدویت نہاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات کہ
شیوۂ غلامان خاک پاے بلکہ آئین سگان آستان جناب فیض مآب
است معروض می دارد، از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شدہ، در لشکر
رسیدہ صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمودہ۔ و موجودات برادری
ملاں ناصر تا حال نہ شدہ۔ غلام کہ ہر وقت و ہر ہنگام امیدوار توجہات و
متوقع ادعیہ ذاکیہ بودہ سود و بہبود دارین دراں میداند۔ امیدوار است
کہ تا حصول قدمبوس بدعاے خیر یاد فرما باید بود۔ زیادہ معروض ندارد۔
از فدوی سراپا نیاز ملاں محب اللہ تسلیمات و قدمبوس قبول باد۔
بخدمت ہمہ یاران از منصب خان سلام و نیاز برسد۔

Marfat.com

۱۴۷

مکتوب محمد وجیہ الدین بنام حضرت مظہرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (۱۳۰ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) میں، جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے: " کدام شخصے بر شیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھا کہ بجاے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعویٰ کردہ۔ یقین است کہ آنچہ حق است بہ عمل خواہید آورد۔"]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیادہ ازانست کہ بہ تحریر درآید۔ از خدمت شریف مرخص شدہ، بہ مرادآباد رسیدہ، ہمدران ایام بہ آنولہ رفتم و الحال چند روز شدہ کہ باز بخانہ آمدہ ام۔ احوال حویلی سید اصالت محمود خان روبرو گذارش کردہ بودم و برائے حویلی دیگر متصل آن کہ بہ پرسیدن مالک موقوف داشتہ بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود۔ و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی ہست۔ مالک آن در بریلی ہست، اجازت آن و یقین کرایہ موقوف بر او است۔ لیکن بے ملاحظہ و پسند نہ گفتہ شدہ اگر مرضی شریف باشد با و گفتہ شود۔ یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجرہ دارد و برون دروازہ احاطہ دیگر دارد کہ قابل بود و باش است و اگر در اینجا صورت اقامت خواہد شد بتدریج زمین ہم میسر خواہد آمد کہ دران مکانے ساختہ شود۔ بہرحال تشریف فرمودن دریں شہر سعادتے است کہ خدا میرساند

یک قند ارسال داشتہ، می رسد - پیش ازین زبانی شخصے متشیع شنیدہ بودم کہ کتاب جنکۃ العالیہ فی فضائل معاویہ رض تصنیف است از تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب - ہرچند قائل معتبر بود لیکن فقیر باحرار تمام تکذیب وے کرد، و بہ بعضے مقدمات کذب این خبر ذہن نشین وے کردم - طرفہ اتفاق است کہ در اثنولہ عزیزے پیش راے بہادر سنگھ باز مذکور نمودہ فقیر بارے تکذیب وے ہم کرد - لیکن از بہادر جیو معلوم شد کہ کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجہان آباد پیش من بہ بیع آمدہ بود فقیر گفت کہ پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم - حالا کہ وجود آں متحقق باشد، ظاہرا شیعی کہ فویلٌ للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عنداللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلا گویا بیان حال آنہا است برائے عداوت الیشان این ہمہ درد سر برخود کشیدہ باشد، و فضائل شیخین کہ جمیع محدثین انکار حدیث واردہ در باب وے کردہ اند و نسبت وضع و بطلان بآں کردہ، این چنیں عالم محدث چہ گونہ خواہد نوشت، محض افتراء و بہتان است - بنا برا طلاع گذارش نمود کہ آں مخدوم ہم و مولوی ثناء اللہ صاحب ہم از تصنیفات الیشان بہ تفصیل مطلع اند - از حقیقت حال اطلاع باید فرمود - و بہادر جیو از کتاب مذکور بعض فقرات نقل می کردند کہ ازان کذب صریح معلوم می شد - بعض کلماتے کہ منسوب بہ نواصب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری (ریواڑی ؟) ہم می گفتند کہ از دو سہ معتبر چنین شنیدہ ام - زیادہ چہ عرض نماید -

از خانصاحب محمد علی خان جیو و بندہ محمد وجیہ الدین بندگی التماس است -

Marfat.com

۱۴۹

مکتوب اسدخان بنام حضرت مظہر

۷۴

می رساند کہ تا تحریر این عرضی نہم رمضان المبارک است۔ فدوی مع متعلقان و توابع از توجہ عالی متعالی بہ عافیت است و خبر صحت و سلامتی ذات عالی مسئول۔ از دیر رسیدن نوازش نامہ کہ مشعر بر سلامتی مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق است امیدوار است کہ بجواب آن سزاوار شود۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمدی و دولت النساء مع والدہ و نانی و ہمشیرہا اسم باسم کورنش می رسانند

عرضے

اسدخان

مکتوب برادرِ خواجہ فتح اللہ بنام حضرت مظہر

۷۵

بعد بجا آوردن آداب قدمبوس بعرض می رساند امروز کہ تاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجہ فتح اللہ صاحب و نورچشمان مغلو و حاجی و داراصاحب بہ توجہ آن قبلہ قرین حمد و شکر است و خیریت مزاج مبارک لیل و نہار از جناب او سبحانہ مستدعی۔ احوال سراپا ملال خود را چہ شرح دہد کہ بقلم راست نمی آید۔ آنچہ از مکروہات زمانہ صدمات کشیدہ و می کشد۔ ہوش و حواس مطلق نماندہ کہ التماس

Marfat.com

نماید. بعد مدت پنج سال نوازش نامه متضمن برین سانحه، جانکاه خواجه کامیاب که حق تعالیٰ بیامرزد پرتو نزول افروخته از مطالعه آن حالتے بر دل طاری گشته که همه تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق شد که آسمان و زمین در نظر تیره می نماید. با وجودیکه صعوبات زمانه از چندے لاحق است که یک دفعه آسمان بر سر ریخته و مزهٔ زندگی هیچ نمانده بود چندے ایام زندگی را چار و ناچار که درین بے اختیار است خیلے ببیمزگی بسر می برد که درین اثنا این سانحه ارقام شد. از دریافت آن سخنه ایام زندگی تلخ که خاک برین زیستن خدا داند چه عرصه گشت. سخت بجان کندن بسر خواهند شد. آن قبله گاهی درین مدت این غلام را یاد نه فرمودند، هرگاه یاد فرمود این سانحه ارقام شد. ارقام فرمودن این چه فائده داشت، چرا که اوشان تنها بودند، عیال و اطفال نه داشتند که بنده ازین خبر رسیدن خبرگیران آنهامی شدیم. پس فائده شنیدے که پیش از مردن حالت مرگ معاینه گردید. درین ایام پیری که روز به روز قوی ضعف افزونی دارد. علاوه صدمات زمانه، همچو شکستے آورده که هیچ باقی نه مانده، حق تعالیٰ به تصدق حضرات ایشان سلامت برد. پس پارچهٔ کهنهٔ اوشان به کدام شیخے باید داد، بنده چه خواهد کرد. و دو اشرفی که هستند به اطفال مرزا فتح الله که خیلے در حالت افلاس گرفتار اند و بنده طاقت ندارد که خبرگیر اونها شود. اوشان را بفریبند که مستحق اند و بکار اوشان بیاید. غرض حواس تحریر نداشت که منفصل عرض می گردد. از مزاج کل مردمان محل دیگر تردد لاحق شد. حق تعالیٰ شفاے کامل عطا فرماید. نورچشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوس می نمایند.

Marfat.com

۱۲۳

۱۵۱

مکتوب امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۶

بعرض قبلۂ دوجہان، کعبۂ جاودان سلمہ اللہ تعالیٰ می رساند
قدوی خاک پای امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بعد ادائے آداب
کورنش و بندگی معروض می دارد۔ غلام احوال کارِ خیر عاجزہ فتح محمد
کہ از قدیم واجب الرعایت عالی بود، در دارالخلافہ بجناب عالی
متصل معروض داشتہ بود۔ ارشاد شدہ بود کہ خاطر جمع دارد۔
خدائے تعالیٰ فضل خواہد کرد۔ چون غلامان سوائے ذاتِ شریف
درین وقت ملجا و پشت پناہے ندارد و احوال غلامان این
است کہ بجہتِ نان و پارچہ محنتِ کلّی دارد۔ بجز صبر و شکر علاجے
ندارد۔ از فضل وکرم عالی امیدوار است کہ بحال فدائیت و بندگیِ
قدویان نظر فرمودہ صرف عند اللہ دانستہ این قدر توجہ مبذول باید
فرمود کہ غلامان از کارِ عاجزہ فراغت حاصل گردد۔ بہ دعاگوی عالی
مشغول باشد۔ واجب بود بعرض رسانید۔ زیادہ حدِّ ادب۔
قدوی پیر محمد آداب کورنش بجنابِ عالی می رسانند۔

عرضے

غلامان قدیمی امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد

Marfat.com

مکتوب افضل بنام حضرت منظرؒ

۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ بجناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت مرزا صاحب وقبلہ خداوند خدائگان احقر افضل بعداد اے آداب نیازمندی ہا وسلامہا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی بہ دستور وتشنہ لبی ایں مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشاں نہ بدرجہ ئیست کہ ازیں طرف درچنیں وقت چشم پوشی کردہ جہت اکتساب سعادت بعالی خدمت رسد صرف در بودن خدمت ایشاں ہزاراں سعادتہا دارین مندرج است۔ لہذا در پئے حصول سعادتے از سعادت دنیہ محروم ماندہ۔ انشاء اللہ العزیز ہمیں کہ اندک قوت بیابد وضعف برطرف شود۔ شرف اندوز عالی جناب می گردد۔ امید کہ غایت از توجہ مرحمت سامی ذخیرہ اندوز فیوضات گرد۔ باقی خیریت است۔ ومشتاقان سنت قدوم میمنت لزوم اند۔ لالہ لچھمن سنگھ بہ بندہ ربط قدیم دارد۔ معلی در کار خود یگانہ روزگار است۔ بخدمت زانو نشینان آستانہ خود را خواہد رسانید۔ امیدوارم کہ در حق مشارالیہ توجہ ئی فرمودہ اگر درین لواح یکے بنویسند بہتر، والا در پورب بہر کہ مناسب دانند برائے نامبردہ قلمی فرمایند، و بندہ را بنوازند۔ حضرت قبلہ گاہی را قدمبوس و سلام و محمد منیر و برکت اللہ کورنشہا و اندرون بخانہ

Marfat.com

احقر و محمد مُنیر و بھولی آداب کنیز کانہ می رسانند، و میاں غلام رسول و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔

غالب است کہ نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف بردہ باشند، واگر در انجا باشند سلامہا مطالعہ فرمایند۔ بیارانِ حلقہ نام بنام سلامہا مطالعہ باد، والسلام۔

بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلامہا مشتاقانہ التماس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظہر

۷۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبلہ دوجہانی مدظلہ العالی می رساند۔ فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سہسپور[1] آداب تسلیمات فدویانہ و کورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ معروض می دارد۔ غلام مرتضیٰ خلف نیازمند ارادۂ طالب علمی میدارد و آن نصر الزمان سبب اوقات بہ تمام سرمایان است کہ در قصبۂ سہسپور[2] کسے مدرس نیز میسر نیست۔ لاچار شدہ آن قبلۂ حاجات را مربی و مشفق دانستہ، بجناب عالی فرستادہ، یقین کہ مشرف خواہد شد۔ موقع ضرورت فائض البرکات آنست کہ یک خط سفارش میر کلوجیو عنایت فرمایند کہ میر کلوجیو جاگیر نمودہ در مدرسۂ خود سکونت دہند و یا در لبسولی در مسجدِ خود دارند تا از توجہ سامی بندہ زادہ بمقصود خود برسد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

---

[1] [2] یہ "سہس پور" ہوگا۔ اِس نام کا قصبہ ضلع بجنور (روہیل کھنڈ) میں ہے۔

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشادہم
عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد - تفصیل احوال اینجا در خط سید حشمت
خان صاحب[1] سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحوظ نظر مبارک خواہد شد -
ازیں جہت مکرر بہ تحریر آن مصدع نگردید، دام ظلکم - از اندرون
بندگی می رساند -

برخورداران نام بنام خصوصاً محمد مرتضیٰ خان و والدہ اش
تسلیمات وکورنشات و شکر نسخہ عاسفہ بجا می آرند - عزیزے دیگر
تسلیمات معروض می دارد - از اندرون بہ اندرون دعا معلوم باد -
میاں کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند - برادران در پٹنہ ملاقی شدہ
بودند - الیشان بسیار یاد می آمدند -
نصف محرم روانہ شد -

۸۰

غریب نواز سلامت - نوازش نامۂ فیض مشحون موسومہ
میاں غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار
و مباہات گردید - درین ولا میان روح الامین جیو سمت وطن خود

---

[1] والد میر محمد حسین - کلمات طیبات میں ان کے نام حضرت مظہر کا مکتوب نمبر ۵۹ ہے نیز اسی مجموعے کے مکتوب ۶۴ میں بھی ان کا نام آتا ہے - اور مکتوب ۶۵ میں ان کے انتقال پر تعزیتی کلمات ہیں -

Marfat.com

رفته اند۔ ازین سبب عرض ملفوف نموده ارسال نکرده ، زبانی میان غلام مصطفیٰ جیو آداب کورنش بصد نیاز بجا آورده اند و میان مرتضیٰ مع والده و همشیرهٔ خود کورنش و تسلیمات بجا می آرند۔

مکتوب همشیرهٔ خواجه بادشاه نقشبندی

بنام حضرت مظہرؒ

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی مدظلہ العالی حضرت مرزا صاحب جیو، از طرف همشیره خواجه بادشاه نقشبندی بعد از عرض کورنش و بندگی فراوان معروض آنکه درین روزها معلوم گردیده که حضرت تشریف شریف را طرف سنبهل فرموده اند خاطر متفکر گردید۔ حق سبحانہ و تعالیٰ از کرم و فضل خود بزود ترین اوقات باز بشهر حضرت را بیارد که نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذات آن حضرت بالکل است۔ کیفیت این جانب بجناب عالی روشن است، خصوصاً درین روز ها تنگی و عسرت نهایت ملحق شده۔ امید بر اخلاق کریمانه و مربیانه نموده برخوردار میر بهاء الدین را بخدمت ارسال داشته۔ امید که توجه فرموده مبلغ ۔۔۔ این جانب از سرکار نواب ارشاد خان وصول کنانیده حواله برخوردار میر مذکور فرمایند۔ درین باب غور فرمودن ممد نیت بیکسان است و مشکور عند اللہ و عند الرسول گردیدن است۔ بجز بندگی چه عرض نماید۔

Marfat.com

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت مظہرؒ کے نام

[حضرت مظہرؒ کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدین کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ چنوّ رام جیون، اور بساون رائے بیدار کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھتر مل اور نانک چند کے دو دو اور مُرلی دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نامعلوم ہے مگر اس کے مندرجات سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت مظہرؒ کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نامعلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

اِن مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت مظہرؒ سے عقیدت و اخلاص کا کیسا تعلق رکھتے تھے۔ چنوّ رام نے تو بفراحت خود کو حضرت مظہرؒ کا جانسپار اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرلی دھر کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت مظہر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے

حضرت مظہر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ چھترمل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کہ ل اظہارِ عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درّانی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مرلی دھر کے ایک خط میں شاہ درّانی کے سرہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۱۷۸ھ کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درّانی نے اپنے بلوچ حلیف امیر ناصر کے ساتھ مل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سرہند میں داخل ہوا تھا۔[1]

ایک مکتوب میں لبساون رائے بیدار (یا لبساون لال بیدار) کا ذکر یوں آتا ہے "برخوردار لبساون در امروہہ لبافیت است"۔ لبساون رائے بیدار حضرت مظہر، کے شاگرد تھے۔ سفینۂ خوشگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "لبساون رائے بیدار تخلص، شاگرد مرزا جانجانان مظہر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چندے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دیوان صوبہ رفتہ و الحال باز بہ دار الخلافہ مراجعت کردہ" (ص ۳۱۰)]۔

---

[1] دیکھیے "احمد شاہ درّانی"، سید نفیر احمد جامعی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چُنّو رام بنام حضرت مظہرؒ

۸۲

قبلۂ خدائیگان کعبۂ دوجہان سلمہ الرحمان کمترین عقیدت السیام چُنّو رام بعد اداے آداب بندگی و پرستندگی بجا آوردہ معروض رائے فیض پیرائے میگرداند از استماع نوید تشریف آوردن آن خدائیگان در جہان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیدہ کہ در تحریر و تقریر نمی آید۔ لیکن حیف صد حیف کہ آن حضرت قدر قدرت از سرفراز نامۂ آگاہ فرمودہ، سرفراز و ممتاز نہ فرمودند۔ این قدر بے توجہی بر ہمچو من جان سپاران نباید فرمود۔ آخر خود تربیت و پرورش یافتۂ آن چمنستان ملک۔ چنان ہستند گر کہ دور نہ ہستند۔ آئیندہ از تفضلات کریانہ امیدوار است کہ گاہ گاہ از سرفرازنا سرفراز می فرمودہ باشند۔ زیادہ بندگی چہ جرأت نماید۔

مکتوب جیون بنام حضرت مظہرؒ

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
از کمترین خانزادان جیون بعد اداے آداب بندگی و پرستندگی معروض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط میگرداند۔

Marfat.com

۱۵۱

غلام مع الخیر در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت حالتے وارد بودہ کہ برخدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خواہد بود۔ امیدوار کہ در حال این کثیر الاختلال برتوجہ ظاہری و باطنی فرمودہ ازین مخمصہ نجات بخشند واز جواب عرضی سربلندی فرمودہ باشند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

عرضے

غلام عقیدت پیوند جیون[1]

مکتوب والد لبساون راے بنام حضرت مظہر

۸۴

بعالی خدمت حضرت مرزا صاحب خدائگان فیض رسان نیاز مندان بعد ادائے مراتب نیازمندیہا و آرزوے ملاقاتہا معروض می دارد کہ مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطرِ مشتاق را سرورِ بے اندازہ و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہ، جل شانہ، باین خوبیہاے ذاتی و صفاتی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان با صفا است۔ الحمدللہ والمنہ کہ عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بندہ بملازمت سامی تپا کہا دارد و پیام یاد فرما باشند۔ برخوردار لبساون در امر وہبہ لبجا فیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا بخیریت اند۔ بخدمت نواب ارشاد خان صاحب سلام فرمایند والسلام۔

---

[1] مکتوب ۸۵ میں بھی جیون مل کا نام آرہا ہے۔ اس مکتوب میں غیر مل نے حضرت مظہر کو لکھا ہے کہ "از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند"۔ واضح رہے کہ حضرت مظہر کے حلقۂ تعارف میں ایک "سید جیون" کا بھی ذکر آتا ہے جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے (مکتوب ۲۶

Marfat.com

مکتوبات چھترمل بنام حضرت مظہرؒ

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت ۔ خاکسار سراپا انکسار چھترمل کہ بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است، آداب عقیدت و ارادت بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند۔ چند روز است کہ از سرفراز نامہ با وجود ترسیل عرائض نیاز متواتر یاد آوردہ مرحب کم طالعی خود دانست حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ آن حضرت را بر مفارق ما غلامان ممدود و مخلد دارد۔ قبلۂ من! ہر چند خواستم کہ بجناب عالی مستفید شدہ حصول ملازمت سراسر سعادت نماید لاکن گذاشتہ آمدن کار اینجا را برخلاف بہائے صاحبان صلاح وقت ندانستہ، لاچار بتوقف پرداختہ و یک ماہ دیگر ہم فراغت سفر (میسر) نمی آید۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز باقی ماندہ ماہ رمضان المبارک غلام بجناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد ۔ قبلۂ من! از اخبارات مختلف، خبر آمد آمدِ شاہ درّانی بہ ضلع آن طرف سرہند بسیار شنیدہ می شود۔ آنچہ احوال آن حدود بجناب عالی دریافت بود، بہ غلام اطلاع باید فرمود ۔ زیادہ حد ادب ندید۔

از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند۔

عرضے

غلام چھترمل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت ۔ فدوی چھترمل آداب تسلیمات

Marfat.com

بجا آورده بعرض عالی می رساند۔ سابق ازین دو دفعه عرضی به جناب عالی ارسال یافته، از نظر مبارک گذشته باشد۔ لیکن از تشریف بردن بآن سمت عنایت نامه متضمن خوشی مزاج مبارک صادر نه شده، خیلے طبیعت منتظر و نگران است۔ و فدوی از یک ماه کرز (کسرے؟) زیاده، در داسنه (ڈاسنہ ضلع میرٹھ) استقامت دارد۔ اگر بجواب عریضه سرفراز شود، نوازش نامه بخدمت حضرت شاه کمال صاحب در داسنه شرف نفاذ می شده باشد۔ و فدوی را در هر حال غلام خود تصور کرده، از گوشهٔ خاطر مبارک فراموش نباید فرمود۔ زیاده حد ادب ندید۔ واجب بود بعرض رسانید۔

عرضے

غلام چهترمل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظهرؒ

۸۷

حضرت صاحب خدائگان، قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت بعد تقدیم لوازم نیاز که طریقه نیازمندی و عبودیت است، مشهور ضمیر منیر که آئینهٔ جهان نما است می گرداند۔ والا نامهٔ سامی از روی عنایت عمیم نامزد خیرخواه، اصدار شده بود، شرف صدور ارزانی فرمود۔ از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد، خداوند تعالیٰ آن خدائگان را دیرگاه کرم فرماے نیازمندان داراد۔ در مقدمهٔ مولوی ثناء الله جیو که مع علایق در آنجا آمده اند، سمت تحریر

Marfat.com

یافته بود سعادت اطلاع گشت - برطبق ارقام شریف خط محمد روشن
در مقدمهٔ دادنِ یومیه بلا قصور وماه به ماه بنام گماشتگان
مشارالیه نوشته بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور
خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ درماهه مولوی
از مشارالیه گرفته حاضر وصول کرده ماه رویپیه های دو اوشان
باید کرد که خلیفه معز الله زود بایصال مبلغ رسانیده خواهد داد - زیاده
از فضل وکرم گرامی که بحال این احقر مبذول است بایراد عنایت نامجات
سامی که ذریعهٔ سعادت ومفاخرت است معزز وممتاز می شده باشند
زیاده چه برطراز د - ظلکم ممدود باد آمین برب العباد - فدوی نانک چند
تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند عرض می رساند - غلام تراب الاقدام
خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور
فیض گنجور می رساند وانشاء الله العزیز فردا پس فردا قدمبوس خواهد
شد ومحمد خان ومحمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بعرض می رساند
بوعده معدوده می رسند - وغلام محمد بریمی نیز تسلیمات میرساند
وبخدمت نواب صاحب مهربان مراتب صلابت الدوله بهادر تسلیمات
برسد ویاران طریقه که سعادت مند اند سلام بصد شوق مطالعه
باشد، زیاده -

Marfat.com

مکتوبات مرلی دھر بنام حضرت مظہرؒ

۸۹

حضرت شاہ صاحب و قبلہ فیاض زمان سلامت۔
بندہ مرلی دھر بعد اداے آداب تسلیمات و کورنشات کہ طریقۂ نیازمندان عقیدت کیش است معروض راے بیضا ضیاے میگرداند تا امروز کہ روز دوشنبہ نہم رمضان است بندہ بخیریت مع متعلقان در سرائے ہندوان استقامت دارد، و دربارۂ قدوم فیض لزوم مستجل او سبحانہ، تعالیٰ سببے سازد کہ نوعے دولت قدمبوسی حاصل گردد و تکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابلِ تحریر نماندہ و علاوۂ آن آنچہ شبانہ روز از تفکرہا برحال است۔ چہ عرض نماید۔ حالتِ جان کندنی است مگر از فضلِ او امید است کہ شاید باین تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشند والاّ ماندنِ آبرو بہ نوعے بہ نظر نمی آید ؎

ما ئیم پُرگناہ، تو دریاے رحمتی جائیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

قبلۂ من! علاوہ این ہمہ تفکر باخبرے رسیدہ کہ شاہ درّانی داخلِ سرہند شدند، از استماع این جان در قالب نماندہ۔ یقین است کہ بآن خداوند خبرے معتبر خواہد بود۔ اُمیدوار است کہ بہ غلام مفصل اطلاع باید بخشید کہ چگونہ است۔ اگر ہمچنیں باشد، مردمان را ازینجا برداشتہ جاے دیگر بُردہ شود۔ زیادہ بجز بندگی نیاز چہ عرض نماید۔ میاں پیر علی صاحب بندگی مطالعہ نمایند۔ بھیہ (بھیّا) حکومت راے برادر رام پرشاد کورنش می رسانند، امید قبول۔ عرضے

غلام مرلی دھر

Marfat.com

۹۰۸

دستگیر درماندگان واے سرمایۂ بیکسان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلی دھر بعد آرزوی قدمبوسی معروض
می دارد کہ عرصہ شش ماہ است از لشکر بادشاہ رشتۂ نوکری
غلام گسستہ، باز در بندر ابن بخانۂ خود رسیدہ، و درین عرصہ
آنچہ شرط تالاش است دریغا کردہ شد لیکن ہیچ بہ ظہور نیامد۔ ناچار
بخانۂ خود نشستہ و نظر بر فضل او تعالیٰ داشتہ۔ قبلۂ من!
حالا حالتِ تباہی بہ نظر می آید کہ نزدیک رسیدہ است و بر اسبابِ
ظاہر ہرگز نمی بینم کہ آبرو بماند۔ خدارا مدد و دستگیری کنید۔ و
حالا اسباب یک روپیہ بخانہ نماندہ و دخل یک حبہ نے،
و خرچ روز مرہ می آید۔ درین باب آنچہ ازین تفکری گذرد، بجز
ذات او سبحانہ، تعالیٰ کسے نمی داند۔ قبلۂ من! غلام را بجز ذاتِ
عالی کسے تکیہ و پناہے نیست۔ ناچار شدہ لبعالی خدمت باز معروض
داشتہ کہ این وقت دستگیری است والا حالا آبروے غلام مفت
از دست می رود، و غلام بہ ارشاد عالی بہ عالی خدمت می رسد۔
اگر آنجا یک روپیہ روز را ہم روزگارِ غلام بشود، غلام را یاد فرمایند
کہ در خدمت برسد، و از براے خدا عندالله نظر توجہ در حق غلام
مبذول داشتہ کہ ازین تکلیفات رہائی یابم۔ قبلۂ من! غلام در
حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نمودہ است، توقع
بمزاج عالی گرانی نگذرد و باز ہرگز باین بے حجابانہ معروض نخواہد
داشت و دیگر تا حالتِ تحریر بہمہ وجوہ خیریتہا است۔ زیادہ حد ادب

Marfat.com

نزید۔ در خدمت والدہ صاحبہ و قبلہ کورنش می رساند۔
امیدوار است کہ عنایت در جواب عریضۂ نیاز بدست
دارندۂ عریضۂ نیاز مرحمت باید فرمود کہ بغلام برسد۔

عرضے

فدوی مزلی دھر

۹۱

قبلۂ حاجات، کعبۂ مرادات، فیاض زمان دستگیر درماندگان سلامت
کمترین غلامان حلقہ بگوش ترکیدہر لبد آرزوی قدمبوسی کہ حد و
نہایتے ندارد مکشوف رائے ضیا ضیائے می گرداند۔ امروز کہ روز جمعہ
تاریخ سیوم جمادی الثانی است، غلام در الوچہ کہ از خورجہ شش
کروہ است بخیریت رسیدہ است، و در یاد قدمبوسی آن ذات
فائض البرکات مشغول۔ اگرچہ این دولت و نعمت در ظاہر باین غلام
میسر نیست۔ لیکن روز و شب در دہیان این چشمان را بران قدمہا
می ساید و شکرہا بجا می آرد و ہمین آرزو است کہ روزے او سبحانہ
تعالیٰ این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کشش مکش زمانہ توقع
زندگی ہم از دست رفتہ، بارے بہرحال شکر است ؎

راضی بہ رضائے دوست می باید بود + در ہرچہ رضائے اوست می باید بود

امید از ذات فائض البرکات آن دارم کہ قلم عفو بر گناہم کشیدہ ہمارہ
توجہ دلی در حق غلام مبذول می شدہ باشد کہ درین صورت توقع بہبودی
در جہان است۔ و قبلۂ من! بندہ حال سخت ناچار شدہ از خانہ
برآمدہ است، اسپ سواری کہ بود قرض خواہاں گرفتند۔ ناچار بہر صورت

Marfat.com

که شد از خانه برآمده ام و ارادهٔ لشکر نواب نجیب الدوله بهادر دارم
او سبحانه تعالے فضل فرماید و دستگیری کند که آبرو بماند ،
والّا نه یا قسمت ۔ وعنایت نامی که بدست برادر شام لعل
مرحمت فرموده بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت ؎

عنایت نامه را چون برکشادم + گهے بردیده گه برسر نهادم

او سبحانه تعالے آن ذاتِ فیاض زمان را باین نوازشها دیرگاه بر
سر ما غلامان سلامت باکرامت نگاه دارد که ، همین آرزوست ۔ زیاده
نیاز و بندگی ۔ درخدمت والده صاحبه معظمه مکرمه کورنش نیاز قبول باد
درخدمت میاں پیر علی صاحب بندگی ۔

عرضے

کمترین غلامان مرلی دهر

Marfat.com

مکتوباتِ نامعلوم بنام حضرت مظہرؒ

۹۲

حضرت صاحب و قبلۂ خدائگان، کعبۂ دوجہان سلمہ الرحمٰن بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیدہ می آید۔ نوازش نامۂ عنایت آمود مع چند عدد سیپاری و سرہای سنبہل کہ از راہ خانہ زاد پروری عنایت شدہ بود، بوصیلہ حقیقت سمر دعوی مماح کہ در حسم سعی صدرا کسب (کذا) پیدا می کند شرف ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ آداب تسلیمات این عنایات بے غایات بجناب فیض مآب باریابان حضور کرم ظہور می رساند، قبول افتد۔ خداوند من! درین مدّت سوائے ذات والا صفات ہمہ عالم دنیا را سیر نمودم و آنکہ حقیقت را ے بار بار می گوید کہ بخدمت این خانہ زاد حاضر شوم، درین جا آمدہ، چہ خواہد کرد۔ امیدوار فضل و کرم آنست کہ بوجہے مشار الیہ را ازین ارادۂ خام باز دارند۔ اگر از ارشاد آن حضرت صاحب قدر قدرت نامبردہ باز می ایستد، از ادائے شکر این بر نخواہد آمد۔ امّا چنان نشود کہ ہنگامہ برپا گردد۔ چنانچہ کہ حضرت صاحب دو ماہ (قبل) این مرد کہ را باز

Marfat.com

داشتند، همان قسم باید داشت لاله صاحب مرحوم لاله امرناتھ ازین واقف هستند و نادان (نالان) اند و نام عمل (کذا) را می دانند، از نامبرده هیچ مذاکره نکنند۔ زیاده حد ادب ندید۔

۹۳

میرزا صاحب مهربان قدر دان سلامت۔ مدتها گذشت که دل برای استماع خیر خیریت نگرانیها دارد۔ هر چند سدهای راه عذر خواه است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد۔ او سبحانه تعالیٰ ذات سامی را سلامت با کرامت دارد که جهان آباد نزد ما معمور است۔ از نور الهدیٰ و نور العلیٰ و نور المصطفیٰ آداب نیاز قبول فرمایند هر کدام متاهل و صاحب اولاد است۔ نور الهدیٰ که فیض نظر شریف دریافته، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در نقاوت و تقاوت بالغ بمبلغ الرجال است و گوشهٔ چشمے سوے دل هم دارد۔ نور العلیٰ شرح تجرید و حاشیه قدیم مع لوازم و مصالح بود۔ نور الهدیٰ باستعداد بمرافقت جماعة از طلبه می خواند۔ نور المصطفیٰ بغایت خام ماند، از شرح ملا شرح وقایه ترقی نمی کند۔ دعا فرمایند که او سبحانه، تعالیٰ همه را جامع مراتب ظاهر و باطن کند۔ اگر کسے از اصحاب که فقیر را دیده باشد و زمانه فرصتی او را داده باشد سلام او را رسانند۔

و از اهل بیت به اهل بیت سلام رسانند و بر تفصیل احوال اطلاع بخشند۔

زیاده از شوق چه نگارد۔ والسلام

Marfat.com

~~۱۶۹~~

۹۴

صاحب مہربان میرزا جانجانان جیو اعلیٰ الاعز الدائی الی الخیر خلاصۃ الارواح، نیر المشکوٰۃ والزجاجۃ والمصباح، شمس الحق والدین نور اللہ فی الاولین والاخرین سلامت، بعد تمنائے دریافت سعادت قدمبوس و بندگی مکشوف ضمیر انور می گرداند۔ احوال بفضلہ معروف شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روز یکہ از اینجا تشریف بردہ اند، دل بے اختیار مشتاق است۔ ایزد تقدس و تعالیٰ فضلِ خود فرماید۔ اگرچہ دل فدوی بندہ بحصول دولت صحبت برگان نمی خواہد لیکن علاقۂ دنیا نمی گذارد۔ اکثر بخاطر می گذرد کہ دامن از دنیا برافشاند۔ درین مقدمہ صلاح محمد اکبر ہرچہ اقتضاء فرمایند۔ اگر ماخوذ عند اللہ نشود، ارادہ است، ہرچہ ارشاد شود، از دوست نشان دار عارف خان اخوند جیو و صاحبان دیگر ہمراہ صاحبے آمدہ بودند۔ اسمِ آن فراموش شدہ، بخدمتِ آن سلامِ نیاز موصول باد۔ زیادہ بندگی۔

۹۵

بجناب ارشادمآب، قبلۂ اہل تحقیق وکعبۂ صاحب تدقیق ابلغ تقدیم مراسم نیاز و آرزومندی معروض می دارد عریضۂ نیاز مشتمل بر احوالِ خود مصحوب تیمر خان از آشنایانِ میاں محمد افضل تحریر نمودہ بود، شاید بجنابِ عالی نہ رسیدہ باشد۔ از استماعِ خبرِ میمنت اثر قدوم مسرت لزوم مسرت فراوان و نشاط بے پایاں

Marfat.com

رو نمود۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً طیباً کثیراً۔ دریں ولا اکرام اللہ را در زیرِ بغل دُنبل شدید پیدا ست کہ سببِ آن تپ دارد و در خانۂ او نیز بیماریٔ تپ است، لہذا مقصر ماند، والا قدم را از سر ساختہ بخدمت می رسید۔ و انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحت دست می دہد بجناب فیض مآب خواہد رسید۔ و ایں خادم دیرینہ را روز بروز انحطاطِ قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسبابِ سواری میسر نیست، ولے آرزوے قدمبوس بسیار دارد۔ اگر آمدنِ امروہہ ارادۂ عالی باشد، اگر سواری آنجا مستعار بہم رسد، بہ سعادتِ قدمبوس مشرف گردد۔ میاں جلال الدین حکیم در فضلِ ذکرِ جہر رسالہ نوشتہ، آن را فقیر ملاحظہ کردہ کہ در تحریرِ حدیث غلطی نمودہ است و در فضلِ ذکرِ جہر ادعاے محض کردہ است، و طعن در پردہ بہ میاں محمد اعظم قدس سرہٗ [1] نمودہ، بلکہ بجناب حضرت مجددؒ نیز۔ لہذا فقیر رسالہ در فضلِ ذکرِ خفی کہ از تفاسیر بیضاوی و عمدہ و نیشاپوری و جلالین و بحرِ مواج و مدارک و تفسیرِ حسینی و غنیۃ الطالبین و رشحات استنباط نمودہ، قریب دو جزء تحریر کردہ، جزء اول بجنابِ عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔ اکرام اللہ و مکھو و جکھو و فرحت اللہ و ہمہ مردمانِ خانہ بندگی می رساند۔ و سیاہی و قلم و کاغذ بسیار ناکارہ است، قابلِ تحریر نبود۔

---

[1] شیخ محمد اعظم خلیفہ حضرت حاجی محمد افضل رح۔ "مزار شیخ محمد اعظم رح در بلدۂ بھرانو (بھراؤں) است"۔ دیکھیے مقامات مظہری ص ۲۵

بجناب ارشاد مآب..... غلام بمعہ متعلقان بتوجہات آنقبلہ بعافیت است۔ وسلامت ذات فائض البرکات برمفارق ما غلامان مسئول ازجناب اوسبحانہٗ تعالیٰ می نماید۔ غلام متعلقان را درین مقام آوردہ است، وخود تمام روز در دیوان خانہ نشستہ می ماند۔ یاران طریق ہردو وقت می آیند، توجہ ذکور واناث از بست زیادہ می شود وگاہے قریب سی ہم شود۔ وچار پنج شش ہم می شود۔ و امروز نہ روز شدہ کہ نواب صاحب ومیاں ظفر علی خان صاحب وارشد خان صاحب ودیگر اعزہ از پسران ومتعلقان نواب صاحب بہ بسولی تشریف بردہ اند۔ خبر است کہ در دو سہ روز خواہند آمد۔ و روشن خان در شتاب دارن در ماہہ چیزے تکاسل می نمرد۔ لہذا غلام مقرر نمود کہ ہر روز گرفتہ باشد چنانچہ آن قبلہ ہم ہمین طور ارشادی فرمودند۔ بہ برکت توجہات آنقبلہ حق سبحانہٗ تعالیٰ در معاد ومعاش غلام برکت عطا فرماید۔ آمین۔ اخون روزے در آوردن زریومیہ و دیگر امور غلام بسیار سعی می نماید۔ امیدوار تفضلات است، و دیگر ہمہ یاران طریقہ بہ غلام اخلاص می نمایند و دیر شد کہ بورود عنایت نامہ و اطلاع اخبار عافیت آثار آن خداوند الیمان نیافتہ، و دیگر ہمہ عافیت است۔

.....اللہ

۱۲۴

۹۷

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظله، و لطفه،

بعد عرض نیاز می رساند که حق شیخ محمد عظیم در مقدمهٔ حویلی ثابت شد که میر حمزه وغیره بحضور سامی ادای شهادت کردند - لیکن تا حال بحق خود نه رسیدند - اگر توجه سامی بلیغ بحال ایشان مبذول شود - دراندک توجه کامیاب می شوند، و در سهولت طرف ثانی که جماعه کثیر از نهایت گمراه می شوند - اولا بمحب الله خان نگاشته شود که ناواقف حمایت آنها نسازد و این مقدمه را بعلماء سپرد نماید - هرچه بموجب شرع شریف انفصال شود، طرفین اطاعت سازند - محمد خان و خلیفه شیخ فیض الله درین باب بتوجه سامی ممد و معاون بدل وجان شوند ..... اسلوب خواهد شد - مدآنچه زبانی مرزا اسدالله بیگ صاحب گذارش سازند، متوجه شده باید شنید و قبول فرمایند -

۹۸

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظله، و لطفه،

بعد عرض سلام نیاز گذارش می سازد، شیخ محمد عظیم و میرآ باری که وطن قدیم در سنبهل می دارند چنانچه حویلی جد ایشان در چودهری سرائے مقرر است و از مدت مستغانی اند، کسے بحق نمی رسانند - الحال که قوم میمنت لزوم باتفاقات حسنه واقع شده، امید قویست که بتوجه سامی بحق خود برسند - البته توجه فرموده بود لیکن چون توقف

بود ، تا حال بہ انصرام نہ رسیدہ ، گویا بر توجہ عالی موقوف بود و کلمہ از زبان مبارک بہ محمد خان صاحب و خلیفہ فیض اللہ جیو فرمودہ دہند ۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق بحقدار خواہد رسید۔ و ازین مقدمہ نواب صاحب نواب ارشاد خان صاحب ، امام الدین احمد خان صاحب خوب وجہ مطلع اند ، مفصلاً گذارش خواہند ساخت ، بعرض قبول افتد۔ زیادہ حد ادب بخدمت ملزمان خدمت شریف سلام شوق مطالعہ باد۔

۹۹

حضرت سلامت۔

عنایت نامہ چہرۂ وصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف مسرتہا اندوخت ۔ شفقت نامہ کہ سابقاً اصدار شدہ بفقیر نہ رسیدہ قدوم میمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت کہ تا تشریف داشتن درین ضلع ہر چند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتے حاصل وقت می شود کہ جز بزبان ذوق املائے آن ممکن نیست ۔ بعضے از اعزہ کہ (آیت) کریمہ وَمَن یَکسِب خطیئۃ او اِثماً ثم یرم بہ بریئاً فقد احتمل بہتاناً و اثماً مبیناً ۵ درشان امثال این ہا وارد است انچہ اظہار کردہ باشند از پاک طینتی آن ہا دور نیست

اصل آنست کہ شفقت سامی بحال بے حال می بیند ، حسد بران می دارد کہ چنین امور ظاہر سازند تا مگر بنابر فتنہ ایشان حجاب ۵ سائی خاطرہا گردد ۔ مخدوم من ! محبتے کہ برائے امور دنیاویہ باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاہر است ، و خلتے کہ برائے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن ناممکن ۔ و ہر چیز روایت را اثرے

Marfat.com

می باشد، لیکن (آیت) کریمہ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا روایت فاسق را کہ فسق وے منصوص کلام مجید است، از درجۂ اعتبار ساقط می گرداند۔ سخن از دائرہ ادب بیرون رفت، لیکن حدیث اِنّ لصاحب الحق مقالاً عذرخواہ من است۔ بہرحال امیدوار عفوم۔

اجازت نامہ عنایت باید فرمود و اسناد از شاہجہان آباد رحمت خواہد شد زیادہ حد ادب۔ خان عزیز از جان محمد فقیہ الدین خان سلام التماس می دارند و محمد علی خان صاحب نیز۔ حافظ طیّب کہ در سلسلہ داخل شدہ بود، سلام نیاز معروض می دارد۔

۱۰۰

ہو الغنی

حضرت سلامت! بعد اداے آداب بندگی و قدمبوس کہ شیوۂ نیازمندان است، بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رسانند۔ این احقر العباد از فضلِ او سبحانہ، جل شانہ، تا الی یوم مع متعلقان و متوسلان بہمہ وجوہ خیریت دارد و خیریتِ ذات عالی صفات شب و روز مطلوب و مرغوب است۔ شاہ ابو الفتح صاحب سلمہ ربہ عریضہ بجناب عالی متعالی ہمراہ عرضی فقیر فرستادہ اند۔ توقع ازان جناب است کہ جواب عریضہ ایشان قلمی فرمایند کہ از قلمی فرمودن دوستی کہنہ نو می شود و مدتہاے مدید گذشت کہ از توجہ گوشۂ خاطر عالی یاد نفرمودہ اند کہ از دیدن عنایت نامہ مشکین شمامہ اطمینان خاطر ازان متصور است و یاد آوریِ ہیچ مدانِ عاصی غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی ہر دو جہان است۔ حق تعالیٰ ذات عالی صفات را بر ما بیکسان دیرگاہ سلامت دارد، بصدقۂ حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۱

باسمہ سبحانہٗ

حضرت سلامت!

ادائے آداب بندگی وتسلیمات وآرزوے قدمبوس والا بجا آوردہ، بجناب عالی متعالی می رساند کہ این احقر بتاریخ سیزدہم جمادی الاولیٰ بخانہ رسیدہ وانشاءاللہ تعالےٰ تیاری اسباب سرمانمودہ بسعادت قدمبوس والا می رسد۔ ممتازی وسرفرازی ہردو جہان حق سبحانہٗ جل شانہٗ بزودی نصیب کناد۔ پیشتر احقر العباد از پیلی بھیت عریضۂ شاہ ابوالفتح بخدمت فیض اللہ خان صاحب سلمہ ربہٗ فرستادہ بود، ایشان ہمراہ عریضۂ خود مصحوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانہ نمودہ اند۔ بعدہ دریافت گردید کہ آنحضرت در سنبھل تشریف فرما شدہ اند۔ باید دید کہ آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نہ۔ حالا باز زیرک آدم سرکار خود روانہ کردند۔ این احقر نیز عرضی نمودہ ہمراہ عریضۂ خان صاحب مذکور ارسال داشتہ، امید کہ بنظر مبارک خواہد گذرانید۔ تمنائے قدمبوس عالی از احاطۂ تحریر بیرون است۔ تا کجا نویسد۔ زبان قلم جوا ممزداست۔ آنہم قاصر البیان افتاد۔ پس بہ تحریر وتقریر نمی رسید۔ آخر الامر از درگاہ مجیب الدعوات دعائے قدمبوس والا کہ مسرت افزاے ہوش وگوش است، وسعادت دارین دران ہویدا ست۔ بہ نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد۔ زیادہ زیادہ بندگی وقدمبوس عالی معروض باد۔ حضرت والد صاحب میرسایند واز خادم حسین نیز قبول باد۔

Marfat.com

۱۰۲

حضرت سلامت۔

پس از ابراز تمنائے ادراک سعادت قدمبوس شریف کہ شریف ترین متمنیات است بعرض می رساند باستماع نوید قدوم میمنت لزوم درین ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ، انشاء اللہ تعالےٰ دولت حضور ہم میسر خواہد آمد۔ از احوال خیر اشتمال صحت مزاج وہاج اطلاع باید فرمود۔ و اسناد ہفت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصنِ حصین و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت آں فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے بیان اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودۂ شریف بجا آوردن سعادت، علاوہ این مرد بشمول کمالات محلی و یکجا بودن این چنین اشخاص مغتنم۔ لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ درین ایام در سرکار رئیس این ملک تغیر و تبدیلی در سپاہ ماند و ہنوز ہست، فرصت گفتن برائے کسے نبود ازین سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است، ہمین کہ فرصت یافتم برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز۔[1]

از بندہ محمد فقیہ الدین بندگی التماس است۔ تشریف فرمودن بمراد آباد، رفتن خانصاحب قبلہ در سنبھل بخدمت شریف، و محروم ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہے کمال تاسف و محمول بر کم سعادتی خود گردید۔ او سبحانہ، سببے سازد کہ تلافی آں بوجہ احسن تواند شد۔

---

[1] یہاں تک بلتوب، نا معلوم الاسم مکتوب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد بطور تیس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے بھی چند سطریں ہیں۔

Marfat.com

۱۷۷

۱۰۳

حضرت سلامت! لبعد عرض کورنش بعرض اقدس می رساند۔
للہ الحمد تا تحریر کہ پنجم ماہ است احوال غلامان مقرون بحمد است
و صحت و سلامتی آنجناب روز و شب مطلوب۔ سابق احوال خود
را مفصل بعرض رسانیده، دریں ولا امروز کہ پنجم ماہ است
جناب عالی غلام را در سواری طلب فرموده مخبرے ارشاد کرده، پیش
یک درویش برائے جواب سوال فرستادند۔ از نجا ہرگاہ آمدم۔ باز
طلبیده، مقدمۂ انجا را مفصل شنیدند، و وقتِ شام پیش نواب
احمد خان برائے کارے فرستاده بودند بلکہ ازانجا چیزے حصول
ہم شد، و در ظاہر، ہیچ ملالت جناب عالی با غلام ازو قدرے ندارند
چون سفارش غلام از ہیچ کس نخواسته بود، خود بخود این تفصیل
شد۔ ازین جہت معلوم می شود کہ از باطن ہم صاف باشند۔ این
ہمہ را از تفضل آنجناب دانسته، اداب از صدقِ دل بجامی آرد۔
او سبحانہ، جناب عالی را دیرگاہ برسر غلامان سلامت دارد۔ آمین
یا رب العالمین۔ احوال غلام امام بدستور است۔ آمد و رفت
در بار موقوف است، بلکہ ہیچ کس .....
ہمہ مردم اینجا خورد و کلاں عرض کورنش می رسانند، قبول باد۔

۱۰۴

باسمہ سبحانہ،
حضرت سلامت! بعد اداے آداب بندگی و قدمبوس بجا آورده

بجناب عالی متعالی می رساند که رسیدن احقر از سبب بے اسبابی سرما میسر نشد۔ انشاءاللہ تعالیٰ کہ آنحضرت بدہلی تشریف برند در سنبھل والا در شاہجہان آباد خود را البتہ خواہد رسانید۔ عنایت نامۂ عالی کہ بنام شاہ ابوالفتح صاحب قلمی فرمودہ بودند روانہ کردہ شد، و مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستادہ است۔ باقی مختاراند۔ شش ماہ شدہ کہ از خانۂ حافظ رحمت خان دامے در مے نیافتہ است۔ درین شش ماہہ چہار ماہہ در برسات ضبط نمودہ، و دو ماہ شدہ چاکری نو صحیح کردہ اند، تصدیق تیار نشدہ، ازیں سبب تصدیع خرچ بسیار است۔ این تکلیفات باعث کم سعادتی شدہ۔

افسوس صد ہزار افسوس، قدمبوس میسر نشد۔ حق تعالےٰ بزودی قدمبوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی نوشتہ نشد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ زیادہ آرزوے قدمبوس است۔ درخدمت نواب صاحب سلام و اشتیاق رسانند۔ بخدمت میاں علی نظر ولی نظر وغیرہ صاحبان سلام دعا خواہند۔

حضرت سلامت! منگنی ہمشیرہ زادی این عاصی کہ با میر بہرہ مند شاہ جیو شدہ، میر معزاللہ برائے فروختن اسپ خود دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلدۂ سنبھل ہم برسند احیاناً امرے رجوع نمایند، تفضل بہ دل

Marfat.com

خواہند فرمود کہ در حق این سراپا معاصی خواہد بود۔ زیادہ بندگی قبول باد۔ مردم محل وغیرہ ہمہ بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند و برائے ملازمت کہ در خدمت شریف برسند تفضل خواہند فرمود۔

۱۰۶

حضرت سلامت! بعد تشریف بردن حضرت بسمت سنبھل بحسب آبشخور بہ بہانۂ تلاش روزگار در فراق یار بایں دیار رسیدم۔ اگرچہ در لکھنؤ بسعادت ملاقات این خاکسار مستور گردیدم و او ہم ہرچند بخاطرداریہا کہ زائد التحریر و تقریر است پرداختہ، برفاقت خود بجد شد، لاکن بحسب قسمت بخاطر ناقص و نافہم نرسید۔ و رفاقت اوشان کہ در ہر صورت رفاقت مین بود اتفاق نشد و نیز برطبق ارشاد تن برفاقت معدن مروت و اتحاد میرزا بندے علی خان نداد۔ الحال کہ این جا در ہر صورت خفگی ہا عاید حال است۔ لاچار خود را بدیار بنگالا خواہم کشید، یا لبب کشش حضرت بقدمبوس خواہم رسانید۔ بندگی آشنایان و خویشان زمان کہ دیدن صورت ایشان نقصان جان زیان بیگمان است و حالتے کہ تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیدہ لبعرض خواہم رسانید۔ درین دیار بقول حضرت ؎

اگر از پا در درآیم ہیچ کس دستم نمی گیرد
بمرگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گیرد

پس ازیں دیار بیگانہ رخت اقامت خود را بستمے کشیدن صلاح می دانم و نیز در پنجۂ دیگر ظالمے گرفتار شدہ ام۔ خدا حافظ و ناصر است۔

Marfat.com

دعائے درحق این دردمند ضرور است و تا حصول دولت قدمبوس، اگر بعنایت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود، و غلام صمیم و قدیم انگاشت و بے حصول قدمبوس خاطر فاتر متردد می باشد۔ زیادہ حد ادب ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ دارالخلافہ شاہجہان آباد و نگاہداشت میروم شرقاً و غرباً، اگر بنا بر پرداخت غلام کہ در ہر حال مرکوز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب معز اللہ مذکور درمیانِ دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر حال مدعا است، میسر آید۔ چندے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔ آرزوے خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت و سعادت است

۱۰۷

حضرت سلامت!

تمنائے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید او سبحانہ، زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فاتر بہ اطلاع اخبار صحت و سلامت متعلق می باشد۔ اُمید کہ احقر را یکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ اصدار عنایت نامہ ہا معزز دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ ہمتے مصروف حال احقر فرمایند، تا فتح یابی رو دہد۔ و لِلْأَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِ نَصِيبٌ۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان ج

Marfat.com

۱۷۳

بندگی می رسانند۔

۱۰۸

هوالعزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوے قدمبوس که زیاده از تحریر و تقریر است معروض می دارد که الحمدلله بتوجه جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید۔ چون در ایام روانه شدن کمترین از شاهجهان آباد آن خدا نگهان در سنبهل تشریف داشتند، لهذا آرزوے دیدارِ عالی بدرجهٔ در دل باقی ماند که چه عرض نماید۔ حق تعالیٰ بحسب دل خواه باز میسر آرد، آمین۔ ومراقبهٔ قسمیکه ارشاد شده بود، هر دو وقت بفضل الٰهی می کند تا حال ناغه نشده از توجهٔ باطنی پیر و مرشد برحق صفاے کامل بر دل معلوم می شود و بے خیال هم اسم ذات جاری می باشد۔ و بمدینت عمومی صاحب و قبله که در پانی پت رسیده بود، چون در انجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جهت در وقت مراقبه رسیدن شد، اگر درین شهر کدام بزرگ داخل طریق باشد، ارشاد شود تا وقتِ حلقه حاضر می شده باشد۔ و نوازش حضرت در همه جا و همه مکان است، در وقت حلقه نظر توجه در حال این غلام کمترین هم شده باشد امیدوار فضل و کرم که تا حصول سعادت قدمبوس که عین آرزو است، به نوازش نامه گاه گاهے سرفراز می شده باشد که موجب بنده نوازی است.

و بر کارے که تعلق با ضلع پورب داشته باشد۔ باین کمترین که غلام جناب عالی است ارشاد می کرده باشند تا در سرانجام آن سعادت خود حاصل نماید۔ زیاده جز آرزوے قدمبوس چه عرض نماید فقط کم ممدود برب الجنود

۱۸۳

۱۰۹

بعرض عالی می رساند۔ قبل ازین عریضہ نیاز درجواب نوازش نامہ مع خیر خیریت محبوب آدم حضور ارسال داشتہ، از نظر کرامت مظہر گذشتہ باشد و حسب الارقام عالی معلوم شدہ بود کہ سوائے یک خادم در حضور حاضر نیست چنانچہ محمد مراد از ہمان وقت ارادہ داشت کہ خود را بجناب عالی فیض مآب رساند۔ درین ولا مشار الیہ ازین جا روانۂ حضور شدہ، عن قریب سعادت اندوز قدمبوس خواہد شد۔ و جمیع خورد و کلان و خادمانِ اینجا بخیریت اند و آداب کورنش بجا می آرند۔ و رقیمہ ہائے وحید الدین خان صاحب وغیرہ حوالۂ محمد مراد نمودہ شد، بہ نظر کیمیا اثر خواہند گذشت۔ و میان صاحب ہمراہ جہری جہت زیارت حضرت خواجہ معین الدین قصد دارند۔ اغلب کہ از تشریف فرمودن بعد عرصۂ یک ماہ و چند روز تشریف خواہند آورد۔ و عریضہ علیحدہ میاں صاحب بہ سبب حاضر نشدن میاں روح الامین جیو مرسل نہ شد۔ و آداب بندگی بجا می آرند و مردمان اندرون محل بہمہ وجوہ بخیریت اند۔ از فضل الٰہی مزاج بہمہ وجوہ خوب است۔ آداب کورنش بجا می آرند و کنیز کان و دیگر خورد و کلاں نیز بندگی و کورنش می رسانند۔ و تشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماہ بر ہمہ معلوم است۔ دیگر بہمہ وجوہ خیریت است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۱۰

بعرض عالی می رساند۔ نوازش نامۂ عالی مرقوم بست و پنجم جمادی الاول بتاریخ بست و نہم روز سہ شنبہ شہر مذکور نزول اجلال فرمودہ معزز و مرہون

Marfat.com

ساخت ۔ارقام شدہ بود کہ آخر ماہ جمادی الثانی مراجعت این سمت فرمودہ خواہد شد ۔ از استماع این نوید فرحت جاوید ابواب خرمی بر روی نوید طلبان کشود ۔ واز دریافت شفای خادمان حضور و تشریف بردن نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان جیو واز رفتن محمد انور وملاں نسیم و ناخوشی طبیعت خود بدولت ملالت بخاطر راہ یافتہ، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندہاے حضرت و بندہ در دل جوئی و اصلاح مزاج اندرون محل و استمالت میاں پیر علی و خبرداری بہولی حاضر است، احتیاج ارقام نیست ۔سابق کہ تہمان سوسی مصحوب محمد رفیع غایت شدہ بود، باندرون محل رسید۔ وآدم اجورہ دار ازا نجا فرستادن احتیاج نبود، چراکہ مصمم بود کہ آدم ازا نجا مع عرائض فرستادہ شود ۔ وخط برادران خواجہ کامیاب مرحوم تا حال نہ رسیدہ، وقتیکہ می رسد ارسال حضور خواہد نمود، و بعد آن موافق ارقام بعمل خواہد آمد، احتیاج تفصیل نبود کہ معروض دارد۔ انشاء اللہ تعالیٰ بوقت تشریف فرما شدن در ماہ حال از روے فرد حساب ہمہ مکشوف خواہد شد۔

۱۱۱

بعرض می رساند تمہیدات لوازم رسوخیت و فدویت نیازمند کہ باحسن وجہ برمرأت ضمیر منیر مرتسم و منقش خواہد بود روز بروز افزون تر است، از احاطۂ تحریر و تقریر بیرون دانستہ بہ ادائے شکر توجہات و تفضلات کہ از قدیم معروف بحال این فدوی از آنجناب است باین دو حروف ظاہری اکتفا نمودہ، توقع از خدمت شریف است کہ توجہ باین نیازمند فرمودہ تا حصول قدمبوس کہ آرزوے دل است بہ برآرد۔ نوازش نامجات کہ ذریعۂ سعادت و مفاخرت است۔ سرفراز و ممتاز می فرمودہ

Marfat.com

باشند۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رسانند۔ میاں محمد مراد نوید صحت وسلامت ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمۂ دعا رسانیدند۔ ازین معنی از کمال انبساط و تفاخر برخود بالیدہ۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ذات مقدس را دیرگاہ سلامت دارد۔

خانصاحب مہربان عبدالرحمان خان بیکار معزول صدارت بہ مقتضائے تفضلات حضرت کہ برین غلام مبذول است ونیز باعث تقریب ایشان در آنجناب است، عرضی نوشتہ حوالۂ غلام نمودہ چنانچہ بلفوف این عرضی ارسال داشتہ۔ اگر مناسب وقت باشد توجہ باید فرمود۔ غالب کہ بہ برکت توجہ حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد و مسموع شد کہ لالہ مشتاق ے جی باز ترک رفاقت نواب عالی جاہ کردہ، بہ بریلی رفتند۔ خط لالہ مذکور نہ رسید کہ مفصل معلوم شود۔ آنچہ بسمع مبارک نیز رسیدہ باشد۔ آنچہ کہ تدبیر اصلاح در مزاج مبارک مقرر شدہ باشد، بہ بندہ نیز ارشاد شود کہ بسیار قلق دارد۔ زیادہ بندگی ونیازمند۔

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبلۂ کونین، کعبۂ دارین مدظلہٗ العالی می رساند کہ تا تحریر عرضی کہ بست ویکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است و سلامت وصحت بندگان عالی از جناب او تعالیٰ مسئول دارد۔ بخدمت نواب صاحب وقبلہ حاضر است واز ظرف علی صاحب آنچہ کہ مقدور است در بندگی و جانفشانی

قصور ندارد و اشفاق مولوی صاحب تا کجا معروض دارد۔ شمائل نبوی بخدمت ایشان سند می کنند۔ او سبحانہ، بہ اتمام رساند۔ شش روپیہ بغایت آخر رجب در ماہہ معلومہ ارسال داشتہ، بمشار الیہ خواہد رسید۔ میاں محمد صالح سہ روپیہ بدست محمد مراد جیو بخانۂ خود فرستادہ بودند۔ رسید خانۂ اوشان نیامد۔ اگر بغلط بخانۂ بندہ رسیدہ باشد، سہ روپیہ ازین مبلغ بخانۂ مشار الیہ و سہ روپیہ بخانۂ غلام عنایت خواہد شد۔ احوال حکیم قطب الدین صاحب ہیچ معلوم نیست۔ و رسید رضائی نہ نوشتہ اند۔ زیادہ امیدوار عفو آنصاحب است۔ والدہ و ہمشیرہ و اطفال مع مادر آداب کورنش می رساند۔

۱۱۴

بعرض عالی متعالی بعد اداے آداب بندگی و مراسم پرستندگی می رساند بفضل الٰہی در این جا بجمیع وجوہ خیریت است و عافیت عالی خواہان است نوازش نامۂ مرقوم ہفتم این ماہ مضمر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت سمات و رسیدن قاصد اجیر با عرایض اینجائے مصحوب پنو آدم بکار سرکار نواب صاحب شرف ارزانی فرمودہ مفتخر ساخت۔ در مقدمہ روانہ نمودن قاصد اجیر ازان جا۔ بنا بر اضطرارے کہ خدا داند کے کسے ازینجا رسد مرقوم بود حقیقت اینست کہ وقت عزیمت ارشاد شدہ بود کہ آخر ماہ قریب سلخ آدم خبر خیریت خواہند فرستاد۔ چون قبل از ارشاد مذکور آدم ازانجا رسیدہ۔ اکتفا اکتفاے حالاتے مصحوب او نمودہ، پس درین صورت لاچار است والا نہ بسلخ ہر ماہ آدمی ازانجا روانہ می ساخت، چہ معنی دارد کہ بخلاف ارشاد بعمل می آید۔ و اہمال بفرستادن آدم می کرد، و نیز ارقام بود کہ بہ بست و پنجم این ماہ خبر خیریت آنجا خواہند فرستاد۔ و اگر ہمین پنو آدم مرسول زود روانہ شود ما بدست ہمین

Marfat.com

نویسند که غرهٔ رجب قصد آنطرف نموده آید۔ چنانچه امروز که هفدهم این ماه
همان بنو آدم آمده ظاهر نمود که فردائے هژدهم است۔ روانه آنطرف می شوم
بنابر بموجب ارشاد عالیض اخبار عافیت ایجائے مصحوب او حواله ساختم
خواهد گذرانید و به همین آدم مکتبی گشته فرستادن دیگرے را موقوف نمود۔
وچون مرقوم بود که از طرف مردم محل غیر از بندگی پیامے نمی باشد۔ بنابرآں
اوشان علیحده بلفوف نیاز نامه ارسال داشته اند۔ بنظر اقدس خواهد
گذشت و از اظهار اوشان ظاهر شد که از ابتدائے ..... حال بنوعے
از جانب آنحضرت خفگی گاهے بخاطر راه یافته است۔ و مرقوم بود که جواب
مطالب اکثر فوت می کنید۔ قبلهٔ من! آنچه که ضرورت است بمقدور معروض می نماید
شاید چیزے گاهے به سهو بشریت در نوشتن فرو مانده باشد معاف فرمایند
و یا بعضے مطالب که به سبب دریافت مرقوم می شود آنرا دریافت حاصل نماید
چون جواب آن۔ ظاهر و روشن تر می باشد، به تطویل اظهار آن متصدع
گشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوه عدم ارقام عالی جانب میان
پیر علی و نوازش ارقام دعاء منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
میان موصوف که مرقوم بود معلوم نمود۔ میان موصوف مکرر دو سه عرائض ارسال
داشتند۔ شاید بسبب قصور حامل آنها نه رسیده باشند یا به پس و پیش
بگذرند و به درماهه داران موافق قاعده برحسب رسم مقرری به عمل خواهد آمد
و مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت بهمه وجوه به نیاز و صاف است
و احوال قاسم علی خان به میرهادی و میان پیر علی برطبق رسانیده شد۔
و اندرون و مائش دستار برائے میان پیر علی بتاکید و تکرار است۔
و سوائے آن هرچه بمزاج اقدس برسد دی روز که شانزدهم بود میان
غلام مصطفیٰ جیو برائے زیارت حضرت خواجه بزرگ همراه چهڑی بدرگاهٔ
خواجه قطب الاقطاب مقام نمودند۔ بنده هم همراه بود، چنانچه امروز

Marfat.com

که بفدیم است اوشان را پیشتر ازان جائے روانه ساختم و به شهر رسیدم و عرض مرقومه یازدهم مع محمد مراد که روانه ساخته بود درینجا مانده بود درین خط ملفوف است، خواهد رسید۔ دیگر همه وجوه خیریت است۔ زیاده بندگی، بندگی، بندگی۔

بجمیع خورد و کلان آنجا از اینجائے بندگی وسلام نیاز قبول باد۔ و جمیع خورد و کلان اینجائے از هنود و اهلِ اسلام آداب بندگی و رسوم سلام پیام بجامی آرند۔

۱۱۵

قبلهٔ حاجات وکعبهٔ مرادات سلمهم الله تعالیٰ

بعد عرض سلام مشهود رائے فیض رائے می گرداند۔ احوال ضعیف مقرون بحمد است و سلامتی ذات والا صفات از درگاه سبحانه، همیشه مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بهادر از اترصدی (اترچهینڈی) وارد لبسولی شده، چون سبحان شاه را سرراه یافته عریضه مرسل خدمت نموده، یقین که از احوال عاجز ذات مبارک از لوجهات ظاهری و باطنی غافل نخواهد بود۔ چنانچه از تشریف فرمودن حضرت در شهر تسلی کلی گردیده۔ هنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامده که احوال خود را مفصل می نوشت لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافته۔ چنانچه می گفتند که اگر او سبحانه، جمعیت خاطر بدهد، دل بے اختیار می خواهد که هر روز مستفید خدمت گردد، و این را میرزا اسمٰعیل زبانی نواب نقل می کردند۔ اضعف دران روز حاضر نبود۔ بهرصورت در کمال اشتیاق هستند۔ اکثر مولوی کلیم الله صاحب را دیده و ارادت ایشان را در جناب عالی

Marfat.com

یافتہ اکثر مستفیض خدمت می شود۔ امید کہ این مہجور از سرفراز نامہ و دعائے خیر فراموش نہ فرمایند۔ عذر کاغذ و انشاء معاف۔

۱۱۶

نحمدہ و نصلی و نسلم۔

مخدومنا و شفیقنا و عطوفنا و ملاذنا و معاذنا اعاذک من کل مایکرھک و صانک عما ساءتک و یحفظ سامک الفوز بالموز والطلح المنضود الموعود ان کان ممکنا فارسلوا الینا باستعہم الوجود بلطفکم المحمود والسلام علیکم و علی کل من عبد المعبود والصلوۃ علی من اسمہ فی الارض محمدؐ وفی السماء محمودؐ وعلے آلہ واصحابہ ذوی العز الممدود والشرف المحسود و علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود۔ یا مخدومنا بحسب الاتفاق وظہور التمنا والاستدعا والاشتیاق من قاسم علی خان ذوالاخلاق ان یقع الملاقات قولوا لہ احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم وقولوا کما ارسل الی بعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع لہ الجنود من الرکبان والفوارس والرجالہ فاما موجود وصلح بینہ وبین المرہتہ (مرہٹہ) فیحصل لہ باصلاحہم کل مقصود ویرجع الیہ المقصود والربط التی بیننا وبین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف تم الکلام ثم السلام علی سید الانام۔

Marfat.com

۱۸۱

۱۸۹

۱۱۷

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیاز مند سلامت

بعد عرض نیاز بکشوف ضمیر منیری گرداند احوال نیاز مند را بچشم خود در سنبهل معاینه فرموده بودند بهمان نهج است - خواسته بود که به شهر رسیده، سعادت خدمت حاصل نماید لیکن به سبب بعض موانع رسیدن شاهجهان آباد در توقف است - توقع که تا رسیدن نیاز مند بخدمت شریف از دعای خیر عامی را یاد فرموده باشند که تا از یمن برکت ادعیهٔ آن صاحب شافی مطلق شفاء کامل عطا فرماید - و هرگاه آن ضلع که پسند خاطر عاطر گردد ایمای رود تا به ترمیم و تعمیر آن پرداخته شود - زیاده هرچه نویسد و اشتیاق خدمت شریف است و بس -

۱۱۸

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز و آرزوے حصول مواصلت که اهم مطالب و اقصیٰ مقاصد است مشهود بضمیر هدایت پذیر می گرداند که از استماع تشریف فرمودن سامی بسیار خوشی خاطر حاصل شده و دل مشتاق حصول ملاقات که فوائد عقبیٰ است زیاده از حد گردیده، او سبحانه تعالیٰ جل شانه سببے سازد که مستفیض خدمت گردیده و فائده دینی حاصل سازد توقع تا حصول خدمت فیض درجت بعنایت نامجات مشعر بخیریت حال فیض مآل یاد و شاد می فرموده باشند که باعث سعادت و اطمینان خاطر تواند شد و سابق عریضهٔ نیاز

Marfat.com

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشته باشد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے محبان سلامت

بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر منیر باد۔ قبل ازین احوال طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمدللہ کہ نسبت سابق فی الجملہ روبہ افاقہ آورده ، امید از شافی حقیقی آن دارد کہ امراض بالکلیہ رفع گردد۔ توقع از آنصاحب آن دارم کہ در دعاء خیر یاد آمده باشم کہ دعاء بزرگان باعث سود و بہبود ہر دو جہان است و موجب رفع امراض ظاہر و نہان زیادہ چہ مصدع گردد ، والسلام۔

۱۲۰

فیاض زمان حضرت میاں صاحب پیر و مرشد مدظلہ العالی

بعد ادائے آداب تسلیمات بجا آورده معروض می دارد کہ بتاریخ ہفتم شہر رجب المرجب بہ خیریت بہ پیلی بہیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیہ سلامتی آن ذات والا صفات شب و روز از درگاہ کرم و کارساز مدام مطلوب دارد ، امید کہ بہ دعاء ظاہر و باطن یادی فرموده باشند۔ زیادہ چہ عرض نماید و بندگی غلام ابراہیم بصد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خواجہ احمد و رحیم الدین و فیض اللہ قدمبوس برسد۔

Marfat.com

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلۂ دوجہان سلمہٗ اللہ تعالیٰ

پس از آرزوے ملازمت سراپا افادیت معروض می رساند۔ اینجا بفضل الٰہی خیریت است ۔ صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت نمودہ می آید۔ حق تعالیٰ بخیریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی میسر گرداند بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد امیدوار است کہ از..... یاد آوری این عاصی فراموش نشود۔ بیاد عالی ہمہ مخلصان است ۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ غلام زادہ فتح علیٰ فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ اوتسلیمات بجا می آرند اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند۔ غلام محمد مع مادرِ خود وغیرہ ہا تسلیمات معروض می دارند۔ صاحبی میاں پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ سلام خوانند۔ میاں معصوم، میاں عبدالحی سلام می رسانند۔

۱۲۲

حضرت مرزا صاحب وقبلہ فیض رسان..... بسلمہ الرحمان سلامت

بعد سلام نیاز وآرزوے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ نظر یک جہتی ویک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ، اظہار می نماید کہ احوال شاہجہان آباد بر رائے عالی روشن است کہ اوقات اوراد واشغال نہایت بہ نیکی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد جیو توجہ فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ را رخصت کردہ اند۔ نوشتہ اند کہ چیزے بطریق یومیہ مقرر کردہ، مکان

جایداد معین سازند که بخاطر جمعی در یادِ الٰہی مشغول باشند۔ امید از ذاتِ عالی نیز آن است ..... که ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بنویسند و یکے از مریدان و آشنایانِ راسخ را بر نگارند کہ مدعاے بندہ بہ اعزاز کنانند۔ و تمامی رویدادِ بندہ میاں سید رحیم الدین کہ مشرفِ خدمت می شوند گذارش خواہند کرد۔ امید کہ برطبقِ آن توجہ خواہند فرمود۔ زیادہ نگارش ترک ادب است، والسلام۔

۱۲۳

قبلۂ گیہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان

از کمترین عبودیت السیام صبرام (کذا)[1] بعد ادائے آرزوے ملازمت اکسیر خاصیت و تمناے استحصال فوائد حضور کرم ظہور کہ تا مرتبۂ نیست کہ در تحریر و تقریر آید۔ معروض راے ملک راے گردانیدہ می آید۔ دو دفعہ کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن ..... از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ انشاء اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل وکرم مجیب الدعوات و آنحضرت امان راہ بود، رسیدہ مستحصل خدمت فیض درجت می گردد۔ لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامۂ قوت بخش سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود۔

و آنکہ در باب حقیقۃ مرقوم قلم جوہر رقم بود احوال آن ..... بالمشافہ عرض خواہد شد۔ دیگر التماس دارد۔ اگر اشعار آنعالی قدرے مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی۔ بیتے یاد آمد ؎

یار در دل بادہ بر کف جان بلب بیش ازیں یاراں چہ سازم حرز جاں

---

[1] یہ "چنورام" ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

۱۹۳

۱۲۴

قبلہ قدردان صاحب کعبۂ دوجہان فیض رسان بندگان سلامت
آداب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ دو دفعہ عنایت عالی را..... می رساند معزز و سربلند گردانید۔ از فحوائے مضمون فرض مشحونش آتش بے قراری بلندی گرفت حق تعالےٰ آرزوے دلہا زود برین جلوہ ظہور نماید لیکن از ورود وثیقہ..... سربلندی قدرے تسلی مضطر می شود۔ گاہ گاہ سرفراز و سربلند می فرمودہ باشند۔ و دراں کارکہ لالہ صاحب لالہ نفر اللہ جیو آزردہ دل ہستند، انشاء اللہ تعالیٰ امیدواثق است کہ درعرصۂ چند روز..... می رساند۔ تسلی والدِ خانہ زاد ضرورت است۔ بندہ اگر زندگی است مارا ازیں قسم..... وصول خواہد شود۔ زیادہ بجز بندگی چہ جرأت نماید۔ مکرر آنکہ..... بخدمت فیض درجت والدہ صاحبہ کہ یاد می فرمایند بندگی و کورنش بصد نیاز قبول باد۔.....

۱۲۵

قبلۂ من سلامت۔ بعد ہزاراں نیاز عرض بموقف باریافتگان حضور پرنور می رساند۔ شاہ سالم برائے ملاقات بندہ درامروہہ آمد۔ چند روز توقف نمودہ، روزے برباطن ایشان حق تعالیٰ مرا آگاہ گردانید۔ حلقہ ہائے مقامات ایشان بے نور محض بہ نظر درآمدند۔ دو بار مکرر اتفاق افتاد۔ من حیران ماندم از ایشان تفتیش احوال نمودم۔ شاہ جیو ظاہر ساختند کہ مرزا صاحب قبلہ بہ نواب ارشد خان می فرمودکہ ایشان کسب از سر نو بکنند۔ من برائے مصلحت پیش شما آمدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی درشاہجہان آباد بروم لیکن

Marfat.com

ی ترسم که بے امر عالی روم دربار ..... امید که بر الطاف و نوازش قدیمانی
خود نظر نموده که از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نموده و بجز جناب عالی
کسے منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد تقصیرات او عفو شود
و ارشاد گردد که در انجا قدوم را از سر ساخته بجناب عالی مشرف گردد -
در چند روز همه مقامات ایشان به نظر کرم منور نموده با جازت نامه بهر جا
که ارشاد شود در انجا بنشینند که از توجهات عالی بقیه عمر او صرف بیاد الٰہی
نماید - و دیگران روبر.. آگاه سازد و فرصت..... که روبرو التماس
نماید - ..... (نماز) پنجگانه که از علائم امراست و اصول اینها فوق العرش که بلا
مکانیت موصوف است..... پیوستن باعتبار استعدادے
معرفت که درین لطائف او سبحانه تعالیٰ نهاده است آن استعداد صعود
نموده با صلِ خود پیوندد، و لطائف به سینه می ماند و آنچه به نظر عالی می درآید
ارشاد فرمایند - و در حق همایه فقیر که ارادت بجناب عالی (دارد) توجه
مبذول شود که نصیب او تقویٰ گردد - مجبوری که هست هست، زیاده
چه عرض نماید -

۱۲۶

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلہ و کعبۂ نیاز مندان دام افضالہم
معروض می دارد از خدمت فیض درجت مرخص گردیده به بدرقۂ فضل الٰہی
و لطف حضرات عالیات بعافیت تمام به فرخ نگر رسید - مریضۂ که
موجب این حرکت بود، علاج کرد - به توجه خاص حضرت که در همه حال
شامل حال این غلام است، شفاے که باید رو نمود - هر چند درین ظلمت کدہ
کز اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلت

Marfat.com

دارد که وجه معاشے در شہر دست دہد کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ
کہ این چند انفاس مابقیہ را بہ الفرام رساند و تحصیل مآرب ہائے اُخروی
نماید ۔ انشاءاللہ بعد چندے بہ قدبوس مستفید گردد ۔ واجب بود لبرض
رسانید ۔

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند ۔ بجمیع مسترشدان
مجلس منیف سلام و نیاز می رساند ۔
بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بندگی بصد نیاز ۔

۱۲۷

حضرت و قبلہ خداوندخدا نگان فیض رسان عالم دعا لمیان سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوے قدبوس شریف کہ زیادہ از حد است، بتقدیم
رسانیدہ معروض رائے فیض پیرائے می گرداند ۔ نوازش نامۂ عطامی کہ از روی
غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام
در مقدمہ تعہد یومیہ مولوی صاحب تناءاللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ
بود، عز ورود نمود ، معزز و ممتاز گردانید ۔ چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد ۔
حق سبحانہ، تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل درگاہ سلامت
باکرامت دارد ۔ خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بہ ارادۂ
قدبوس والا روانہ سنبھل شدہ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ
قدبوس شریف نمودہ باشد ۔ فدوی حسب الارقام عالی بنابر مہربانی
یومیۂ مولوی معز اللہ بروشن خان بحضور خانصاحب بہادر بسیار از بسیار
تعہد نمودہ خان مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنابر فہمانیدن کاغذ
سرکار در بسولی طلب داشتہ ام، در بنجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفرستیم

Marfat.com

که یومیه مولوی موصوف رسانیده و بنده بعد از فراغت کاغذ به عرصه برخه بسنبهل رسیده یومیه مولوی صاحب دام دام بے باق کرده خواهم حال وائیده ماه به ماه رسانیده خواهد شد۔ خداوندِ من! خان مذکور نیز زود از حضور مرخص بسنبهل می شود، در ینجا رسیده یومیه مذکور ادا خواهد نمود۔ امیدوار فضل وکرم آنست که فدوی در هرحال غلام و خادم جناب عالی تصور شده، همواره تا حصول قدبوس عالی بصدور نوازش نامجات عظامی مشعر بر کار خدمات معزز و ممتاز می شده باشند، که باعث سعادت غلام ازان متصور است۔ زیاده چه عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدردان فیض رسان نواب ارشاد خان بهادر آداب نیاز قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفه فیض الله جیو سلام بندگی مطالعه نمایند۔

۱۲۸

هوالعزیز

بموقف عرض خدام ملائک احترام حضرت صاحب و قبله مدظله العالی می رساند۔ آداب تسلیمات و داب کورنشات زیاده یاراے ادا دارد که همواره بندگان آستانِ عرش اقران را سرنیاز بعتبهٔ عقیدت و ارادت افتاده و عالیه بدوش در بندگی ایستاده، لب اظهار سوء ادب است۔ پس عرض احوال مناسب است که از روز عزیمت کمر بستگان بارگاه که بآن جایگاه رونق افزاے شده، کلبهٔ احزان مهجوران پرتوه و آه با نالهٔ هم صفیر۔ او سبحانه زود ترین به شرف قدبوس فائز فرماید۔ بارے به نوید عافیت مزاج اقدس که از خطوط اندرون و بیرون جان ناتوان به تابوت قالب افتاده می ماند۔ امّا رقم عاطفت چون باسم این کم سعادت سواد بخش صفحهٔ کاغذ

نمی گردد موجب شقاوت اعمال و افعال خود دانستہ دست انفعال ہم بدامن افضال دراز می کند۔ ع ہم در تو گریزم ار گریزم

کہ واقعی این ہمہ چشم نمائی نا شایستگی ہائے من است، و سزائے بد کاریہا ست لیکن از ابر فیوضات عالیہ مترجی شست و شوہائے آنہا ست۔

چرا کہ غائبانہ از تفقدات و کرم کریم ما دریغ نمی فرمایند۔ یکے از انہا این است کہ بعنایت یک روپیہ معرفت شیخ سر مباہات بلند ساختہ بہ تسلی پرداختہ و مزاج اندرون محل بہ سبب استعمال ما، الجبن باصلاح تمام آمدہ۔ دو سہ مسہل خوردہ شدہ، امّا اخلاطے کہ باید برآمد نشدہ معالج در تدبیر جلاب دیگر است، امّا آثار صلاحیت آنست کہ اکثر اوراد ذکر عالی از سر نیاز ادا ہی فرمایند۔ باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسماع عالی خواہد آمد۔ در این سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است۔ ظاہرا این ہمہ از بُعد خدمت است و یا خود آن صدمات دورانی و احتیاجات این وائی دامن گیر حال است۔ چون تصور دست خود بہ دامن توسل عالی متصور می کند، صورت جمعیت بہم می رسد۔ اللّٰہم زدنا یقیناً۔ زیادہ حد ادب۔

بخدمت نواب صاحب مدظلہ العالی عرض کورنش قبول باد۔
و بخدمت ارشد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلام نیاز قبول باد و میان ظفر علی و محمد علی سلام اشتیاق مطالعہ نمایند۔ دیگر بہ ہمہ صاحبان سلام شوق قبول باد۔ دوہرہ حسب حال معروض جناب عالی ؎

بیل چنبیلی کیورا سب سچی سکھیہ باس
اس دُوبری دُوب کو میگھہ تہاری آس

؎ گنہگارم و امید مرحمت دارم ۔۔۔ مرا بہ سادہ دلی ہائے من تواں بخشید

و مردمان خانۂ غلام عرض بندگی بہ نیاز تمام معروض می دارند۔

Marfat.com

۱۳۹

حامداً و مصلیاً

حضرت صاحب و قبلہ قدردان دام افاضتکم بعد اظہار مراتب آرزومندی، معروض می دارد۔ احوال بندہ درخور شکر است۔ اوقات بہ مژدہ می گذرد۔ درین ولا بہ استماع قدرشناسی و طلب نجبای ہندوستان و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب موصوف بجناب سامی، خیال روزگار در سرِ این بے سر و پا پیچیدہ ہرچند تحریر فقیر درین باب بہ والا خدمت تحصیل حاصل است کہ خود رفاہ و صلاحِ نیازمند منظور دانند، لیکن احتیاطاً یاد دہ شد۔ اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود و مساعدہ معقول با رغبت تمام خودش ممکن بود با ہرقدر مردم نجیب مامور خواہند کرد، از اطراف و شہر کہ با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص داشتند، ہزار دو ہزار با اسپ و بے اسپ و پیادہ و سوار سوائے نیز ممکن است۔ لیکن بدون مساعدۂ برخاستن و کوششِ بے دست و پایان متعذر است و چند کس چنیں اغزہ سردار نشستہ اند کہ برائے آنہا پروانہ علیحدہ و مساعدہ باید۔ این ہمہ بنا بر اطلاع معروض داشتہ ام۔ معہذا در آنچہ سود و بہبود نیازمند بود و بنائے تراضی افتادہ بوجہ احسن صورت کردہ باید بہ عمل آید۔ دیگر مراتب بجناب عالی چہ طراز۔ تا حصول سعادت ملازمت بہ عنایت نامہ مرزی مشرف باشند۔ زیادہ نوشتن از مراتب نیاز کم است۔ قبلۂ من! مرزا کاتب علی جیو... معتقد اند۔ بنا بر نوکری آن طرفہای رسند۔ سفارش ایشان بہ

Marfat.com

ارشاد خاں صاحب یا بہر کہ مناسب بود باید فرمود، تا ..... منسلک شود[1]

۱۳۰

قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیمات بعرض می رساند۔ ازاں روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانۂ شاہ آباد شدم۔ در لبسولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوئی سیاہ نزد وے چیزے دیگر نبود۔ درین اثناء نوازش نامہ بنام محمد خان صاحب پرتو نزول بخشیدہ موصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب ..... سید نور اللہ الحسینی جانصاحب بعزم لشکر بندگان عالی در لبسولی وارد شدند برفاقت ایشان بآرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الخیر رسید۔ محض بہ فضل آنجناب بدرقہ حسب دل خواہ بہم رسید۔ تا تحریر بست و سوم شہر حال ہمہ وابستہ بخیر و عافیت اند۔ درین ایام میاں غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتے ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ درخواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسند۔ مرکوز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف خواہد شد و خبر داخل شدن آنحضرت بہ شاہجہان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خبر کوچ بندگان عالی اشتہار تام دارد۔ چنانچہ جہندہ برآمدہ خودش ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکردہ، شاید دیر نگیرد عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلب بودن خویش متاسف برگشتہ، او سبحانہ، سببے سازد تا زود سعادت قدمبوسی

---

[1] مجموعہ ہذا کا مکتوب ۹ جو حضرت مظہرؒ کی طرف سے میر عبد الہادی کے نام ہے اسی سلسلے کا معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

حسب دل خواہ مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہاے مابندہ قدسیوں و
کورنش معروض می دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد اداے آداب تسلیمات بعرض می رسانند کہ نوازش نامۂ عالی مصحوب
میر اسمٰعیل ورود فرمودہ جمعیت ہاے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت
مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانیند۔ الحمد للہ ذی الفضل والکرم
نوید تشریف فرمودن بہ سیر سنبھل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود
بہ امید خبر یافتن نرود..... مسرتہا و تقویتہا کہ..... روزی شود
آمین آمین ۔..... لاحق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آماسیدہ
و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدیدی کند کہ از شام تا پگاہ مقدار
چشم زدن قرارے نبودہ است و وجع مذکور مشتقل ہم می شود۔ گاہے
در عانہ تا قریب ناف، و گاہے در ران چپ تا زانو، و گاہے بسوے گردہ
انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفرۃ گاہ بہ بے رنگی می شود و قبض
طبیعت نیست، بہ تجویز بعضے فضلا باسلیق نمودہ و اطلیہ و اضمدہ
مثل پیہ بط و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بابونہ وغیرہ
و بخور مانند ورق بنج و سپند بہ عمل آمدہ روزے چند درد مطلق زائل
گشتہ مگر وہمے باقی بود، و ورم قدرے ربح نیز باقی بود۔ اکنون
باز عود کردہ است۔ او کریم تعالیٰ بہ برکات انفاس شریف فضل خود
فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ

Marfat.com

194

ملفوف عرضی به نظر انور خواهد گذشت۔ جواب ملفوف سرفراز نامه مرحمت گردد۔ امروز که سوم جمادی الاوّل است، احقر به درد ورم گرفتار است، امیدوار است .....

آرزوی قدمبوس جناب عالی که اہم ترین مقاصد است ..... [1]

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

نوازش نامۂ عالی مصحوب زیرک ورود تفاخر فرموده، جمعیت بخش ظاہر و باطن گردید۔ به دریافت عافیت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی به تقدیم رسانیده الحمدللہ حمداً کثیراً۔ ارشاد یافته بود که عنایت نامه متضمن ورود ذات بابرکات درین نواحے بدست میر ولی اللہ بنام نیازمند ابلاغ فرموده شده قبلۂ دین و دنیاے من ہنوز میر ولی اللہ نه رسانیده اند۔ و نیازمند اراده می داشت که اگر آن قبلہ این بار تشریف تا آنولہ ہم به تقریبے خواہند فرمود احقر قدم از سر ساخته سعادت پابوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث عارضه قدرت بر آن نیافت اگر مقدر است آینده را حق تعالیٰ نصیب خواہد کرد نوشتجات عالیه که بنام حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب بودند رسانیده شدند۔ میاں مرید حسین صاحب در استرضاے والده ماجده خود یک گونه تقصیر می فرمایند و کار آسان را دشوار گرفته اند۔ و مادّه اہلیه ایشانست و والدۂ ایشان از سبب فرط محبت، دیگر فرزندان را از گوشۂ خاطر محو ساخته بایشان اقامت گزیده اند۔ و در این باب

---

[1] یہ، اور دیگر چند مکتوبات جا بجا سوختہ ہیں۔ اس لیے ان کی عبارت ناقص و تمام ہے۔

Marfat.com

اگر صلاح بوده باشد به نهج ارشاد باید که غمازی احمق بظهور نیاید[1] نسخهٔ عالیه که از راه کمال کرم و احسان عنایت شده بود البته استعمال کرده خواهد شد۔ حق تعالیٰ موافق سازاد ۔ شکر این ماهر دو بجا می آریم۔ جاے نماز منگل کوٹی درین وقت سوداگران نیا ورده اند۔ یکے از خدمت نواب صاحب قبلہ گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آورده ارسال نموده است ۔ و یک ہنکے شنگرف سیاہ وسفید، و دو چکتے پنیر ساختہ اجمیری ابلاغ داشتہ است ۔ خدا برساند، امیدوار پذیرائیست ۔ نواب صاحب قبلہ گاہی چیزے بجناب آن قبلہ نوشتن فرموده اند، بحسب آن برپرچهٔ علیحدہ تحریر یافتہ، امید کہ جواب آن برپرچهٔ علیحدہ ارشاد شود۔

زیادہ جز آرزوے قدمبوسی چہ عرض رساند۔ خدائے کریم میسر فرماید بمنہ وکرمہ ۔

۱۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دوجہان سلامت

بعد از لوازم عبودیت و بندگی بجا آورده، معروض بعالی خدمت می دارد۔ قبلهٔ من! نیازمند درین ولا چند روز بیماری کشیده ازین باعث از حصول قدمبوسی محروم مانده الحال از فضل او سبحانہ و تعالیٰ و توجہ آن خدایگان مزاج بنده تمذرست است ۔ می خواستم کہ بخدمت عالی رسیده بمشرف ملازمت باشم ۔ لاکن زبانی میاں غلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز یک شنبہ مراجعت بدہلی می فرمایند ۔ ازین وجہ معلوم می شود کہ نیازمند سخت بے نصیب است کہ بارہا ارادهٔ تقبیل نموده واز بدنصیبی خود اتفاق نبود، زیادہ امیدوار توجہ آنحضرت چناں است کہ در حق این عاصی

[1] کلمات طیبات کے مکتوب ۳۸ میں جو صاحبزادہ مرید حسین کے نام ہے۔

پر تقصیر توجہ باطنی ی فرمودہ باشند۔ ؎

اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے
غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادر مرسلہ و دو خط مع میاں غلام رسول نزد نیازمند رسیدند۔ بخدمت شریف ارسال داشتہ است و قدرے سبزی می آرد، بجناب عالی ارسال داشتہ، امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب و قبلہ من سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام سنت الاسلام مکشوف ضمیر منیر باد کہ این فقیر بعد از چہار ماہ لاچار شدہ در سنبھل آمدم۔ از سبب منافقشۂ برادران تا حال کار و بار در ماہیہ در سرکار حافظ رحمت خان نہ شدہ بود۔ الحال روبکار شدہ است۔ وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان[1] باین مضمون کہ دوندے خان بہ این فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان برد ملاقات کنانیدہ اظہار بکند و از نزد خود چیزے خدمت بکند۔ و خبر خیریت والدہ بر عنایت نامہ بنویسند و بفرمایند کہ برخوردار نخیریت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف خفیر اندرون خود سلام رسانند و بوبو حسنا را دعاء رسانند۔ و خبر خیریت والدہ و برخوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

---

[1] لیعنی دوندے خان

Marfat.com

۱۳۵

حضرت صاحب وقبلۂ دارین من سلامت

بعد از تقدیم مراتب نیاز مندی بعرض می رساند۔ اینجا خیریت است۔ صحت ذات سامی از درگاہ الٰہ مستدعی است قبل ازین نیاز نامہ ارسال داشتہ بہ نظر عالی گذشتہ باشد۔ ہمیشہ سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند۔ حق تعالیٰ بخیریت طرفین حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد، بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ غلام زادہ فتح اللہ، فتح علی وعزہ بندگی بجامی آرند۔ غلام محمد مع حمزہ وعبداللہ وعزہ بندگی بجامی آرند۔ اکرام الدین ہمعین خان حسام الدین، کریم الدین تسلیمات بجامی آرند۔ سعادت قدمبوس معروض می دارند۔ حاجی میاں محمد معصوم جیو ویان عبدالعیوم بخیریت اند۔ سلام شوق می رسانند۔ غلام حکم بندگی بجامی آرد۔

۱۳۶

حضرت صاحب وقبلۂ نیاز مندان مدظلہم العالی

بعد عرض سلام و نیاز، لا کلام بکشوف خدام ذوی الاحترام می گرداند کہ عنایت نامۂ گرامی کہ مشتمل بر انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانے تازہ در قالب آمدہ، مژدۂ قدوم میمنت لزوم کہ دران مرقوم بود۔ او تعالیٰ عن قریب باحسن وجوہ بہ ظہور آرد کہ دولت ملازمت سراسر سعادت میسر گردد۔ قاضی القضات بموجب طلب امیر الامراء عازم آن صحبت شدہ بودند۔ از خط ایشان معلوم شد کہ بعالی خدمت رسیدہ اند۔

Marfat.com

زیادہ چہ مصدع میشود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلہ کونین وکعبۂ دارین کامل ہادیٔ آگاہ دل می رساند۔ چون این مکرّرین ازان روزیکہ از خدمت سراسر سعادت مرخص شدہ آمدہ قالب... وجان ..... تعالیٰ شاہدِ حال است۔ از تحریر و تقریر بیرون است و ہمیشہ دل متعلق بجناب عالی می باشد۔ لیکن بہ سبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ، مقصر است۔ دعاء فرمایند کہ خلاصی یابد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب باشد و باقی عمر گذارد ؎

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم
توتیائے چشم سازم دم بدم

؎ اے آنکہ توئی کعبۂ ارباب ارادت
گر روی سوے تو نمی آرم بکہ آرم

بہ اندرون تسلیمات می رسد۔ ازمکرّرین ملّا نہا سلام و تسلیمات می رسد۔

۱۳۸

زبدۃ الاصفیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت۔

بعد ابراز شوق کہ ما فوق آن متصور نیست، مکشوف رائے تودّد پیرائے میگرداند کہ فقیر نغایت تحریر مستوجب حمد و صحت ذات

Marfat.com

محبت صفات مطلوب۔ ثانیاً این کہ مدت المدت گذشت کہ از احوال مسرت مآل آگاہی نیست و دل نگران ہمان جانب است۔ بنابران باشتیاق تمام متصدع میشود کہ آئندہ برخلاف ماضی بدست ہرکس خطوط کیفیت خودمی نویسان باشند کہ تسکین دلی می توانند شد۔ و درباب محبت اساس میان محب اللہ پسر میان محمد طاہر رسوخ تمام از قدیم الایام کہ بخدمت دارند۔ نوشتن سفارش اینہا منظور است۔ یقین کہ بموجب فیض عام آنچہ مقصد داشتہ باشند۔ توجہ خواہند فرمود۔ زیادہ ایام حلاوت مدام باد۔

اسباق بحد لیست کہ پایان نیست، خواہش باطنی باشد، ملاقات ممکن است۔

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عزیزے کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاہر نمودہ بود کہ شیخ قاسم جیو در باب ممانعت و غلام آن باشخاصے کہ ارادۂ برآمدن ازین بلدہ دارند، بخدمت نواب امیرالامراء عرض نمودہ است۔ استفسار فرمایند کہ درین باب چہ حکم رسید از دیروز ممانعت می شود۔ شاید ہمین حکم رسیدہ باشد۔ عرض ہرچہ آن عزیز اظہار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند۔ ودرین دو سہ روز آنچہ بسمع شریف رسیدہ باشد، بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند۔ جواب نوشتجات میر محمد مبین تافردا نوشتہ بخدمت ارسال می نماید، انشاء اللہ تعالیٰ سلمکم اللہ تعالیٰ وابقاکم۔

Marfat.com

۱۴۰

بجناب فیض مآب ..... مدظلہ العالی

گذارش مراتب عبودیت ..... بسمت دار الخلافہ

مرۃً بعد اُخریٰ زبانی غلامان کہ باین طرف آمدہ بودند دریافتہ بود ازاں باز خطے کہ مشعر بر نوید بعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزلِ مقصود بودہ رسیدہ بایقین کہ وابستہ در سایۂ آفتاب پایہ بہ امن وامان واصلِ منزلِ مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ مستمد شدہ بود بہ یمن توجہ عالیہ امیداست کہ گرہ از کار بسہولت واشود وہم چنین امیدوار است کہ شرفِ حصولِ دولتِ طریقہ نیز میسر آید کہ آن مقصد اقصیٰ ومطلب اعلیٰ است۔

صاحبان حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمنائے قدمبوس چہ عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رسانند۔ میاں پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء صبیۂ غلام مع والدۂ خود عرضِ قدمبوس معروض می دارد۔ اگرچہ لائق آن نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او را سأً بعرض رسانند کہ ایں امر سبب سعادت واعتبار او شود۔

۱۴۱

مظہرِ فضل وکرم، مصدرِ عطوفت و رحم، حضرت مرزا صاحب جیو مدظلہ العالی

Marfat.com

باستماع نوید بہجت جاوید رونق بخشیدن ساحتِ بلدۂ سنبھل
کہ درعین انتظار خبر فرحت اثر درگوش نیوش این حلقہ بگوش رسیدہ،
حقّا کہ بمجرد رسیدن این مژدۂ راحت افزاے سویداے دل کہ مثل
آئینہ از آتش مہاجرت مکدر بود، بہ اصغاے این صیت روح بخش
زنگ را حک ساختہ، حق تعالیٰ سببے سازد کہ عن قریب دیدار مظہر انوار
میسر آید۔

تَرَصُّد آنست کہ گاہے این زمین بسولی را کہ بے توجہ بزرگان
مثل کاہ رو بخشکی دارد، بہ یمن قدوم میمنت لزوم سرسبز و شاداب
گردد۔ وفدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرمودہ از گوشۂ خاطر گرامی
محو و منسی نخواہد فرمود کہ حق تعالےٰ از دعاے سامی از ہر الم
مبدل بہ راحت گرداند۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۴۲

آداب کورنشات بصد عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس
اعلیٰ می رساند۔ غلام بہ فضل او سبحانہ و بہ یمن توجہ آنحضرت
قبلۂ دین و دنیا بہمہ وجوہ مع وابستہ بعافیت است۔ بورود
نوازش نامہ کرامت آمود مفتخر و مباہات اندوز گشت آنچہ عزم مبارک
بہ سمت پانی پت تحریر سلک دُرَر سلک گردیدہ بود خیلے توحش غلام
شد۔ آرزوے و تمنا آن بود کہ شاید بطرف سنبھل عزم فرمایند۔ چون
ازین حدود بر متصل واقع است، بمجرد استماع آن بہ سعادت ملازمت
مشرف خواہم شد۔ حالا ہم انشاء اللہ تعالےٰ بعد انقضاے موسم برسات
ارادۂ احقر مصمم است۔ ہر جا کہ نزول برکت شمول خواہد بود، بہ

حصول شرف قدبوس مستسعد خواہد شد۔ وچون غلام را بہ لقب مجددی سرفراز فرمودند، شکر این تفضل عظمیٰ بکدام زبان بعرض رسانم و ادائے کورنشات این تفضلات بجامی آرم ۔ اگر ارشاد شود بمہر کندہ نمایم ۔ وآنچہ فیصلہ با اندرون محل تحریر شدہ بود کمال سرور و اطمینان بہ پسر غلام حاصل شد۔ الحمدللہ علیٰ ذالک ۔ و بخدمت جمیع یاران طریقت عرض سلام و بندگی و نیاز قبول باد۔

از نورالابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات بجامی آرند وحضرت والدہ صاحبہ و آپا صاحبہ کورنشات بعرض می رسانند۔ و مردم خانۂ احقر کورنشات بہ عجز و نیاز بعرض می رسانند۔

۱۴۳

بسم اللہ حامداً ومصلیاً

قبلۂ حقیقی برحق و کعبۂ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہ، ازمکرمین مستر شدان بعد از ادائے آداب بندگی کہ شیوۂ عبودیت کیشان است و پیشۂ عقیدت اندیشان معروض رائے عالی می گرداند فدوی را آرزوئے قدبوسی بہ مرتبۂ بود کہ بیان آن بہ بیان نمی آید و بغیر آن متعسر ؎

اگر از خدمتت دورم بے شرمندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم

لیکن بہ سبب عذر حجاب مقصر و مہجور الخدمت ماندم انشاء اللہ تعالیٰ از عقب بخدمت فیض درجت سراپا حصول سعادت جاودانی

Marfat.com

شرف اندوز خواہم گردید۔ حق تعالےٰ آن سایہ را بر سر خادمان وفدویان سلامت دارا د۔ زیادہ بندگی وقدمبوسی۔

۱۴۴

بجناب مستطاب مستغنی الالقاب اسوہ برگزیدگان زمان سلمہ اللہ المنان۔

بعد عرض نیاز مصدع می شود کہ نامساعدیٔ ایام بمثل نامردم از مدت است و بے جوہری این عاجز علاوہ مانع خریداری صاحبان ذی الاقتدار است مسموع شدہ کہ بندگان عالی نواب عالی جاہ او صلہ اللہ الی ما یتمناہ بجناب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند۔ خوشا حال سعادت مندی کہ بہ ذیل مکرمت پناہ آرد و چارہ کار بستہ خود را ازاں عقدہ کشاے دنیا و آخرۃ خواہد۔ الحاصل کہ نواب موصوف ہر چند آنچہ ارادہ داشتہ باشند بالفعل موقوف معلوم می شود لیکن ظاہرا تلاش آنم کہ فی الجملہ سلیقۂ کاروبار دنیا داشتہ باشد، وازیں احقر کہ سواے نیازمندی آنجناب لیاقتے ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان لوح میذول فرمایند۔ شاید ارادۂ مرا بہ مراد رسد۔ در صورت منظوریٔ این عرض و اجابت این حرف کہ بوسا طت مکاتیب صورت تواں گرفت۔ بے استطاعت نیازمند کہ بسبب ہرج ومرج چندین سالہ سیما از ہنگام غارت عام وارد است یقین کہ ملحوظ خاطر عاطر خواہد بود کہ درین حالت ہا و بے اسبابی ہا بے مسا برخواستن معلوم۔

زیادہ نیازمندی است والسلام والاکرام۔

Marfat.com

۱۴۵

حضرت پیر و مرشد برحق مدظلہ العالی

بعد اداے مراتب کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم بعز عرض جناب فیض انتساب می رساند کہ بہ فضل الٰہی ہم قرین خیریت بودہ خمس الاوقات بادستدعای سلامت و بقای ذات فائض البرکات می گذراند۔ وحصول سعادت قدمبوس و دریافت شرف حضور کرامت معمور را از خداے عزوجل می خواہد۔ شانزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی[1] بہ بدرقۂ فضل الٰہی برائے زیارت حضرت خواجہ بزرگ[2] قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرصۂ دو ماہ مراجعت مع الخیر شود۔ قبل ازیں صحیفہ العنایت و الطاف نواب صاحب وقبلہ شرف صدور یافتہ بود، بنابر تردّدات سفر کہ از چند روز حیض مرض تمام لاحق بود، فرصتِ تحریر جواب نیافتہ، درین صورت امیدوار است کہ عذرے بوجہ وجیہ درین باب گذارش باید وارشاد شود کہ جاے شکایت نیست زیادہ حدِ ادب ندید۔ الٰہی ظل رافت عالی بر مفارق ادانی واعالی مستدام الیٰ یوم القیام باد۔

مردم محل ولحقہ باداے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الامین عرض تسلیمات دارد۔

---

[1] "میاں صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۴۲ مجموعہ ہذا) [2] خواجہ معین الدین اجمیری رح

۱۴۶

قبلۂ من! عریضۂ نیاز محبوب قاصد نواب صاحب قبلہ شاہجہان آباد ارسال یافتہ بود، از انجا باز پس آمد۔ الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد پیرہ (پیڑا) ابلاغ نمودہ است۔ از مبارک نظر خواہد گذشت۔ پستہ اندرین ایام در ینجا بہم می رسد کہ داخل خمیرہ کردہ می شد۔

نوشتہ میر مسلمان صاحب از دکن رسیدہ بود۔ بلفوف عرضی از نظر مبارک گذشت۔ زیادہ جز بندگی چہ بعرض رساند۔

۱۴۷

قبلہ و کعبۂ راستان سلامت

روئداد اینجا برین نمط است۔ سابق سہ چہار روز بموجب حسبے سا سواں (کذا) بنوعے اشتہار شدہ بود کہ شاہنشاہ در پشاور داخل شدہ، بعد ازاں از زبانی دیگرے مردمان شنیدہ می شود کہ تا حال از افواج چیزے انفصال نیافتہ کہ عبور دریاے اٹک نماید و درین ولا خبر است کہ رگھناتھ راؤ مرہتہ از کوند معاملت نمودہ، در انتظار نبیرہ راؤ مذکور ہما نجا نزول دارد۔ بعد آمدن نبیرہ راؤ مذکور از انجا کوچ کردہ و از کنات (گھاٹ) کاپلی عبور دریا جمن ساختہ درمیان دو آب فساد نماید۔ ازین سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

Marfat.com

۲۴۳

۱۴۸

هوالغنی

قبله وکعبهٔ دین وایمان سلامت

احوال فدوی تا تحریر عریضهٔ نیاز که چهارم جمادی الثانی است، مع تبع و لواحق بخیریت است و خیریت آن قبله لیل ونهار مطلوب. سبب معتصر ماندن از خدمت گرامی هنگامهٔ شادی است. چنانچه بر ضمیر منیر هویدا است انشاءالله العزیز بعد فراغت شادی بخدمت فیض درجت رسیده، قصور معاف فرماید و آنچه احوال روزگار فدوی با صاحب زاده می گردد، اظهار احتیاج ندارد. برآن قبله بوجه احسن مبرهن است. در ایام شادی حافظ رحمت خان بهادر به آلوله تشریف خواهند فرمود. طبیعت چنان می خواهد که اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو بدهد اولی است وموقوف برمشورت آن قبله داشته، آدم را بخدمت گرامی رخصت نموده، هرچه درین باب درحق فدوی اصلح باشد ایماء فرمایند که بران عمل نماید. زیاده بجز بندگی چه نگارد. بخدمت نواب صاحب بندگی. ومیان ظفرعلی صاحب واخون عبدالرزاق وملا نسیم وملا خاذی محمد وسبحان شاه وجمیع حاضران مجلس سلام خوانند. از والده صاحبه بندگی مطالعه فرمایند. از عاصی دارین غلام حضرت بندگی مطالعه فرمایند. ملا بهار بندگی می رساند.

Marfat.com

حقیقت این است که بعد افراط و تفریط مردمان فرید آباد و غارتِ
افواج شاه درّانی محمد عظیم در سنبهل رسیدند و بعد چند ماه دعوی حویلی محمود
باولی حد خود نمودند۔ چون روسای سنبهل از نسب مشارالیه اطلاع نداشتند۔
بر محضر مهر نه نمودند۔ بعد چند روز میاں غلام فرید طبیب سرره را بملاقات
ماسبق که در شاهجهان آباد اتفاق افتاده بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصرت
یار امام مسجد جامع را به یقین پیوست۔ مهر بر محضر نامبرده نمودند و
معهذا نسب نامه و مهر قاضی ملوک مرد دیندار و مؤتمن بود در دست
دارند با وصف این اسناد و استشهاد ارباب شرع به احتمالِ
طعن مُهرها نمی نمودند۔ بعد هشت سال به گواهی جنگی خان چودهری و
سید حمزه ساکن سرائے چودهری و اکثر شرفائے دهلی و سنبهل نسب ایشان
مقرر گشت۔ و باقرار حویلی بودن قاضی و ادانی شهر از خان صاحب
امام الدین احمد خان تا چودهریان همه بالاتفاق مقر اند۔ ارباب شرع
نیز مهرها بر محضر نمودند و روبروے خان صاحب بهادر اقرار کردند۔ چنانچه
خان صاحب به روشن خان برائے اخراجِ غاصبان و قابض نمودنِ
محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض
می نماید، و می گوید که از غاصبان مچلکا پانزده روز گرفته اند که
یا پروانه خان صاحب بیارند تا خالی شده بدهند۔ در صورت صداقت
مدعی و کذب مدعا علیه و ثبوت حق مچلکا وغیره
خلاف از دین داری است۔

Marfat.com

۱۵۰

خداوند نعمت!

بعد اداے لوازم بندگی معروض می دارد - تا تحریر پنجم شهر جمادی الثانی احوال ما جمیع غلامان بعافیت است - ازاں روز یکه درین جا آمده است موافق معمول یک بار با نواب ملاقات میسر آمد - چنانچه آن وقت از وکلاے مرهته مشورت بود - حرف و حکایت بمیان نیامده است - و تنخواهِ غلام که من جمله تنخواهِ محل بود - ازاں جا موقوف نموده، همراه سایر کرده اند - در صورت سابق هفت هشت ماهه وصول می شد - در سایر چهار پنج ماهه سال تمام به وصول می آید - به سبب دوستی میاں مسرور یک چند توقف نموده ام - واگر نه صورت گذران در انجا قلیل مواجب و عدم وصول معلوم باری خدا رازق است - و از دو سه روز در حال غلام عسکری خان از سرِ نو توجه نواب صاحب معلوم میشود - چنانچه دیشب که گذشت پیش احمد خان فرستاده بودند - پنجاه روپیه بدست آمد - و گرنه مطلق التفات نبود - و نه برائے مجرای رفت - مگر در سواری و غلام امام بدستور سابق در سایر انچه آخرت گذرانه مطلق ذکر در مجلس کسے نمی کنند - امروز فردا ارادهٔ آنمرد پیش مولوی فخر الدین است - شاید قریب روانه میشود - حضرت سلامت از تشریف آوردن نواب صاحب ارشاد خان بهادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

Marfat.com

عجب انفعال گشته ، والله بالله هرگاه که در اینجا تشریف فرموده یعنی پیش
تجاور خان مطلق بغلام اطلاع نه شد و الحال که میر مکهو صاحب تشریف
آوردند، غلام مستمند به سبب ناچاری ازین سعادت هم مقصر مانده
است - بجناب نواب صاحب عذرها فرمایند، تقصیر ما معاف شود - تا حال
فوج مرهته از کوهه فراغت حاصل نه کرده است - و تا کرا از انجا مرهته کامیاب
شده برنمی گردد - نواب از ینجا کوچ نمی کند - و دستار و جواهر که برای
احمد خان[1] آورده بودند، دو سه روز است به مشورت حافظ الملک[2] پوشیدند -
و عبدالله خان[3] فردا رخصت خواهد شد - احمد خان و حافظ و نواب و راکهو
(راگهو)[4] متفق علیه اند - حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجا میآرد -

---

[1] نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد [2] حافظ رحمت خان [3] نواب
عبدالله خان پسر نواب علی محمد خان [4] مرهته سردار

Marfat.com

مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ

(فیما بینہم)

سلسلۂ مکتوباتیکہ سالکان و احباب حضرت مظہرؒ فیما بینہم نوشتہ اند

Marfat.com

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ۱۵۱ تا ۱۷۲ جو حضرت مظہر
کے متوسلین نے ایک دوسرے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی
۱۵۱ اور ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں
مکتوب ۱۵۷ بھی انہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ
مکتوب ۹۶ کے "میر صاحب" بھی وہی "میر صاحب جیو"
ہوں گے۔

"میر صاحب جیو" کے نام مکتوب ۱۵۱ جن "شاہ
محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے ان کا ذکر کلمات طیبات
کے مکتوب ۶۶ بنام غلام عسکری خان میں ملتا ہے
غلام عسکری خان نواب عماد الملک کی سرکار
سے وابستہ تھے اور شاہ محمد بھی۔ حضرت مظہر
غلام عسکری خاں کو لکھتے ہیں: "مسموع شد کہ
نواب وظائف قلیلہ رفیقان خود را کہ وجود ہریکے
از یہا فائدہ دیگر دارد، بنابر غرحاضری موقوف
می نمایند، چنانچہ وظیفہ شاہ محمد کہ از یاران
طریقہ است داخل ذیل موقوفان شدہ، اگر توانید
بگوئید کہ بنابر دولت خواہی این قاعدہ را موقوف نمایند
کہ ضرر دارد" (مکتوب ۶۶)۔ شاہ محمد کے مکتوب میں
"حضرت میر صاحب جیو" کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی سفارش پر
دو شخصوں، حافظ محمد یوسف اور حافظ فتح اللہ کو کچھ دلوا دی گئی ہے
اسی مکتوب میں بخشی کی طرف سے بطور صفائی کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ بخشی،

Marfat.com

۲۱۱

نواب عماد الملک ہی کی سرکار سے متعلق ہوں گے۔
مکتوب ۱۵۲ میں "صاحبزادہ" والا قدر محمد ذاکر جیو" کا ذکر ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے۔ مکتوب ۱۵۳ کے مکتوب الیہ "نعمت اللہ"، ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق قریشیؒ کے مجموعے میں ہے انھیں حضرت مظہرؒ نے مولوی نعمت لکھا ہے۔
غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام ہیں۔ یہ غلام حسن سرحد کے رہنے والے تھے۔ اور میاں غلام قادر شاہ سے بیعت تھے جیسا کہ مکتوب ۱۵۶ سے ظاہر ہے مگر حضرت مظہر سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ اخوند محمد نسیم کے نام ان کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعۂ ہذا) سے بخوبی واضح ہے۔ مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے غلام حسن سے جدا گانہ اور شخصیت ہیں۔
مکتوب ۱۷۲ کے مکتوب الیہ ملا محمد فاروق ہیں اس نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۸۶ ہے انھیں معمولات مظہریہ میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۶۳ کے مکتوب الیہ ملا تیمور حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات ۱۵۵، ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا عبدالرزاق) بھی حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں ہیں اور مقامات مظہری

Marfat.com

میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔]

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایامب، مورد اسرار الٰہی، مظہر تجلیات حضرت نامتناہی کاشف دقائق معرفت، ہادی راہ ہدایت، برگزیدۂ اولاد حضرت زبدۂ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیو! از کمترین نیازمندان راسخ الاعتقاد واحقرترین مستمندان واثق الانقیاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد کہ برطبق ارشاد گرامی و سفارش سامی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ را جاگیر کنانیدم و ہمیشہ امیدوار الطاف سامی ہستم و آنکہ بخدمت شریف کدام شخصے اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت خفگی دارد و می گوید کہ حضرت بہر کس سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ من ہر چند از بخشی تکرار کردم و پرسیدم بخشی در جواب گفت کہ مرا چہ قدرت است کہ من این قسم حرف بجناب فیض مآب برزبان نسیان بیان بیارم۔ حضرت سلامت! ہر کسے کہ ضروری باشد، حضرت برائے عنداللہ نوشتہ می دادہ باشند، پیشتر نصیب او است۔ مایان موافق مقدور در سعی کار سفارشی حضرت دریغ نخواہیم کرد۔ زیادہ ایرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ نامدار مدام دارد بعد از عجز بسیار معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ در حق این غلام سفارش بجانب حافظ شاہ محمد خواہند نوشت۔ حضرت من چہار ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت نوشتہ نہ فرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ بفرستند کہ حافظ

Marfat.com

توجہ درحق ایں بندہ می کردہ باشد۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ، سیادت و نجابت پناہ، سالک سلک شریعت، واقف اسرار طریقت میر صاحب جیو سلمہ ربہ، از مسکین ..... بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ اینصوب خیریت است و خیریت و سلامتی آن ذات بابرکات شب و روز مطلوب۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستدعی است کہ اللہ سبحانہ، آن ذات بابرکات را از آفات دینی و دنیوی نگاہ دارد و ترقیاتِ دارین نصیب گرداناد۔ آمین یارب العالمین۔

دیگر آنکہ چند مدت است کہ گاہے یاد نفرمودند۔ باعث آن زیادہ عمر است، و ازاں ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہ، اداء نمی سازند و بہ مستحبات عمل می نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار محتاج است، اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا اداے فرض و مستحب خواہد شد۔ والا عاقبت کار باخداوند است۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت ضرورت حاضر کردہ بودم۔ امید کہ آنچہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ والا بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ والسلام۔ لہذا بدست صاحبزادہ، والا قدر محمد ذاکر جیو عریضہ فرستادہ شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

Marfat.com

۲۲۲

۱۵۳

مخدومی مکرمی صاحبی مشفقی حضرت فقر و عجز پناہی حیو

ہموارہ از آفات و بلیاتِ دوران مأمون بودہ، خوش وقت و سلامت بر یادگاری کردگار خود باشند۔ از جانب کمترین خاکپای آنصاحب فقیر نعمت اللہ تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندگی بجای خدمت آوردہ عرض می نماید کہ بست سال شدہ کہ بہ سبب آشنائی اخوندزادہ نرتوپہ امید کہ خداوند برو رحم کردہ باشد، بآن صاحبی غایۃ آشنائیم و چندین کرت مانند حضرت خواجہ ور(؟) قدس سرہ بارادۂ ملاقات شریف روانہ می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مند رویت آن صاحبی ام۔ امّا بہ سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روے مہربانی اگر توجہ باین فقیر بکنند کہ از موانعات بملاقات مشرف می شوم۔ و از دعاے خمس الاوقات یاد فرمایند کہ بہ برکت دعاے ایشان بقرب خدا و رسول برسم۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحبی قدس سرہ فرمودند ؎

محمدؐ از تو می خواہم خدارا + خدایا از تو حبِ مصطفےٰ را

نیز بیت حضرت ایشان است ؎

خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس

محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس

و فقیر را از خادمان دانند۔ و الحال بغزنی (بسفر) کابل میروم۔ دعاے خیر فرمایند اگر بخیریت رسیدیم ..... خواہیم آمد۔

Marfat.com

۱۵۴

بجناب نواب صاحب و قبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی قبول باد ۔ وجناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خاں بغلام گفتہ فرستادہ بودند کہ ایشان صبح بے ملاقاتِ من نہ روند۔ بندہ خود از دو گھڑی شب باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہرگاہ آدم آن جا رسید۔ معلوم شد کہ ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ ناچار عرض نمودم بنا بر اطلاع معروض داشت ۔

غلام حسن درخدمتِ ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔ در خدمت نواب صاحب حافظ بختاور خان صاحب بسیار بسیار سلام گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی صاحب مہربان، مجموعۂ الطاف و احسان کرم فرمائے از جانب غلام حسن بعد دعوات و تحیات مشہود ضمیر منیر باد ۔ سہ چہار صحیفۂ شریفہ کہ از روے الطاف مرسول داشتہ بودند۔ بفقیر رسید۔ خیلے فرحت و سرور حاصل گردید۔ او سبحانہ، آن مہربان را با این یاد آوریہا سلامت باکرامت دارد ۔ و مضمون مندرجہ

Marfat.com

معلوم شد- مبلغ هفده روپیه که محمد شاه پیشوری داده اند، ازان صاحب سهو شده، آن مبلغان بنام محمد شاه ولد غلام غوث بن غلام قادر شاه ساکن قصبه بتاله متصل کلانور بود و مبلغ پنج روپیه بنام عبدالرسول ولد محمد شفیع که نوشته ام، اوشان نیز ساکن بتاله مزبور اند- این مبلغان هفده روپیه و پنج روپیه معرفت گل محمد به میان عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاه ساکن بتاله مذکور بدهند- میان عبدالنبی این مبلغان به بتاله خواهد رسانید- و مبلغ سه روپیه بنام غلام رسول پدر عمر و مبلغ دو روپیه بنام محمد نور به گل محمد بدهند- او این مبلغ سه روپیه را به غلام رسول که اورا صریحاً داده ام، و در خانهٔ گل محمد می ماند، خواهد رسانید- و مبلغ دو روپیه به محمد نور امام مسجد خود را خواهد داد- و در حق عبدالله و دیندار نجار که ارقام فرموده بودند این هر دو را به صاحبزاده فتح علی خان ملاقات کننده، خاطر جمع نموده شد- و آنکه مرقوم فرموده اند که مردمان بیرون جات هرگاه خطوط خواهند فرستاد- مبلغان به اوشان رسانیده، رسید گرفته، خواهم فرستاد- لهذا به موجب نوشتهٔ آن صاحب، به هریکے خط مرقوم شده هرگاه آن خطوط به آن صاحب برسند- اوشان را مبلغان داده، رسید نوزیانیده، بفرستند-

تفصیل مبلغان یک صد و شش روپیه این است- محمد شاه ولد غلام غوث بن غلام قادر شاه ساکن بتاله هفده روپیه- میان غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بتاله مزبور پنج روپیه- مولوی عبدالرزاق ساکن پیشور هشت و نیم روپیه- گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خان پنج روپیه- غلام رسول پدر عمر در خانهٔ گل محمد مزبور سه روپیه که از راهِ فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرموده اند- امام مسجد گل محمد مسطور

Marfat.com

دو روپیہ - برادرِ عبداللہ مرحوم ساکن نرتوپہ متصل حضرو قاضی والہ
ہشت و نیم روپیہ - محمد عارف برادر کلان، محمد کاشف ساکن
ہشت نگر در محلہ پڑانگ ہشت و نیم روپیہ - میاں مسعود پسرزادہ
ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت و نیم روپیہ - ملا خواجہ محمد
ساکن موضع ہنڈ برکنارۂ اباسند ہشت و نیم روپیہ - محمد اکبر خان
ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ دو روپیہ - امام مسجد محلہ بابڑہ
فضل محمد دو روپیہ - ملا ولی محمد محلہ بابڑہ سید فام دو روپیہ -
اللہ یار ساکن محلہ بابڑہ دو روپیہ - ملا نسیم خلیفۂ مرزا صاحب ساکن
سوات ہشت و نیم روپیہ - ملا سیف الدین ساکن سوات خام
مرزا صاحب پنج روپیہ - ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحب ہشت
و نیم روپیہ - استاد ملا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپیہ -

۱۵۶

شرافت و کمالات دستگاہ حضرت میاں جیو صاحب میاں عبدالرزاق سلمہٗ
از طرف مہجورا لخدمت غلام حسن بعد از سلام مسنت الاسلام
آنکہ نوازش نامۂ عالی بنام محمد شاہ ولد فلان کہ اینجانب واقف نیست کہ
کہ کدام است و محض ہم پیری است۔ لہذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ
بیست و دو روپیہ کہ نصف منہ یازدہ روپیہ می شود منجملہ آنہا مبلغ ہفدہ
روپیہ بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت میاں غلام قادر شاہ ساکن قصبہ
بتالہ کہ متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است و باقی پنج
روپیہ منجملہ روپیہ بالا بنام عبدالرسول ولد میاں محمد شفیع کہ در قصبہ بتالہ
مسطور بخدمت حضرت میاں محمد شاہ صاحب معزالیہ مشرف اند، برسند۔ لکن

Marfat.com

معرفت میاں عبدالنبی صاحب کہ در مسجد محبت خاں مدرس اند۔ چنانچہ میاں گل محمد نور باف جیو کہ در کوٹلہ رشید خاں متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو می باشند خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میاں گل محمد مسطور از عبدالنبی مسطور ملاقات ہمہ کنانیدہ بود، یا وشان مبلغ مزبور بدہد۔ چنانچہ میاں عبدالنبی جیو بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بتالہ مذکور خواہد رسانید۔ چرا کہ میاں عبدالنبی و ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت پیر دستگیر میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی مصدعہ دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدہند۔ و رسید از ایشان بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ من ازو واقف نیستم کہ کدام کس است۔ ازو گرفتہ حوالہ میاں عبدالنبی و ولایت شاہ کہ ہم پیر این جانب اند نمایند کہ حق بحقدار رسد۔ و میان دیندار بخار بسیار تقید نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بشارالیہما برسانند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام مرقوم شدہ است، محض غلط است و نامنظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

میانصاحب مشفق فدویاں کرم فرمائے من سلامت

فدوی لھا سحان (؟) آداب کورنشات بتقدیم رسانیدہ معروض رای انور عا
می گرداند۔ فدوی را بروجہ غلام دانستہ شب و روز دعائے درحق فدوی
می نمودہ باشند و از دست بندہ خدمتگاری فقیران ہیچ نمی شود چرا کہ

Marfat.com

پرگنهٔ بیگانه و نوکری است - بنا بران بجناب فیض مآب معروض می دارد که یک هفته وظیفه برهان مبارک خوانند که ترقی و جمعیت فدوی گردد - ازان بنده هم خدمتگاری و غلامی فقیران بجا آرد - امید که لطف فرموده یک هفته وظیفه در جمعیت فدوی برهان مبارک بخوانند که جمعیت فدوی گردد و همیشه فدوی را غلام دانسته از والانامها ممتاز می فرموده باشند -

۱۵۸

برادران عزیز القدران امین و راز محمد و شاهتار و فتح خان و جمیع الدین سا (کذا) از این طرف عبدالله خان و علی محمد و سرفراز خان و دیندار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع جرگه علی خیل بعد از دعاے سلام آنکه قبل ازین خبر یافته بودیم که بعضے از کسان ایشان مردم بائزی کشته آمد - درین باب آنچه فهمیده بود بطرف بائزی جواب فرستاده سک سرم (کذا) از خود بود و بشمایان نیز گفته فرستاده بودیم که با صلاح و مصلحت اینجانب دست درازی نکند - و این عجب کار است که بدون جزو صلاح مایان خونریزی کردند، خوب نکردند، حق بطرف خود داشتند، اکنون از جانب خصم دعوی برخود روا نمودند و گله مندی مایان نیز بذمهٔ خود لازم داشتند - جز آینده نگاهبانی خود نمایند و آنچه شد، شد - باز خود را ملامت کنند، خدا خواست صلاح کرده خواهد شد -

مهر

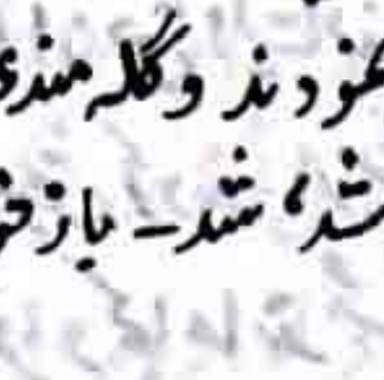

Marfat.com

۱۵۹

شاہ صاحب مشفق مہربان از کمترین شاہ علی بعد از سلام مسنون واضح رای عالی باد کہ بندہ تا یوم تحریر مع حضرت وقبلہ و والدہ صاحبہ متعلقان خود بخیریت است ۔ و خیریت ذات با برکات از درگاہ ایزد متعال مدام مطلوب است ۔ باقی احوال متعلقان آن خداوندا اینست ۔ احوال افلاس و بے سامانی، فقر و فاقہ چہ بیان نمایم کہ در تحریر نمی گنجد ۔ و دیگر دختران محمدی بیگم و امامی بیگم فوت گردیدند ۔ و درین عرصہ پنج سال کہ صاحب از اینجا تشریف برده اند، میان عزت اللہ صاحب از بریلی یکبار مقدار پانزده روپیہ خرچ فرستاده بودند و یکبار متعلقان خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بندہ این نرا نگذاشت ۔ بنابرین مقدمہ کہ شاید مرضی آن صاحب نباشد تا حال آنجا ہستند ۔ و درین بے سامانی در گوشۂ عافیت نشستہ بحرمت آنخداوند و عصمت خداوند گانی بسری برند ۔ و خانمان صاحب را دعا می کنند ۔ آنچہ صاحب کردند کسی ظالم بہ مظلوم نمی کند و ما کہ این کتخدائی بصاحب تجویز کرده بودیم دانستہ بودیم نام حضرات درمیان بود بغریب صاحبزادگی آن فریب خورده بودیم کہ شاید وفا خواہند کرد لیکن آنچہ شرط بیوفائی را بود بظہور آمد ۔ خوب میا بر خلق اگر رفت ترس خدا ہم رفت ۔ خدا از حق ایشان نخواہد پرسید و حق شرعی ایشان است حق شرعی را ہم ترس خدا را فراموش کردند ۔ از شان پیرزادگی بعید بود ۔ ہزار حیف ۔

ع چو کعزاد کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال ہر چہ شد، شد ۔ برای خدا و بہ ارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید وگرنہ کار از دست میرود تا حال بہر نہجے کہ گذشت گذشت و حالا از ما ہیچ نمی شود ۔ کار از دست میرود و حرمت و آبرو در تغافل ماند ۔ خیر شرط است آبروی شما است ۔ پیشتر مختار اند ہر چہ بخاطر بیاید بکنند ۔ ما بری الذمہ شدیم و از جانب سیدن بیگم کہ خوشدامن شما است بعد از سلام مطالعہ نمایند کہ سبحان اللہ ما با صفات پیرزادگی

Marfat.com

شما نظر بناموس کریم و صاحب بناموس ما نظر نکردید - حیف به پیرزادگی و نجابت
که در عالم جوانی و بے سامانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید -
چه جاے آنکه خرچ فرستادن و صاحب مختار اند - خبر شرط است تا حال آبروئے شما
را از ما ماند و حالا نمی ماند - سویم روز مردار هم حلال است - براے خدا خود را
در انجا باید رسانید - و از جکو ننهے بندگی بصد نیاز قبول باد و از متعلقان بندگی
مطالعه فرمایند و از مردمان بنده بندگی قبول باد - و از حاجی بیگم حویلی والی سلام قبول باد -
و هیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا گم کردند - هیچ خبر زیستن و مردن
آنخداوند اینجا نمی رسد - خوب بهر نهجے که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی
ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند -
و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید - جواب این زود عنایت خواهد
فرمود - زیاده حد ادب - و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهند فرمود -

۱۶۰

بگرامی خدمت میاں صاحب میاں ابوالعوالی سلمه الله تعالیٰ

الداعی بالخیر ابوسعید بعد سلام و سلامتی اینجا آنکه فقیر در انجاے قدرے
قرضدار بقال و گاذر شده چهاچه بقال تقاضا میکند - گاذر پارچه پوشیدنی
نمی دهد - لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب جیو سلمه الله تعالیٰ دو روپیه
قرض برای اینجانب گرفته بفرستند - انشاء الله تعالیٰ نقد ادا کرده زانجا
خواهد رفت - والسلام مع الکرام -

Marfat.com

۱۶۱

شاه نورخان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجاے بخیر است و خیریت ایشان مطلوب شما را بیست و دو روز شده که دختر را برده رفته اید و آن در میان چنین فرقه (؟) ناهموار خط نفرستاده، همه ها می پرسند۔ باید که به دیدن خط خیریت بفرستد و بر حسینی خانم مدد دهم ..... جدا می خواهد و برادر و همشیرها همه براے خبر فریاد می کند و والده را خون در شکم شده از خوردن و نوشیدن بند محتاج هم و برای خبر مفکر هم۔ بنابران به زودی خبر دختر باید فرستاد، والا نه در عاقبت دامن گیر خواهد شد۔ و به حسینی دعا برسد۔ شب و روز سرگردان می مانم۔ تصدق رسول خدا، دیر نکند که صورت توبه بینم۔

۱۶۲

فضیلت پناه کمالات دستگاه اخوند صاحب مهربان سلامت

احقر اراده موافق وعده می داشت لیکن اراده الله سبحانه، چنین بود که امروز و فردا یک کارے بظهور آمده انشاءالله تعالی بروز جمعه دران کاریکه مابین مقرر است خواهم کوشید۔ والسلام۔

پیر صاحب تسلیمات معروض باد۔

Marfat.com

برادر عزیز گرامی قدر ملان تیمر و لعل خان بعافیت باشند۔
از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد، الحمد للہ والمنۃ کہ
احوال اینجا بفضل الٰہی مستوجب شکر۔ و خیریت آن برادران شب و روز
قرین حال خط در جواب فرستادہ بود رسید و کیفیت مندرجہ معلوم گردید و بعد
ازیں مامہ دردی رمس لعاش (کذا) ارقام یافتہ معلوم شد۔ یقین کہ مدرس سراع
دارد ہرگاہ سراع بدست آید۔ ہمان وقت بما اطلاع دہید کہ از گرفتہ آید۔
و ہموارہ سرالودی (کذا) اینجانب لعل خان را می فرستادہ باشد از خبرگیری غافل
نہ شوید و اگر فتح خان آمدہ باشد، زود بفرستید کہ موجودات مایان بران موقوف
است۔ ہرگاہ می آید۔ موجودات سالہ (کذا) می شود واحد موجودات از سرکار
سراست۔ یقین کہ بمشار الیہ بگویند در ملک عالی سرکار کہ از انجا در آمدہ شد
او در پیش ادام برد (کذا) اینجانب قرآن شریف آن برادر و سراسر
در جان یکجا بود الا ہر دو ماندہ و کافی اسباب از نمک حرامی نوبران دلدر ماں
ماسد (کذا) و یقین کہ صراسان اینجانب از ساہوکار وغیرہ تحقیق کردہ
مفصل بنویسند کہ خاطر جمع و اینمعنے از سبب قسمت خود بعمل آید۔ حالا
تلاش مبلغ ہا دلعدسہ (کذا) ہرگاہ چیزے مبلغ کہ بدست آید رخصت گرفتہ،
برای بیماری و سرانجام در بہر (کذا) خواہم رسانید و حالا از بے اسبابی مسطور
فقراں (کذا)..... اگر چیزے سس .... اسباب .... معلومہ .... و این تشکر
کوسہ سعک بار بد دیدہ کوشش بردہ بشب انتظار کرد۔ باعث بدحاری شد (کذا)

Marfat.com

۱۶۴

حاجی محمد رسول زالعلوم باشد که غلاف حضرت مدینه که نزد محمود است
اگر بچهار پنج روپیه می دهد البته خریدکرده بیارند، توقف نکنند و برای میر ابوالوالی
یک عدد عینک و یک عدد مجموعه و کتاب موسی نامه و سفینه الاولیاء
خریده بیارند - مبلغ خواهم داد - و برای میر احمد و نظر احمد و سید احمد سه لونگی
خورد خریده بیارند، تاکید اکید دانید -

اگر ملا خشحال (خوش حال) می آید، همراه آرند و اجناس که نزد شما
است فروخته مبلغ آرند و بوریا که در خانه اند و یک دیگ خریده ضرور آرند
و آنچه اجناس فروختنی باشد که آورده نمی توانید - چنانچه پالنگ و غیره و صندوق
نیز همراه آرند -

بخدمت میر صاحب جیو قبلهٔ دوجهان از جانب حاجی بی بی و والده میر محمد علی
و میر احمد بندگی رسانند - از جانب حاجیانی عابده خانم، عرب خانم،
الله یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیده و قبیلهٔ محمد طاهر جانی خانم،
جعل بیگ خان صاحب مرزا خان جیو را سلام رسانند - نور نساء خانم بندگی
رسانند -

قصص الانبیاء که نزد آن برادر است، ضرور همراه خود آرند -

۱۶۵

اخوند صاحب مهربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

Marfat.com

واخوند محمد سلیم صاحب ازین جانب همت تسلیمات وتعظیمات بهردو
دست قبول باد بالنون والصاد- بعدهٗ آنکه بنده محتاج دعای آنصاحبان
است، بدعا یاد آورید- انشاء الله تعالیٰ اگر خواست خدا بخیب خان
هم بدهلی زودی آید- بدیدن صاحبان میرسم - از طرف مایان بملاحظه رسید
بندگی ما رسانید-
زیاده والسلام-

۱۶۶

میر صاحب مشفق مهربان سلامت
از جانب حاجی اهان (امان) بعد سلام واضح باد چون یک تهان
قیمت سوا دو روپیه مصحوب شاه محمد خان فرستاده بود صاحب نوشته بود
که انشاء الله تعالیٰ بعد آمدن ملا امان خان نوکری برخوردار حافظ عبدالرحیم
کرده (کذا) - چون رفتن بنده یکایک جلدی بطرف آنوله شده است
فردا دوپهر..... انشاء الله تعالیٰ روانه خواهم شد- دیگر.... صاحب را
نوکری اخوند حاجی (کذا) خیلی ..... برای برخوردار..... بهرکه خواهد
فرمود دو روپیه خواهد رسانید-
البته دو روپیه را روغن بیارند- از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد
سلام بندگی برسد- برای ساکو (کذا) فرمایش نموده اند- اگر اتفاق شود البته
یک روپیه را برای اینجانب بیارند- زیاده چه-
از قاضی محمد اشرف سلام برسد- اگر دو روپیه را روغن آرد فرستاده خواهد
فرستاد-

Marfat.com

۱۶۷

داداجی صاحب مشفق مهربان امیدگاه قدردان سلمه ربه

از بنده محمد عجب بعد عرض عبودیت و بندگی معروض رای خورشید انجلای می دارد - درینجا خیریت است و خیریت آن مشفق مهربان قدردان لیل و نهار از درگاه رب المعبود خواهان و مستدعی است - بنده بے رخصت آنصاحب درین طرف آمده بزبان مبارک فرمودند که از شما به حبیبا (کذا) جاگیر صاحب می دهانند - چون به چسار رسیدم از رام خان زر وصول نیافتم - بر خذر خان (خضر خان) تنخواه دادید - چنانچه نزد خذر خان رسیدم جواب دادند که به بنارس بیائید، از انجا زر شما را می دهانم - اگرچه به بنارس هم رفتم لیکن از انجا هم زر خود وصول نیافتم مبلغ یک صد و چهار روپیه بر خذر خان طلب این کس می برآمد - بنا بران سحد و ماعب (؟) شد - مبلغ مذکور از خذر خان الله برار الیه (؟) بگیرند - بالفعل در بندر سورت رسیده ام ~~[illegible]~~ برای همین کار که در پیش است درین تردد ام - اکرام خان در سورت شنیده که در ارکات هستند، بهمان جا رفته بخدمت آن مرشد جاودان خواهند رسید - با ملا میان اخوند میان سلیم جیو که مدارات و توجه خواهند فرمود، گویا بر این بنده عنایت فرمودند بهیچ چیز از طعام یا پوشیدن پارچه سوای اگر زمین خواهد، امید رعایت مراعات خواهند فرمود - اگر خواهد شنید که برخوردار محمد سلیم مدارات و رعایت از آن مربی نه شده این نیاز مند آزرده خاطر خواهم شد - و از ملاقات هم محروم - برخوردار درگاهی خان و رسلب خان (؟)، و رحیم داد خان و نظام میر خان (؟) و عظیم خان دعا برسد -

Marfat.com

خویداد خاں و رسول خان و رضا خان و جمیع حافزان خورد و کلان سلام برسد - بخدمت خذرخان (خفرخان) و جمال خان و انور خان و جمیع یاران سلام برسد- ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت رسیده ام - در دلداری اینجا رسیده لمراد ..... خواهم کرد -

۱۶۸

دقائق و معارف آگاه شاه نور الله درویش از قدیم الایام به این مخلص رابطهٔ خاص مستحکم بدرجه کمال دارند- چنانچه کارے فردی درپیش است که تفصیل آن روبرو آن مهربان شاه موصوف اظهار خواهند نمود- امید که توجه بلیغ نموده بموجب اظهار خطے به نجیب الدوله بهادر نوشته عنایت سازند - و درین مقدمه هرچیز که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع خواهد گردید و نیز رضامندی کمال این دوستدار است که عند الله اجر عظیم و عند الرسول صورت جمیل خواهد شد-

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالی

بنده رکن الدین لعبد ابراز لوازم نیاز سلامت مسنی بتقدیم رسانده معهود رای گردانیده می ایید- محبت خان میرسد- باید که از حضرت صاحب قدمبوس کنانیده دهند و همیشه از مهربانی نامه سرفراز می فرموده باشند- زیاده چه -

Marfat.com

عبداللہ خان جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

صاحب و قبلہ مہربان مشفق قدردان کرم فرمائے نیازمندان از صوب کمال خان بعد از بندگی و سرافگندگی واضح رائے شریف باد از طرف ملا داکور واخون ایمن بندگی برسد۔

آدم را بخدمت شما فرستادہ بودم ۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و نہ آدم آمدہ ۔

بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم ، و زخم دارم و چیزے برائے خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود دانستہ ، طلبیدہ بودم و در مراد نگر[1] سکونت دارم۔ و قرض شما نہ خواہد ماند۔

بسبب قرض در بند افتادہ ام ۔ عند اللہ و عند الرسول آدم معتبر شیخ اللہ یار را مکرر بخدمت روانہ نمودہ تر صد کہ مبلغ چہار روپیہ قرض بدست مشار الیہ مرسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔

پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔

ضرور ضرور آدم را چیزے دادہ زود رخصت فرمایند۔ سوائے یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔

و مدام ممنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

---

[1] مراد نگر (ضلع میرٹھ)

Marfat.com

شد۔

اگر آدمِ سابق را چیزے دادہ باشند اطلاع بخشند کہ درین جا گرفتہ شود۔

وجوابِ این خط نوشتہ خیر اندیش را سر بلند دارند۔ زیادہ ازیں چہ تاکید رود۔

ایام مخلص فوازی مدام باد۔

درین وقت منکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند عواہم شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔

والسلام۔

Marfat.com

۱۷۱

حضرت صاحب قطب الدین جیو مدالله اجلالهم، مرشدِ حقیقی
مربیٔ تحقیقی سلامت۔
کمترین نصرالدین تعظیم و بندگی و قدبوسی معروض بجناب ملازمان
آن فیض مآب می گرداند ازان روزے که از خدمت فیض موہبت آن قبلۂ
حاجات وکعبۂ مرادات این غلام به اعتقاد تمام مہجور و دور گردید
شب و روز دلِ نیاز منزل به گرامی خدمتِ آن قدوۃ الکاملین در
حضور می ماند۔ امّا لاچار۔
باقی شب و روز امید از آنجناب این است که هرگز هرگز
از نوازش و یاد دلی و دعا تغافلی نخواهد فرمود۔
این کمترین حلقۂ بندگی در گوش دارد۔
واگر در باب طلب این غلام ایمائے گردد تا قدم از سر ساخته
به گرامی خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نه فرمایند دل از ظرف
برخاسته شود۔
زیاده بجز بندگی۔
واز احمد خان سلام نیاز انجام و بندگی با تمام نیازمندگی
مقبول فرمایند۔

Marfat.com

۱۷۲

مشفق مہربان عواطف والطاف نشان ملّا محمد فاروق
سلمہ الرحمان۔

از خزاندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و آرزوے ملاقات بہجت سمات مشہود ضمیر منیر فیض تخمیر می گرداند درین جا بسبب قحط غلہ وانسداد وجوہ روزگار بر مردم قیامت و واویلا می گذرد۔ چنانچہ اسباب گذران بندہ نیز علیٰ ہذا القیاس بنابران صاحب را مشفق ومربی خود دانستہ متضرع می گردد۔ پروانہ ہشت آنہ یومیہ این جانب برمار نگینہ کہ از مدت مدید بہ سبب ضعف پیری وناسازی نزد فقیر است، آن را درین رقیمہ ملفوف ساختہ در خدمت آن شفقت ومرحمت دستگاہ ارسال داشتہ، امید از کمال خوبی ہا وآشنا پرستی ہاے آن صاحب این است کہ بفقیر زادہ بسیار توجہات وسعی کامل مبذول داشتہ یومیۂ بندہ جاری فرمایند کہ موجب غایت احسانہا وباعث دعا ہاے بہبودی ہاے ظاہری وباطنی خواہد بود و دیگر ہرچہ مرضی باشد، ازان ہم عدول نخواہد شد۔

والسلام۔

Marfat.com

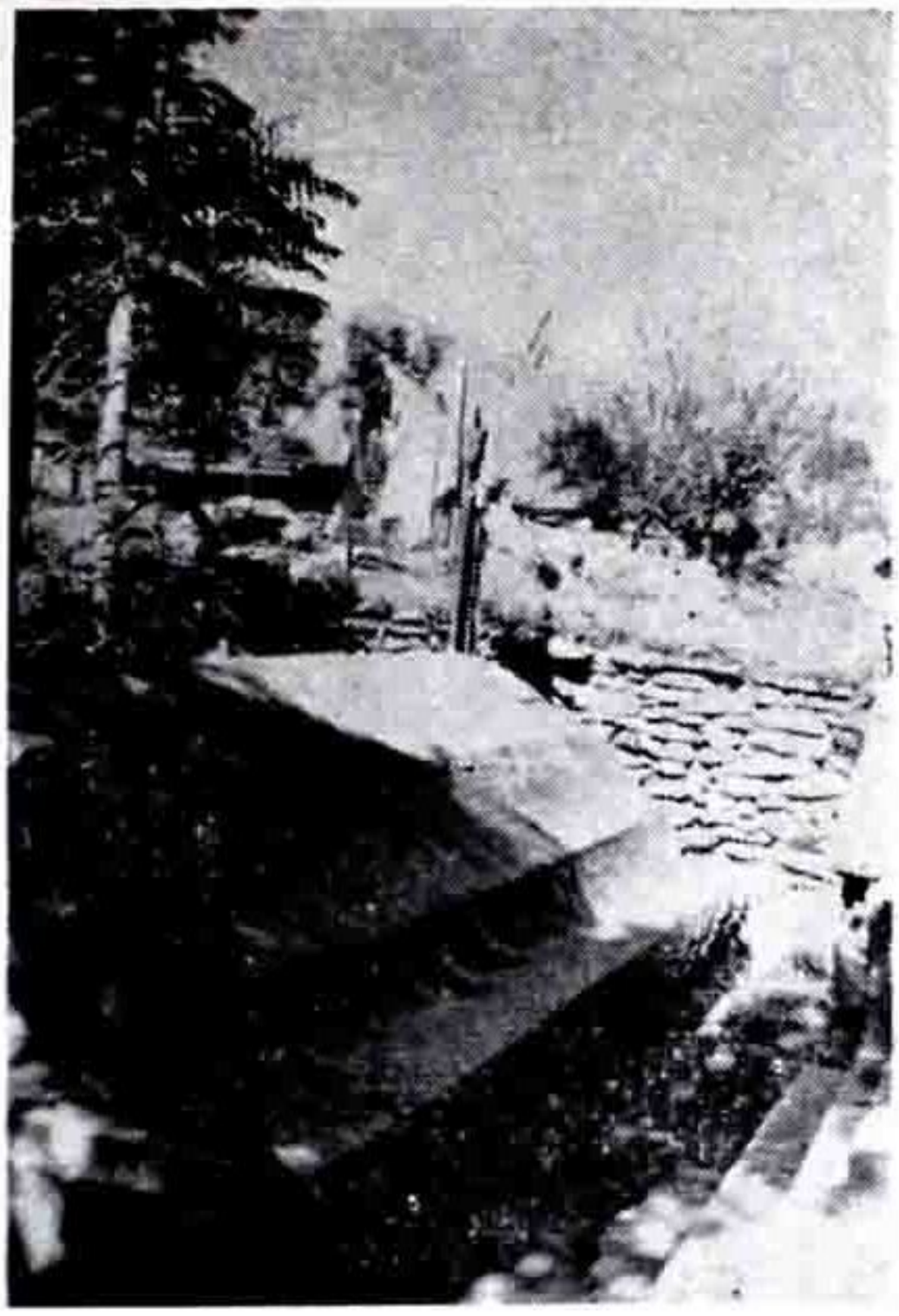

اوتج (دیر) میں مُلّا محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس۔

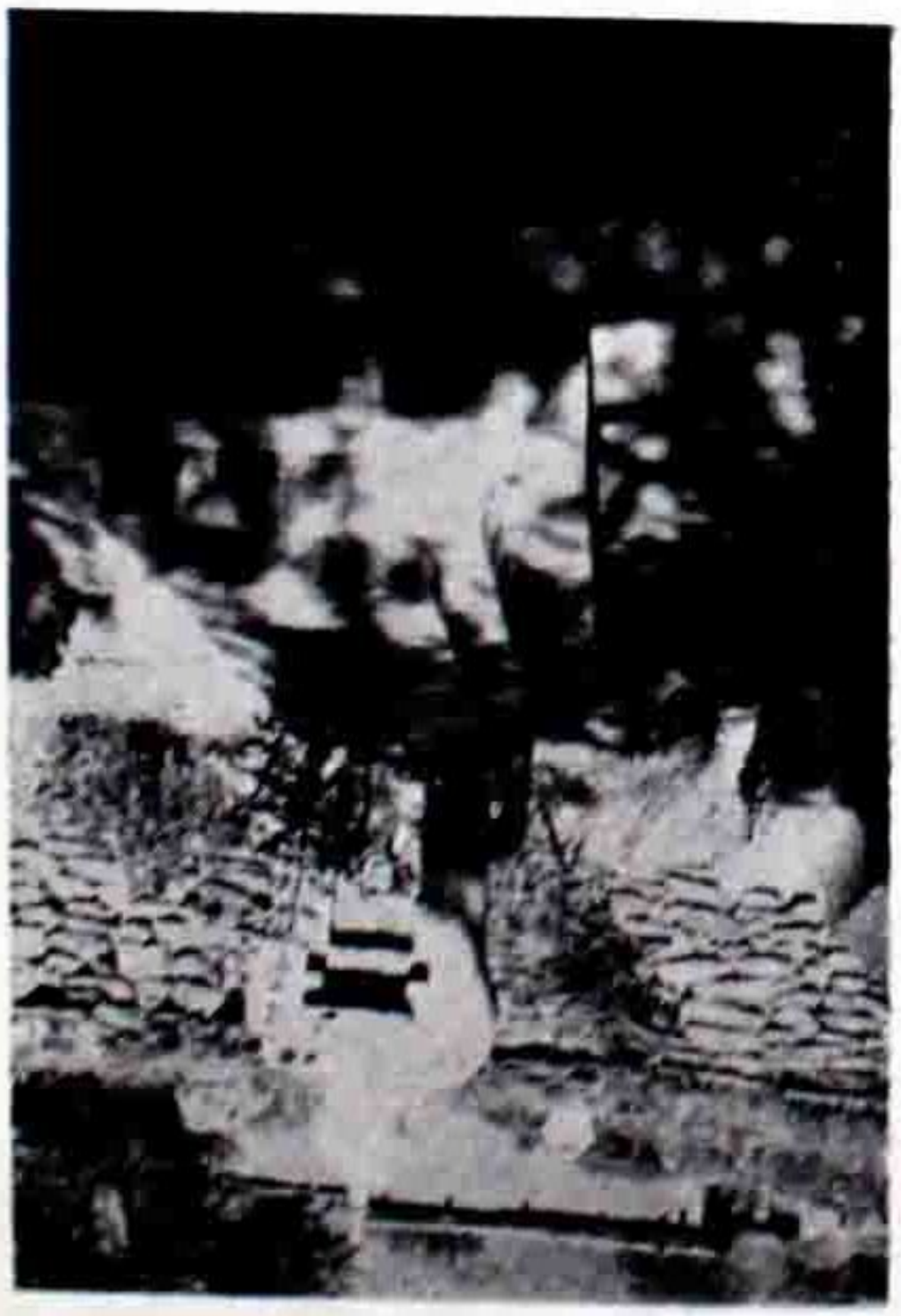

مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو مُلّا نسیمؒ کے مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی جانب مُلّا محمد نسیمؒ کے مزار کا ایک حصّہ بھی نظر آ رہا ہے

Marfat.com

(۲)

باب نسیمؒ

مشتمل بر بست و ہشت ۲۸ مکتوبات بنام اخوند

محمد نسیمؒ

Marfat.com

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

بنام اخوند ملا محمد نسیمؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب میں ملا محمد نسیمؒ کے "عنایت نامے" کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے ساتھ ایک تسبیح اور نافۂ مشک بھی موصول ہوا۔ دوسرے مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا زبردست بھی آئے تھے لیکن موخر الذکر دو حضرات (جن میں سے ایک ملا محمد نسیمؒ کے خسر تھے) پانی پت سے رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (ا) (حضرت مظہر کے بتنی) عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں مداری میرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد (پٹنہ) میں اپنے ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی ایمنہ کا عرصہ ہوا نکاح کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا

۱۔ اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ "شاہ علی ان کا (اہلیہ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے"

Marfat.com

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ (المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ درد رانی (۲) کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس سے مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہو گیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہو گئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سرہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی چوتھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جا رہے ہیں

۱۔ فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳۰ میں ہے کہ قاضی صاحب ہمیشہ مہر اپنے پاس رکھتے تھے

۲۔ درّانی کو درد رانی لکھا ہے۔

Marfat.com

تاکہ شادی کریں، آپ انھیں "توجہ" دیں۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:

۱۷۳

الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ سلامت۔ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی لبعد از سلام سنت الاسلام و نیازمندیہا واشتیاق ملاقات بہجت آیات کثیر البرکات واضح رائے گرامی می گرداند۔ الحمدللہ کہ فقیر معہ متعلقان بخیر وعافیت ست، و بہ دعائے ترقیات درجات وکثرت برکات صاحبان مشغول واز کثرت گناہان خائف و بآخر رسیدن عمر وضایع شدن آن در امور لاطائل نادم و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان بہ دعائے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباد اللہ الصالحین بالدعاء یغفر اللہ تعالیٰ لی ولکم و یرحمنا اللہ تعالیٰ وایاکم۔ عنایت نامہ سامی معہ سبحہ و نافہ مشک رسیدہ برسر و چشم نہادم۔ حق تعالیٰ بہ ایں الطاف و مہربانی ہا سلامت دارد، و ملاقاتہائے مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلیٰ میسر آرد۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد البشیر النذیر وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلیٰ آل محمد واصحابہ اجمعین وعلیٰ جمیع عباد اللہ الصالحین۔ برخورداران گرامی قدر محمد حیو و غلام محمد وغیرہما و والدات شان و جمیع یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و محبت مشایخ مستقیم باشند۔

Marfat.com

۱۷۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخون صاحب مشفق مہربان اخون ملا محمد نسیم جیو سلمہٗ ربہٗ سلامت، بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت آیات مطالعہ فرمایند، الحمد للہ کہ فقیر بخیریت ست ومحمد دلیل اللہ ومحمد صفوۃ اللہ پسر مولوی احمد اللہ مرحوم بفضل الٰہی بخیریت اند ومولوی احمد اللہ مرحوم ومحمد صبغۃ اللہ مرحوم از مدتہا رحلت کردہ بودند۔ شنیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشاں شہید رض از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالا از شش ماہ در شاہ جہاں آباد تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی را مدت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو پسر گذاشتہ اند۔ یکے میاں مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ ومیاں نظامی پسر خورد ایشاں مع والدۂ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود ہستند دبی بی ایمنہ دختر مرزا شاہ علی از مدتے نکاح کردہ دادند۔ دلپسر خورد شاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت شدہ ومادر او ہم نیست واز یاران حلقہ میاں محمد مراد صاحب ومولوی غلام علی صاحب ومیاں عبد الغنی صاحب ومیاں محمد احسان صاحب بخیریت اند۔ ومیاں محمد احسان در رام پور اند۔ ودیگر صاحبان در شاہ جہاں آباد۔ مولوی غلام علی صاحب بر مسند ارشاد نشستہ اند۔ عالمے از ایشاں مستفید می شوند، مولوی محمد صدیق صاحب از مدتے رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف وملا زبردست وملا سردار صوفیان آں مہربان بخیریت بے نہایت رسیدند وخط آں مہربان سا یدند از ادراک احوال شریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

Marfat.com

که برمسند ارشاد نشسته عالم را منور بسازند، فقیر را در وقت صافی به دعای حسن خاتمه یاد می آورده باشند و بودن چهار پسر و سه صبیه و دو مستورات هم معلوم شد، و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانه می شود، راهِ شاه جهان آباد مخطور است، ارادهٔ شاه جهان آباد نه کرده اند۔ اگر فرصت می یابند برای مزار حضرت ایشاں از رام پور به شاه جهاں آباد هند رفت والا ارادهٔ وطن خواهند کرد۔ عرضی و بوریائے مصلی و سه مشک نافه و یک کاسهٔ چوبی و سه تسبیح زیتون که برائے والده مرشده تحفه فرستاده بودید ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشته روانه رام پور شدند۔ عرضی و اجناس تحفه مذکور هرگاه کسے معتبر روانهٔ دہلی خواهد شد، بدستِ او فرستاده خواهد شد و دو تسبیح که به فقیر فرستاده بودند رسید۔ ملا سردار چند روز در پانی پت نزد فقیر ارادهٔ اقامت دارند۔ بعد ازیں باید دید، از طرف محمد دلیل اللہ و محمد صفوة اللہ سلام و نیاز مطالعه فرمایند۔ محمد صفوة اللہ بفضل الٰہی کتابهائے صرف و نحو خوانده است۔ حالا کتاب هائے منطق می خوانند۔

۱۷۵

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد
و آله و اصحابه اجمعین

اخوند صاحب مشفق مهربان اخوند ملا نسیم صاحب سلامت۔ از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بهوت واضح رائے گرامی باد، دو سال شده که خط آں مشفق مصحوب سه کس از طالب علم که یکے از آنها ملا سردار بود و یکے خسر شما و یکے مرد دیگر رسیده بود و ازاں خط خبر صحت مزاج گرامی حلقه دریافت شده بود۔ شکر الٰہی بجا آورده بود۔

حق تعالیٰ باصحت و تندرستی وجمعیت ظاہری وباطنی مشغولی بہ طاعات و
ترویج طریقۂ علیہ احمدیہ مجددیہ حرسنا اللہ تعالیٰ بہ اسرار اہالی ہا دارد، دوکس
از آنہا یک دو روز ماندہ بہ طرف رام پور رفتند، ما را احوال شاں معلوم نیست
وملا سردار از دو سال دراین جا تشریف دارند، وبخیریت ہستند، در تحصیل
نسبت علیہ وخواندن ہدایہ ومشکوٰۃ مشغول اند، خبر خیریت ایشاں بہ اقربا
ایشاں باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخیریت است لیکن از غلبہ کفر تنگ دل
سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتے کالت روافض
وتشویش آسیب سکھاں بود واز قریب دہ سال تسلط مرہٹہ است، ہرچند
دو وجوہ دنیا داری چنداں اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر ومغلوبی مسلمانان
درولشاں را بسیار ناخوش می دارد۔ بادشاہ اسلام ولشکر مسلماناں توفیق
جہاد واعلاء کلمۃ اللہ ندارد، ظاہرا باہم در مسلماناں خرخاری ست، سابق چند
بار احمد شاہ در درانی خدایش بیامرزاد در ہندوستان آمد، بہ مسلمانان ضعف
تصدیع رسید وہیچ بندوبست نہ شد سرداران مسلمان برہم شدند وملک لاہور
وسرہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند وچہا چہا کردند
ہیچ تدارک نشد، حالا مسموع می شود کہ شاہ امان بہ ارادۂ جہاد ایں طرف
می آید۔ خدا کند کہ مسلمانان تصدیع نہ کشند وکفار متاصل شوند وغلبۂ اسلام
وعزت مسلماناں بہ ظہور آید۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مہر: ثناء اللہ
۱۲۱۶ھ

۱۔ در ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء

۱۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ
تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخوند صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ
پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہجت مطالعہ فرمایند
الحمد للہ کہ فقیر بخیریت است و خیریت سامی مدام مطلوب، حق تعالیٰ شما را سلامت
دارد، و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد،
بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور
است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار وغیرہ سہ کس از طرف . . . .
آمدہ بودند و نامۂ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس ازاں برام پور رفتند باز بخدمت
رسیدہ باشند جواب نامۂ نامی بہ دست آنہا فرستادہ بودم و شاید کہ بعد
ازاں ہم بہ دست کسے دیگر روندۂ آں طرف خطے فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ
باشد۔ ملا سردار دو سال درین جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی
ہم ہر چہ در ارادۂ الٰہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ
شرح وقایہ و بعضے ہدایہ و بعضے مشکوٰۃ شریف خواند، مردے خوب است
فقیر را ازیشاں را حتے ست و نسبتِ علمی دارد حق تعالیٰ او را از کشف و شہود
نسبتے دادہ است، ایں ہم غنیمت ست، ایں قدر دریافت می کند کہ ایں قدر
وقت کہ ایں جا صرف شدہ رائگاں نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن او را غالب آمدہ
بخدمت شریف می رسد، انشاء اللہ تعالیٰ سنت نکاح ہم ادا خواہد کرد۔ برائے
کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواہد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن

Marfat.com

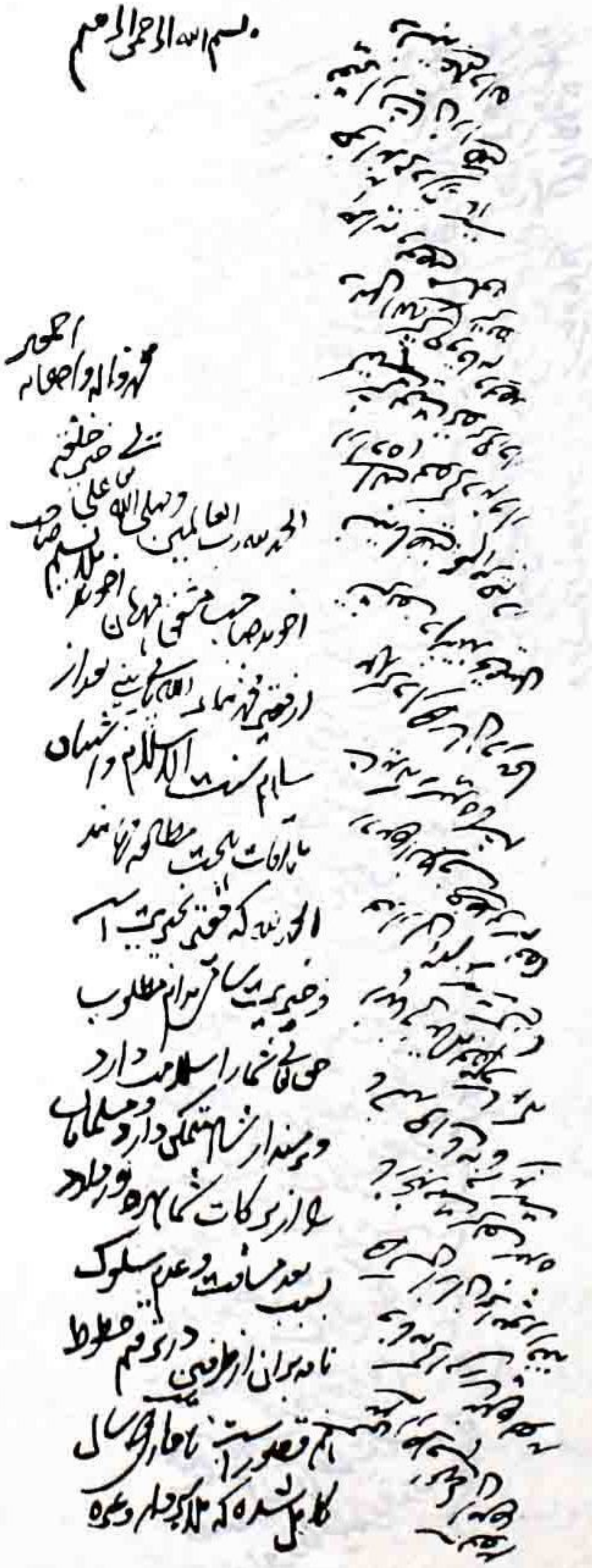

عکس مکتوب ۔ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی ، صفحہ اول

Marfat.com

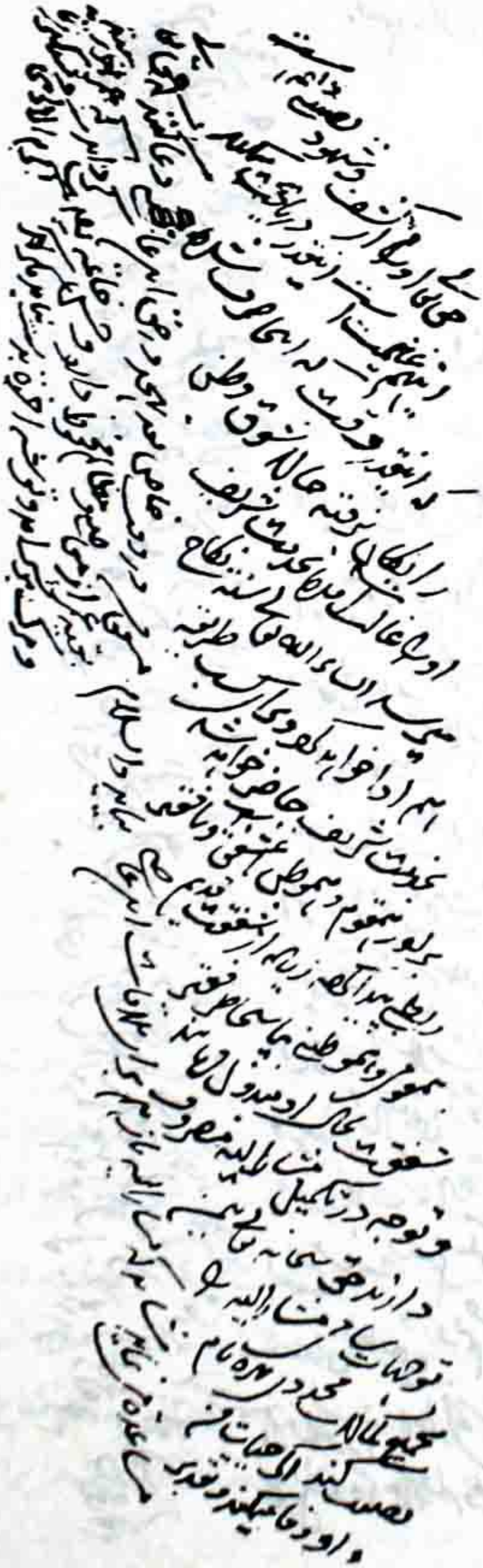

عکس مکتوب ۵ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، صفحہ ۲

Marfat.com

(شما) است و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی دہم وطنی بپاس خاطر فقیر شفقت بحال او مبذول فرمایند، و توجہ در تکمیل مشار الیہ مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ یمن توجہات سامی مشار الیہ جمیع کمالات مجددی بہرۂ تمام نصیب کند، اگر حیات من داد وفا می کند و تقدیر مساعدت می نماید، شاید کہ مشار الیہ باز ہم برائے ملاقات این عاصی بیاید والسلام

مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق این عاصی دعا کند کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند کہ عمر باخیر رسید و مرگ بر سر آمد، و توشۂ آخرت بدست نیامد، مگر آنکہ اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب حضرت مظہرؒ کی شہادت (۱۹۵۱ء) کے بعد لکھا گیا ہے، اسی کے آخر میں حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے بتنی صاحبزادے شاہ علی کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ اخوی اعزی محمد نسیم صاحب سلمہٗ ربہٗ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ بتاریخ ششم جمادی الاول خط ایشان رسید۔ مطالعہ آں موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ آں برادر را راہ قوت ارشاد و علم ظاہری زیادتر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شما مردم است

زیراکہ شما یادگار آں جناب قدسی مآب اند، وانشاءاللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات غافل نیستم۔ وجمیع خورد وکلاں دعا وسلام مطالعہ نمایند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ وملا عبداللہ نیز دعا خیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیمؒ

بعد حمد وصلوٰت از فقیر شاہ علی بعد از سلام مسنون اسلام مطالعہ نمایند کہ مضمون رقیمہ واحد است ودر ماہ ربیع الاول ملا نور محمد جیو بمرض تپ دق از دار الفنا بدار البقاء رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفقراء را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند، وملا عبداللہ صاحب بسیار بہ اشتیاق تمام سلام خوانند، ہرکہ باشد از خبر پرساں یک بیک را سلام برساں۔ والسلام والکرام۔

۱۷۸

مکتوب والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مظہر کے اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تعزیت ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلبند نور چشم قرۃ العیون ہوائے جاں بلکہ از جاں بہتر اعنی ملا محمد نسیم سلامت باشد۔ ازیں جانب مادر وخواہران سلام مطالعہ باد۔ بعدہٗ ازیں جانب تا تحریر عریضہ بحمد ایزدی بخیریت است وخیریت وسلامتی آں فرزند شب وروز بلکہ

Marfat.com

آناً فاناً می خواہم کہ اللہ تعالیٰ در امانِ خود محفوظ بگرداناد۔ بالنون والصاد، بعدہٗ معروض آنکہ شمایاں اگر نشستہ ہستی برخیزید واگر استادہ رواں شوید۔ ہیچ سستی وکاہلی درین کار نورزید۔ واگر شمایاں چیزے معذرت خواندگی می کنید ونمی آئید، حالا باید کہ خط بدست آدمِ اعتباری باید فرستاد کہ تسلی خاطر مایاں شود۔ برائے ہمیں کہ ایں جا خبر رحلتش رسیدہ بود و مایاں بسیار گریہ وزحمت چشیدہ اند، حالا باز خبر سلامت بمدد ایزدی رسید، شکر ایزدی بجا آوردیم وبمع خبر سلامت شمایاں چیزے مالش بفرستید، بسیار جمعیت خاطری شود بسببِ درماندگی۔ واگر حالا شما نمی آئید باید کہ ملا خیر محمد را خواہ نخواہ بفرستید۔ اندک نوشتہ زیادہ دانند۔ دعاء وسلام از جانب مجبی وصاحبزادہ محمد فیاض وصاحبزادہ میاں محمد عتیق ومیاں محمد درجات و محمد توکل وعلی شیر وجمیع صاحبزادگان اوچ مطالعہ باد۔

۱۷۹

فضائل وکمالات دست گاہ حقایق ومعارف آگاہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین گلدستۂ گلزار شریعت بلبل بوستان معرفت جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اعنی صاحبی اخوندزادہ جیو دام برکاتہ۔ ازجانب احقر العباد عاصی روسیاہ سید غلام تعظیمات بلا غایات وتسلیمات بلا نہایات بلکہ ہر دو دست بسر نہادہ برآن ذات سامی صفات بصدہ عجز ونیاز موصول ومعروض باد۔

بعد از دعاء وسلام خیریت انجام وشرح شوق لقاء وملاقات کہ حد بیان و بیان ندارد۔ معروض آنکہ الحمد للہ ایں عاصی درگاہ بہ سلخ شہر صفر داخل خانۂ خود گردیدہ و بدیدن وزیارت حضرت بیت اللہ وروضہ مبارکہ مشرف شدم۔ دچند تبرکات حضرت مکہ معظمہ وحضرت مدینہ منورہ زادہما اللہ تشریفا وتکریما بدست

Marfat.com

دارندۂ رقیمہ فرستادہ ام خواہدی دہند۔ تبرکات مذکورہ برین موجب ست تبرک مکہ معظمہ سرمہ ہشت روز در آب زمزم نہادہ شد۔ کہ آب خوب جذب کند۔ نمک و شکر تری ایضاً بہ آب زمزم تر شدہ و ہر سہ چہار یا پنج مرتبہ داخل حضرت بیت اللہ شدہ و بہ در و دیوار درون و بیروں حضرت بیت اللہ و حجر اسود و رکن یمانی و عراقی و تحت المیزاب و بہ مقام ابراہیم علیہ السلام و در گنبد مولدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً بر آن موضع شریف کہ تولد آن صاحبان بر آں مکان شریف شدہ داخل و مساس شدہ۔ و بزیارت حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نیز مشرف شدہ۔ تبرکات حضرت مدینہ منورہ۔ زاترکہ رسول اللہ بہمراہ نان خوردہ اند۔ نان، خاک شفاء، گرد فرش مواجہۂ رسول اللہ ﷺ و روضۂ مبارکہ کہ در شان او حدیث وارد شدہ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ و داخل پنجرۂ مبارکہ دو بار شوند۔ بہ بست و ہفتم رجب المرجب و بہ دوازدہم ربیع الاول کہ اہل مکہ معظمہ و جدہ و اہل بغداد و بصرہ و دیگر جوانب برائے یافتن می آیند و بہتر از زلال ست، نزد دعاء ستون و بآب دوازدہم ربیع الاول نیز خاک شفاء و گردِ فرشِ مواجہ و روضۂ مبارکہ مذکور شدہ اند تر کردہ ایم عجوۃ النبی کہ اسم آں خرماست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ہمہ اجناس خرما ہمیں اختیار کردہ می خورد و ہمہ تبرکات مذکورہ داخل در پنجرۂ مبارکۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ غیر از چند خواجۂ خاصہ دیگر کس قدرت ندارند کہ برآں جائے بروند۔ داخل شدہ اند و ہمہ پنجرۂ مبارکہ و بہ محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بہ منبر شریف و بہ آستانۂ بی بی عائشہ صدیقہ و دیگر فوہ (نُہ) آستانہ کہ جائے اجابت ست مساس و مالیدہ شدہ کہ ہمہ ہشت تبرک شد، سہ تبرک حضرت مکہ معظمہ و پنج تبرک حضرت مدینہ منورہ شدہ بدست دارندہ رقیمہ فرستادہ شدہ۔ بہ صاحب مہربان خواہدی رسید۔ و خاک شفاء و باگرد فرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بیمار و مریض باشد بقدر دانۂ جیوار در آب انداختہ بدہید واگر آں مہربان ی تواند ہم ہمیں طور بکنید۔

دیگر عرض ازاں مولانا آں ست کہ در حق بندہ ہمیشہ دعاء کردہ باشند

Marfat.com

که اللہ تعالیٰ ایمانِ این فقیر سراپا تقصیر خطا نہ کند۔ واز محبت دنیا دلِ بندہ سرد کند وبمحبت خود ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فقیر چناں مشغول دارند کہ یکدم از ذکر و فکر خالی نباشم۔ وشب وروز بہ عبادت وریاضت وکارِ آخرت مشغول باشم۔ وباز بہ ہمراہ ایمان وخیریتِ آخرت برآں مواضع شریف بندہ مشرف شود و در جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم۔ وخبر خیریت وسلامتی خود بدست دارندۂ رقیمہ ارسال نمایند۔ واین فقیر از غلامان خود بدعاء خیر کہ خاص انتفاع آخرت باشد در حق بندہ ہمیشہ کردہ باشند۔ والسلام

باقی ایام بکام خود باد۔

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

ہو الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عرض داشت بندۂ کمترین غلام وکہترین عتبہ بوسان بجناب فضیلت ونشرافت پناہ، حقایق ومعارف آگاہ غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدۃ الاتقیاء وزبدۃ الاصفیاء مخدومی مشفقی اعنی حضرت اخوند زادہ صاحب جیو صوّنہ، اللہ تعالیٰ مع مَن یحبّ عن الآفاتِ والبلیاتِ ومتع اللہ المستفیدین بطولہٖ بقائہٖ ودوام الفیوضات ہمیشہ برجادۂ شریعت علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام وارشاد طریقۂ عالیہ نقشبندیہ علیٰ صاحبہا الرضوان والاکرام متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ اینکہ احوالِ فقیر ذرۂ نظیر مستوجب حمد ست وصحت وتندرستی آں ذات یابرکات از درگاہ مجیب الدعوات مسئول ومطلوب ست۔

Marfat.com

ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندی معروض رای عالی می گردانند که تبرکات مدینه منوره وکعبه شریفه نزد حقیر امانت آن (بزرگ) می بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد مکرر آنکه قصد مصمم فقیر چنان است که بزیارت و در خدمت آن صاحب حاضر می شوم - اما به سبب خدمت خانه و آزار بدنی که [illegible] است ماندہ شدیم - اگر مهربانی حق جل و علا می شود - پس از صحت بخدمت خواهم رسید - و بر جمیع یاران آن جا سلام معروض باد - و در حق فقیر در اوقات مخصوصه دعا کرده خواهد شد زیاده والسلام - ه

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم
چوں قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

مشتاق آن قدر که ز تقریر عاجزم ÷ چوں گنگ خواب دیده ز تعبیر عاجزم
ازیں جانب فراموشی محال ست ÷ وزاں جانب نمی دانم چه حال است
هر شب دعا می کنم بر خاک می مالم جبیں
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقیں

مکرر آنکه هفت تای مسواکها و دو سه تای شانها و سه تای تسبیح بدست مشارٌ الیهاں فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد - و از جانب برخوردار محمد پسر حقیر غلام آن (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند - و از جانب محمد مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصبر تعظیمات و تسلیمات به حضرت اخوند زاده صاحب جیو و جمیع مستفیدان معروض باد - ه

برگ سبز ست تحفهٔ درویش ÷ چه کند بے نوا همیں دارد

عبدالقدوس بندهٔ درگاه

Marfat.com

۱۸۱

هوالغنی

هر صبحدم که سجده بنام خدا کنم　　اول دعاے دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان وکهترین خدمتگاران بجناب فضائل وفواضل پناه، حقایق ومعارف آگاه، عمدة السالکین قدوة العارفین اخوند زاده صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہ ومتع اللہ المقتبسین بدوام بقائہ همیشه برمسند تدریس وارشاد متمکن بوده کامیاب دارین باشند۔ آنکه سرفراز نامۂ آن سامی در اسعدِ زمان واطیبِ اوان رسید، بسیار خرمی وخورسندی حاصل گردید۔ ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض راے خورشید ضیاے می گرداند۔ احوال این حدود تا حالت تحریر بخیر است وصحت وتندرستی مزاج شریف عنصر لطیف مدام مطلوب مرغوب است۔ وآنچه آن مهربان نوشته بودند۔ که عدم اطلاع در مرض طویل شیوهٔ برادری ومروت نبوده راست است۔ اما بسبب گرمی ورمضان ودوریِ منزل پریشانی وحرج آن سامی صلاح نبود۔ مخدوما! صاحبا! خط فرحت نمط که مصحوب فضیلت پناه عبدالقدیر اخوند صاحب وملا ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر ومعذرت فرستاده بودند۔ در زمرهٔ قبول بالرأس والعین افتاد۔ مسرت وفرحت حاصل آمد۔ که موجب سرفرازی دینی ودنیوی گردید۔ چراکه این جانب را معلوم است که غم واندوه شریک ست۔ وجدائی متصور نیست ونخواهد شد ودر اوقات مخصوصه بدعاے سلامتی ایمان این فقیر را یاد آرند۔ امید که مقرون باجابت است۔ وازجانب جمیع یاران

Marfat.com

ومستفیدانِ ایں جانب تعظیمات وتسلیمات بر حضرت اخوندزادہ صاحب جیو ویاران ومستفیدان آں جا معروض باد۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا وعلیٰ آلہ اجمعین۔ زیادہ ایام بکام باد..... سکونت..... صاحبہ دردہ دوآبہ است۔

محب اللہ
عبدہٗ

۱۸۲

(مکتوب محب اللہ ومحمد قدوس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد

حضرت مستعان قطب الاقطاب قافلۂ سالار شاہ راہ طریقت، والیٔ ممالک حقیقت، ہادی سرگشتگان بادیۂ ناسوتِ دریاے خوں خوار۔ قسیمٌ جسیمٌ وسیمٌ نسیمٌ شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

قباے بادشاہی راست بر بالاے تو — تاج شاہی لؤلؤ لالاے تو

عرض این است کہ دریں جا خیر وخیریت ست۔ وخیر وخیریت آں جناب عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است۔ علی الخصوص فقیر محب اللہ وفقیر محمد قدوس بدعاء منتظر است۔ امید است کہ از خاطر عاطر شرف فراموش نخواہد شد۔ زیادہ دعا وسلام بے نہایات مرسل ومقبول باد۔ څه کیږی که بیر ته یم رنوائے دا ته رسی تر تر څو چه دا دنیا ده پرے رب دے ستا جمال لری۔ دیگر بندگی بجناب بی بیان صاحبان وصاحبزادگان

ترجمہ پشتو: کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں۔ آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے۔ جب تک یہ دنیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قایم رکھے۔ (آمین) (از ناقل)

اعنی غلام محی الدین معروض باد۔

سیدالسادات حضرت مستعان میاں محمد معتبر شاہ صاحب جیو سلمہٗ ربہٗ و میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کوکان و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خاں۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد و جمیع یارانِ صحبت و طریقت دعا، و سلام بلانہایت باد۔

۱۸۳

ہوالکریم

حضرت اخونزادہ جیو ؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم محمد والہ اجمعین الطیبین الطاہرین

عرض داشت بندہ کمترین بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سعادت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ، مجمع الحسنات و منبع الفیوضات مجسمہ صفات قدسی آیات سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الامراض الظاہری والباطنی بکمال شفائہ و متع اللہ المستفیدین لطول بقائہٖ وصونہ اللہ تعالیٰ عما لایلیق بحرمۃ انبیائہ ورزقہ اللہ تعالیٰ الدرجۃ العالیہ۔ ببرکۃ اصفیائہ ہمیشہ برمسند تدریس وارشاد متمکن بودہ سلامت باشند۔ ازجانب دعاگوی خمس الاوقات خدمت گار آں ستودہ صفات بعد از تحیات وافرہ و تعظیمات متکاثرہ معروض راے مہر انجلاے می گرداند احوال فقیر ذرہ نظیر موجب حمد است صحت و سلامتی آں ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب و مرغوب ارت

؎ اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم ÷ ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم
گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز ÷ تاکہ گردم ز عمر برخوردار

بیت افغانی

Marfat.com

لالے څما د زړه بادشاه دے ؛ زه بادشاه لتخته ولے کوزه اومه

پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے ۔ میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتارونگا

مخمس افغانی

هغه یار چه خیسته دے تر آفتاب ؛ فح به کله را سر کند کړه له نقاب

وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے ۔ چہرہ نقاب سے کب کھولے گا

بیتانه په زړه زهیر کړم بے حساب ؛ یو سبب اوکړے مسبب الاسباب

جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا ۔ ایک سبب اے مسبب الاسباب بنادے

چه څما ملاقات ووشی له احباب

کہ میری ملاقات دوستوں سے ہو جاے

دریغه مه وے په دنیا کین پیدا شوے ؛ اوکه وے په هسے شان مه خو وے شوے

افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا ۔ اگر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

لکه څه یم وه هجران په لنبو سوے ؛ څو به کرزم پدا هسے اوراولوے

جیسا میں ہوں جدائی کے شغلوں سے جلا ہوا ۔ کب تک میں جلا ہوا پھروں گا

چه سینه م درست عمر شوه کبابه

جو میرا سینہ تمام عمر کباب ہوا

مکرر در خدمت صاحبزادہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیمات و بندگی قبول باد ۔ ثانیاً در خدمت صوفیان خانقاہ و طالب علمان درس السلام و علیٰ من لدیکم قبول باد ۔

فقیر محب اللہ

بندہ درگاہ
عبدالقدوس

Marfat.com

۱۸۴

مَنْ لَهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المومنین ببنیہ المجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ وعلیٰ آلہ البررۃ التقیٰ والنقیٰ

عرض داشت کمترین غلامان وکہترین عتبہ بوسان محب السنۃ وعبد القدوس بجناب زبدۃ الفضلاء وعمدۃ الاتقیاء مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو ہمیشہ برمسند ارشاد وتدریس متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔

بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے مہر انجلائے می گرداند احوالات فقیر ذرہ نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت وسلامتی آن ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب ومرغوب ست۔ ثانیاً ایں کہ سرفراز نامۂ آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکین بے تمکین نمودہ بودند۔ بہ ورود آں مسیح ومسرور گردید۔ چوں درین وقت مسموع گردیدہ کہ طائر روح صاحبزادہ[1] فضل احمد پنجرۂ حواس را درہم شکستہ وبجناب قدس پرواز کردہ از اصغار ایں معنی ایں جانب را حزن بسیار واندوہ بے شمار روے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سوائے از صبر ورضا چارہ وگذر نیست، حق جل وعلا در حق آں صاحبان ومایان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شدہ کہ خادمۂ آں صاحب تسلیم بحق جل وعلا رکردہ خلق گرد اگرد برائے تعزیت می آیند وباجود ایں روضۂ منورہ ومرقد مطہرہ را خلل ظاہر شدہ بکار چونہ برائے ساختن روضہ شریفہ

---

[1] صاحبزادہ فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات ۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

Marfat.com

این جانب مشغول است - بنا بر آن در آمدن فقیر نزد آن صاحب توقف افتاده.
زیاده والسلام والاکرام - واز جانب خاکسار غلام آن گلعذار عبد القدوس
جدید به زبدة العارفین واسوة السالکین جیو نبر مخدومی استادی صاحب جیو
ومحمد نسیم وملا شاهت وسید غلام وحافظ کرم ومحمد کاشف وملا نصرت وجمیع
آشنایان وطالب العلمان تعظیمات وتسلیمات قبول باد - ودر حق فقیر
دعاء سلامتی ایمان کند که فقیر هم می کند - والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ -

۱۸۵

هو القادر

قبلهٔ برحق وکعبهٔ مطلق دام اقباله

از کمترین عاجزان میر محمدی بعد از عرض بندگی آنکه در مدت هفت و
هشت ماه که از نزد مرزا قادر بخش که در شهر آمده ام، اگر به میر صاحب میر فتح علی خان
نیم نان هم میسر آمده یک پارچه بمن هم می دادند وسوائے (او) درین شهر با هیچ کس
تعلقه ندارم، وشعار بنده سوال کردن نیست - وچونکه آن قبله را بجائے حضرت
خواجه بهار الدین صاحب می دانم عرض می نمایم که اراده بنده در اجمیر شریف
هست، ودرین جا مریدان وآشناهائے (بے) حد بزرگ من هستند - چنانچه پیشتر
من دربن جا بودم، خبر گیری می کردند - الحال از فاقه میرم پس باز قصد کرده ام
که بروم وزاد خرچ ندارم امید که اگر دست رس باشد - چیزے راه خرچ هرچه توفیق
باشد بدهند که جان بخشی خواهند نمود - واگر نزد آن قبله نباشد، پس از برائے من
این قدر مریدان ومعتقدان آن قبله هستند اگر همه هائیک یک تنکه بدهند خرچ
راه اجمیر خواهد شد - وسوائے این دو صورت اگر در بهرت پور کسے از خواجه سرایان
نواب وزیر آشنائے یا خادم آن قبله باشد یک خط سفارشی نوشته بدهند که ایشان
را تا اجمیر رساند ازین سبب عزم کرده ام که اکثر آدمان خواجه سرا نزد شاه قطب الدین

به ناگور می روند۔ درین خط هم باید نوشت که ایشاں را تا اجمیر رساند، نبده بهرصورت
پنج چهار تنکه از کسے گرفته تا بحضرت پور برسم۔ هرچه بخاطر شریف دستگیری باید
نمود که اگر شما نخواهند کرد به که گویم، دعا دارم که به مزراقادر بخش باز نویسیم[1]

۱۸۶

..... که بردن از حوصلهٔ تحریر و تقریر است معروض
می دارد۔ سرفراز نامه که مشتمل بر ملاحظه فرمودن رسالهٔ فضل ذکر خفی که مرقوم
قلم نفیس رقم گردیده بود، بر تو ورود فرمود۔ از مطالعه آن جبین انتخار بر فلک سود،
الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً، که منظور نظر عالی گردید۔ این خادم دیرینه را از (در)
تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آں شخص رساله در فضل ذکر جهر ادعا
نموده کنایتہً طعن بجناب عالی حضرت مجدد الف ثانی، رضی اللہ عنہ و به میاں
محمد اعظم قدس سرہٗ نموده بود۔ لهذا نسبت غلامی که بجناب اقدس حضرت مجددؒ
و اخلاصے که بروح پرفتوح میاں محمد اعظم قدس سرہ دارد تاب نیاورده برین معنی
اور اتفاسیر پنج و شش که در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعه دارد و کتب دیگر را که ملاحظه می نماید
ازاں استنباط نموده در ردّ او نوشته۔

و این فقیر شب و روز منتظر موت می باشد و هر سال در بدن خود تغیرے می یابد، دندان

همه ریخت۔ چند که باقی ماند طاقت خوردن ندارد..... [2]

---

[1]، [2] یه دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵، ۱۸۶) صاحبزادہ حکیم محمد میر آغا جان
مرحوم و مغفور کی عنایت کے مطابق حضرت نسیم کے نام تھے اور مجموعۂ ہذا میں بھی انھیں
اسی ذیل میں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ دونوں حضرت مظہر کے نام لکھے گئے ہوں گے۔ اس سلسلے
میں مقدمے کے آخر میں کچھ معروضات پیش کر دی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ (استدراک)۔

Marfat.com

۱۸۷

ذات والاصفات ابوالبرکات مجمع الکمالات منبع المروت معدن الجود و الاحسان، مظہر اسرار ارشادیات، موضح اسرار ربانی، مخزنِ انوار ربانی، مرشد حقانی مرفق صدقانی عمدۃ الفضلاء الکرام، زبدۃ العرفاء العظام، خوندزادہ جیو محمد نسیم ادام اللہ برکاتہ، وفیوضاتہ۔

معروض بعد از ادائے تسلیمات سرافگندگی وتعظیم بندگی آن ست کہ این جانب تا الحال موجب حمد است وستوجب شکر است۔ خیر وخیریت است ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم ومن شمایان را از درگاہ ذوالجلال جویا نیم کہ اللہ (تعالیٰ) آن ذات مشارٌ الیہ (را) در حفظ وامن خود نگاہ دارد۔ وبر شریعت محمدی مستقیم دارد۔ وبر طریقت حقیقت محکم دارد، از دعا فراموشی ندارم

فراموشی ازیں جانب محال است ؎ وزاں جانب نمی دانم چہ حال است

زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است کہ این کمینہ بے بضاعت وکم بہرت را بدعا ہا یاد آرند۔ ودیگر معروض آنکہ مایان طریقہ شریفہ عالیہ شغل دارم۔ لیکن حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقہ عالیہ قادریہ اجازت دادہ وضرور گفتہ کہ در شب دوشنبہ وجمعہ جہر کنید بنابر اشتمال امر بعض اوقات شغل این طریقہ کردم دیدہ ایم کہ نفع بسیار دارد مر طالبان را۔

۱۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ ومقامات سامیہ حضرت ملا محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گذارش می نماید، الحمد للہ ہذہ تا سیزدہم محرم بخیریت است۔ وسلامت وعافیت ذات سامی صفات با جمیع توابع

Marfat.com

مستدعی است، بنده را ضعف مرض که در هر سال بواسیر دموی عود نموده ضعف مضاعف شد، نظر به این ناتوانیها در عالم اسباب امید حیات نه مانده الا أن یشاء الله سبحانه فانه یفعل بالضعیف ما یتحیر فیه القوی۔ امید که دعا کنند امّا اگر حیات باقی است صرف در یاد الٰہی گردد و حسن خاتمه حاصل شود و اگر عمر به آخر رسید مرگ بر کلمهٔ توحید و عفو و عافیت شود آمین۔ به استماع افاده و استفاده که طالبان بسیار به توجهات شریف به نسبت و آگاهی رسیده هدایت مستفیدان می نماید دل بسیار خوش است۔ اللّٰهم زد فزد۔ درین جا به سبب اختلافات مجمعے انعقاد نیافت۔ چند کس در حلقه می آیند و هدایت متفرع بر اهتدا است، درین وقت ضعف و سستی و پیری مهتدی شدن سخت متعذر است، الکریم آنچه در وهمی بگنجد آن دهد، ملا محمد اعظم چند روز این جا تشریف داشته بخدمت شریف می رسد۔ بحال ایشان توجه فرمایند، ایشان از مخلصان آنحضرت اند۔ حاجت تحریر و تقریر نیست۔ عیان و آشکار است۔ اگر مناسب دانند [illegible] و برای) نسبت باطنی ایشان را بنشانید۔ در خدمت شریف نیز حاضر بخواهند شد۔ و اوقات به توجهات شریفه بدل جمعی بسر خواهند برد۔ بلکه توجه و همت بحال ایشان مبذول دارند۔ که در خلوت در نسبت خود در اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند۔ این است آنچه بخاطر فقیر آمده، امید است که همین معروض پسند خاطر عاطر آید۔ والسلام بخدمت حضار مجلس شریف و صاحبزادهاے بزرگ منش سلمهم الله تعالیٰ سلام والتماس دعاء۔

مشک عنایتی رسید جزاکم الله تعالیٰ خیر الجزاء۔ کتاب تحفهٔ اثنا عشریه وجه تحریر آن بسیار گران شده است۔ بدو چند رسید شش روپیه رسیده دو توله مشک برائے اجرت تحریر کتاب که به شش روپیه فروخته می شود فریده بدهند یا آن که فروخته خواهیم خورد و دستیها تجویز این چنین کتاب و کرمه وسلم و کسے که این ها دارد ـــ، مرا روی اسحاق (کذا)۔

Marfat.com

۱۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد وآلہ الطیبین وصحابہ الاکرمین امتہ الطاہرین الیٰ
یوم الدین

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، کہ سنت اہل اسلام است
وبعد از تعظیماتِ بلاغایات وتسلیماتِ بلانہایات کہ نشانہ خاکساران است
بموقف عرض رسانیدہ می آید، منظر اخلاق کریمانہ آں ذات مجمعہ صفات
اگرچہ از حد ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند
وانانکہ چشم سرخ بصد حیلہ وا کنند ؛ فاسق ولی کنند نگس را ہما کنند

رفتم بہ طبیب وگفتمش در دِ نہاں ؛ گفتا بغیر دوست مبر بند دہاں
گفتم غذا، گفت از خونِ جگر ؛ گفتم پرہیز، گفت از ہر دو جہاں

یَا مُتَخَلِّقاً بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تعالیٰ العفو العفو العفو۔ حاصل
الکلام آں کہ فرد

تو ابر رحمتے، آں بہ کہ گاہے ؛ کنی بر حال لب تشنہ نگاہے

زیادہ از حد ادب بیرون است۔

عریضہ کمترین خادمان محمدؐ

Marfat.com

۱۹۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبیہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

حقایق ومعارف آگاہ سند ابن طریقہ عالیہ مولوی محمد نسیم حبو سلمہ اللہ تعالیٰ - از فقیر سقم سیف الدین احمدی النقشبندی السرہندی الفاروقی الحسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام است - واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند واین جانب از حب وطن دریں ملک افتادہ است، وبہ سبب وابستگان آنچہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب ودیگر خلفاء حضرات دریں ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند - الحال کسے نیست کہ یک دام بدہد - اگر نظر بحضرات عالی شان از خاصانِ آں ملک چیزے جمع نمودہ خبر ایں جانب بگیرند، ثواب عظیم خواہد شد - ؎

دور دستاں را زہمت یاد کردن بہتر است
ورنہ ہر نخلے بہ پائے خود ثمر می افگند

زیادہ -

Marfat.com

۱۹۱

مکتوب غلام حسن

اللہ سبحانہ وتقدس شانہ

ہموارہ باوجود مسعود مسعود کمالات وعرفان آمود ومعارف آگاہ، تورع و اتقاء دستگاہ مجموعۂ خوبی ہا جامعِ کمالات، مصدرِ حسنات منبع الفیوض والبرکات مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد نسیم زید برکاتہ، را دیدہ باطن فیض مواطن بکحل الجواہر معرفت مکحل نمودہ با شعاب جمالی لایزالی مبرا ز حیطۂ وہم وخیال است۔ منور وقرین گرداناد۔ بالنون والصاد ازیں درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون ودعوات مشحون بہ اجابت مقرون مشہود آنکہ للہ الحمد سبحانہ احوال واوضاع ایں درویش مستوجب حمد است۔ والمسئول عن اللہ تعالیٰ عافیتکم وصحتکم وسلامتکم وعلو درجاتکم دریں وقت آدم ایشاں دریں جا آمدہ اخبار صحت مدار شما موضوع ساخت۔ بہ استماع خبر خیریت ذات سامی ایں درویش کہ غلام حسن نام است از حد بسیار خرسندی روئداد، جزاکم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء۔ ایں نشانے بجہۃ معرفت وشناسائی طرفین می نگارد۔ اول آنکہ یک وقتے من الاوقات از جناب مقدس الالقاب قطب الاقطاب محرم خطیرۂ قدس رب الارباب پیر ومرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس اللہ تعالیٰ روحہ الاقدس در ہنگام گذشتن ایام برسات بشما امر شدہ بود کہ مزار فایض الانوار سید نور محمد قدس سرہٗ کہ از سبب کثرت برسات تبدیل صورت مرقد ایشان شدہ بود بجہۃ تعمیر ومرمت آں بشما امر شدہ چنانچہ ایں درویش نیز بہ ہمراہ شما رفتہ وسنگ وکلوخ جمع نمودہ بہ اتفاق ہمدیگر مزار شریف مرتب نمودیم وبعد ازاں یک جا از آں جا عود نمودہ بزیارت مرقد شریف حضرت نظام الدین قدس سرہٗ آمدہ در فاتحہ خوانی ماندیم خدمت

شریف شما بزودی فاتحہ خواندہ رواں شدند و ایں درویش در عقبِ شما فاتحہ خواندہ بہ چستی و زودی در راہ آمدہ ملاقی شد۔ این نشانے ہم یاد آور فرمائید۔ دویم این است کہ در ہنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا صاحبی ام قدس سرہٗ و روحہٗ مکان خلد بنیانِ ایشاں بہ مقدارے یک صد و چند عدد روپیہ پیشِ ہندواں گروی بود، چوں جناب حضرت ایشاں ازیں دار الفناء رحلت فرمود بحسب تقاضاء بی بی صاحبہ جناب حضرت ایشاں را در آں جا دفن نمودند۔ بعد از ارتحال خادماں و مریداں را ہندوان مذکوران بجہت طواف مرقد منور ایشاں و بزیارت نمی گذاشتند و می گفتند کہ ایں مقام گروی مایان است۔ تا حساب و معاملت گروی بمایاں ندہند بجہت زیارت نہ خواہیم گذاشت، مخلصان و مریدان بسیار بہ تنگ آمدند۔ آخر الامر ایں ماجرا را مولوی محمد نعیم بہراچی در پورب استماع نمود۔ مبلغ را بقدر وسعت و امکان جمع نمود، روانۂ ایں طرف شد۔ ایں درویش دراں ایام در رام پور بود۔ ملاقات طرفین میسر آمدہ و واقعات را اظہار نمودہ قدرے مبلغ کہ بہ نزد ایں درویش بود بہ تسلیم مولوی مذکور نمودم۔ مولوی در شاہ جہان آباد آمدہ آں مکان سعادت انجام را از ہندواں خلاص نمودہ و قدرے ازاں حجرہ ہا چوبہا فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشاں قدس سرہٗ مرتب نمودند۔ الحمد للہ والشکر للہ سبحانہٗ۔ و بی بی الحال در پانی پت اقامت دارند۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ در ماہہ می دہند و یک روپیہ ملا مراد می دہند و پیر علی فوت شدہ اند شنیدہ باشند۔ و دو پسر ایشاں بودند۔ یکے مداری نام کہ او محض نا قابل و دیو اطوار می باشد۔ و دویم پسر ایشاں والدۂ خود را ازیں جا بجہت تفرقۃ المعاش برداشتہ بجہت پورب نزد تغار ہا (؟) خود بردہ۔ و میاں عبد الحفیظ و میاں بہادر فوت شدہ اند۔ در روضۂ مقدس حضرت ایشاں قدس روحہٗ تدفین یافتہ اند۔ و محمد احسان در توائی خوردہ بطرف رام پور آمدہ بودند۔ نواب فیض اللہ خان مبلغ

Marfat.com

سه روپیه به اوشان داده بود باز بطرف پورب رفته اند - واین درویش در قصبهٔ امروهه سکونت می داشت - از سبب زد و تاخت مردم فرنگی و مرهٹه قصبهٔ مذکور خراب شده بود - ازان این درویش ازانجا برخاسته آمده در رامپور سکونت نمودم - دران جا به توجهات حضرات قدسی درجات در پیش این درویش بعضے مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محظوظ و شاکر گشتند چنانچه ازان جمله ها پسران مولوی عبدالرزاق که مرد فاضل و متقی بوده بیعت نمودند به ارادهٔ الله سبحانهٗ تعالیٰ - به موجب قسمت آب خورد - این درویش تا درین ملک رسیده درین جا بعضے مخلصان مستفید شده اند - چون خبر شما موضوح شد بسیار خرسندی رو یداد - امید که جواب این مکتوب بزودی قلمی و ارسال دارند که انتظارے بدرجهٔ اتم و اکمل است - چون این درویش بے سروسامان درین ملک رسیده جست وجوے حالات ایشان در دل بسیار بود - در ربیع الاول وارد این ملک پشاور گردیده ام - از احوالات شما متفحص می بودم - شخصے شاه نعمت الله نام به این درویش اظهار نموده که میان محمد نسیم از راه نرتوپه به طرف دهلی تشریف بردند - به سبب لاچاری صبر نمودیم - درین وقت که آدم شما درین جا آمده و از احوالات ایشان بیان نمود * به همین لب تشنگی گویا که مرا آبحیات رسیدند - شکر خداوندی بجا آورده شد - چون محض بے سروسامان و بے خرچ بودیم طاقت رسیدن خود بخدمت شما ملحوظ نه شد - هرچند که آدم شما باعث شد که شما را سوار نموده می بریم لاکن درین وقت طاقت معلوم نه شد - به اشتیاق مالا یطاق حالت گشت خداوند کریم ارحم الراحمین است به هر قسم که خواهد ملاقات دوستان مخلصان میسر خواهد آورد

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام ؛ دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید

هرچند که بے سروسامان ازان طرف آمدیم - فاما احوال و اوضاع این ملک

* خرسندی و فرحت رخ نمود

و بے سرو سامانی ایں دیار چوں معلوم شد پشیمانی روئداد کہ چرا دریں ملک آمدہ ام - باز خواطر بہ ہماں طرف ہندوستان مائل است - فاما اشتیاق ملاقات ایشاں از حد متجاوز است - ایں چند کلمات و نشانی ہا کہ نگارش آمدہ قطرہ است از بحر محیط ہر گاہ آں جامع المتفرقین مواصلت فیما بین میسر آورد - راز ہا ئیکہ در دل ودیعت نہادہ اند بہ معرض اظہار خواہد آمد - زیادہ چہ قلمی گردد - والسلام

مکرر ایں کہ از احوال و اوضاع میاں غلام علی واقف اند کہ چہ قدر مرد قابل و ہشیار اند - از شاہجہان آباد تباہی خوردہ در رامپور رسیدند - یاران ایں درویش نوشتہ اند و خط او شاں رسیدہ و قاصد اجوردار صاحبزادہ فتح علی خاں خصوص بہ طرف ایں درویش فرستادہ دراں نوشتہ اند کہ بجہتہ پاس خاطر شما مبلغ پانزدہ روپے نواب صاحب بوجہ درماہہ میاں غلام علی نمودہ اند - بسیار خرسندی حاصل گردید - ایں درویش در پشاور در کوٹلہ رشید خاں کہ مشہور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمایند ایں نشانے معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ایں موے مبارک و خانقاہ احیا ایا ست و ایں مہور کرد ا

۱۹۲

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم لعافیت باشند

از غلام حسن بعد ادعیه وافیه مطالعه باد - مبلغ هشت و نیم روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستاده ام بگیرند و رسید مرقوم سازند - ملا سیف الدین بعد سلام مطالعه نمایند مبلغ پنج روپیه بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستاده ام بگیرند و رسید بدهند - و مبلغ هشت و نیم روپیه بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق) مسطور فرستاده ام خبر به اوشان برسانند - بجمیع یاران طریقه سلام رسانید - و آرزوست که حق تعالے باز سببے سازد که ملاقات میسر آرد -

مکرر آن که ملا رحمت را که همراه ما کرده بودند چون در موضع اله ڈنڈ منزل کردیم به استاد ظاهری ملا رحمت ملاقات کردیم - چنانچه مبلغ دو روپیه بنام استاد ملا رحمت فرستاده ایم از اخون عبدالرزاق گرفته به اوشان رسانند -

رقیمهٔ غلام حسن این خط از رام پور در سوات به موضع اوچون متصل چکدره بملا نسیم برسد -

Marfat.com

۴۶۳

۲۷۱

۱۹۳

مکتوب اخوندزادہ عبداللہ

عرض داشت کمترینِ فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوندزادہ عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ حقایق آگاہ اخوندزادہ[1] جیو در آن وقت کہ از دلی شریف روانہ شدہ بود۔ در راہ چنیں التماس شد کہ اللہ تعالےٰ اگر موئے[2] مبارک را بخیر و عافیت بہ وطن رساند، این حقیر را بعد از چند مدت بیک جزو از اشعار شریف بنوازند۔ حضرتِ ایشان در جواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالےٰ مایان را بمع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را بجا خواہم آورد۔ فی الحال ہرگاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدست حاصل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہو المقصود، و اگر فرمایند برادر را می فرستیم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد۔

زیادہ بخیر باد

ع۱ مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع۲ این موے مبارک در خانقاہ اوچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

Marfat.com

۱۹۴

مکتوب عبداللہ

مربی کامل و مشفق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظہر فیوضات و دردات سبحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوۃ العارفین اعنی اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت۔ از جانب کمترین قدمبوسان عبداللہ بعد از تحفۂ سلام خیر الکلام و آرزوے ملازمت سراسر سعادت کہ شیوۂ نیازمندی است معروض آں کہ دریں وقت بخدمت سامی معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلۂ دو جہانی حضرت صاحب حضرت جیو معلوم و مفہوم شدہ است بہ بعضے سخنان بہ فہم فقیر نمی آیند۔ پس ایشاں مربی کامل اند۔ امید کہ آں سخنان نامعلومہ برائے طالبان فقیر ارسال فرمائید۔ کہ ایشاں بجائے حضرت جیو اند کہ ایں کار فیض رسانی طالبان خواہد شد۔ و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ باشند و فقیر نیز از دعائے صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ باشند۔ مکرر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہائے حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت سازند کہ جلد اول بدست آمدہ برائے جلد اخیر بسیار درکار است مہربانی می فرمودہ حوالۂ آدم این جانب فرمایند۔ زیادہ چہ عرض نماید

از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خان و ملا قلندر و تمامی یارانِ حلقہ تعظیمات بصد اشتیاق قبول باد۔

زیادہ چہ عرض نماید۔

Marfat.com

۳۶۵

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی جناب معظم ومکرم مرکز دائرہ عرفان ومحیط کرۂ ایقان ادام اللہ فیضانہم۔ مفتقر الی اللہ شریر النفس کثیف الطبع۔ منبع خواہش وہوا واز خدمت گاری اقدس جدا وسرگشتہ بادیۂ رنج وعناو تنہائی۔ وغریق لجہ جدائی امیدوار توجہ وعنایت وراجی شفقت وکرامت مدبر روسیاہ بشارت اللہ عفی عنہ وکان اللہ لہٗ اداب ولوازم عبودیت وانکسار ومراسم کورنش وتسلمات غلامی واضطرار مودی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ صاحب سلمہٗ وملا محمد اعظم صاحب سلمہٗ نظر عنایت سای بحال حضرت مولوی نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است۔ ازین جہت بندہ ہم عرضی نمودہ کہ در حق ایں فدوی در اوقات مخصوص وامورات مرجو یاد داشتہ دعا فرمایند کہ اللہ تعالےٰ در غلامیِ حضرت صاحب سیدی ومرشدی ومولائی طبیب القلوب والارواح وسیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شاہان غلام علی صاحب مدظلال کمالہم راسخ داشتہ وترک ہمہ دادہ وتوفیق رفیق عنایت نمودہ برائے خود کنند، قولاً وعملاً وفعلاً دیگر بس تمنائے دیگر نیست وہمیشہ یاد فرما باشند واز پارۂ کاغذ دریغ نہ فرمایند زیادہ حد ادب۔

وباقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم وملا سعد اللہ معلوم خواہد شد۔ وبہ صاحبزادہ ہائے عالی مراتب وحضار مجلس شریف بعد اداب سلام التماس دعا۔

Marfat.com

۲۷۴

۱۹۶

مکتوب حاتم

بعرض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلۂ دوجہانی معدن فضل وکرم منبع تفضل وشریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہٗ العالی - از بندۂ کمترین حاتم بعد لوازم بندگی وکورنشات کہ ذریعۂ افتخار نیازمندان است بجا آوردہ می رساند - کمترین شب وروز انتظار ودعاے خیر جناب سامی بودہ است - امیدوارم کہ مژدۂ خیر خیریت مزاج شریف واز صاحبزادہ قلمی ومرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت وطمانیت خاطر ازیں خواہد شد بندہ از گوشۂ خاطر فراموش نہ فرمودہ ہموارہ دعاء خیر درحق بندہ می فرمودہ باشند - ورنہ روز محشر دستِ بدامانِ فیض تو امان سامی خواہد داشت - امیدوارم کہ دعاے خیر ہموارہ درحق بندہ ی فرمودہ باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازیں خواہد شد -

زیادہ حد ادب

Marfat.com

۱۹۷

مکتوب محمد نصیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ سبحانہٗ والشکر علیٰ اعطاء فیضانہٗ

مکتوب بجناب ارشاد مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانۂ حضرت صمدیت مقرب لساط احدیت مقبول بارگاہ بے چون زینت بخش تحریر یافت ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم ❊ توتیائے چشم سازم دم بدم

کمترین عقیدت گزین خلفہ طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ بموقف عرض حاشیہ بوسان لساط فیض مناطِ انجمن ہدایت موطن آں قبلۂ ارباب تحقیق و توحید کعبۂ اصحاب تدقیق و تجرید مخزن لطایف انسیہ معدن معارف قدسیہ، کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت پیر دستگیر مد اللہ ظلال اجلالہٖ وافضالہٖ می رساند کہ اگرچہ بحکم سنت مولوی ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ایں فدوی جاں نثار از مدت بسیار آرزوے پائے بوس ناصیہ سایان آستان فیض نشان کہ اکسیر مس وجود و فروغ بخش پیشانی سجود ست فوق الحد دارد ؎ زبس بہ مکتب غم عشق لاغری کردم ❊ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند

لیکن قطع مسافت بہ سبب کم ہمتی دشوار ساختہ از حصول ایں دولت محروم دریں صورت بہ مقتضاے فیض آں قبلۂ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب بوجہ خاص دریارۂ ذرۂ بے مقدار تابد، ہر آئینہ از گرداب اضطراب مناص خلاص یابد

مصرع یک نظر قربا کہ مستغنی شوم ز ابنائے جنس

پیوستہ خورشید ہدایت بر اوج (سعادت) و دریائے عنایت موج در موج باد۔ ؎ توئی مقصود گر مشغول غیرم ٭ توئی معبود گر نزدیک و دیرم

؎ زہے صفائے عمارت کہ در تماشائش ٭ بدیدہ یارا نہ گردد نگاہ از دیوار

پشتوہ دسحر بادہ معنبرہ دہ عاشق چیرای

اذا لقیت حبیبی فقل لہ خبری

فرما نظر (لطف) شما شاد درست جہان کہ نہ وی

الی جنابک قد مال دایما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ پشتو:۔ اے باد سحری خوشبو عاشق کی طرف ، لا۔ جب تو میرے محبوب سے ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان نہ ہو۔ اس لئے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے ۔

Marfat.com

مشیخت پناہ عطوفت دستگاہ اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ ربہ

ازیں جانب خادم الفقراء محمد غلام سلام مالا کلام مقرون بہ صحت باشند
بعدہٗ عرض آنکہ عجب انصاف است کہ در غازی استقامت کردند و
شب گذرانیدہ مایان و عیال مایان از خادمان آن صاحب باشند اگر
تقصیر نمودم توبہ کردم۔ برائے عنداللہ ازاں جانب استقامت در دیہہ
کوہی اختیار کردہ کہ بخدمت آں صاحب مشرف شوم۔

زیادہ

برادر عزیز اخوندزادہ جبورا السلام و خدائے تعالیٰ شمارا از
آفات دارین محفوظ دارد۔ و درحق ما دعاء خیریت خاتمہ و خیریت دارین
عنایت نمائید۔ بعدہٗ معلوم آں کہ پیشِ شما حبیب است و حال آں
است کہ دراین جا ضرور درکار است۔ پس باید کہ ہمراہِ آدم بفرستید کہ
ماجور دارین شوید۔ ایام بکام باد۔

Marfat.com

۲۰۰

انوار اسرار فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد
مآب شیخ الانام مقتدائے طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی
مرشد کامل اکرم قدوۂ مشائخ عرب وعجم اعنی اخوندزادہ کہ اسمہائے شما
معلوم است چو بعافیت سلامت باشید۔ ازیں جانب بعد از
تعظیمات دو دستہ وتسلیمات پیوستہ آں کہ ازیں جانب مقرون
بخیریت وخیر خیریت صاحب جمع خوردوکلاں مدام از درگاہ رب المعبود
مطلوب است۔ مرام آں کہ مایان خدمت گارِ شما ہستیم وشما فراموشی
دعاری فرمایند واشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم ولیکن
راہ مایاں نیست وصاحب مرحمت رفتن ایں جانب نہ فرمایند (نمی فرمائید)
ومایاں را پائے رفتن کوتاہ است۔ چرا متعدیان براہ نشستہ اند۔
امید کہ خدمت گار صاحب قدیم (را) از دعاء رحمت مہجور
نفرمایند۔

مہر

تمت بالخیر

Marfat.com

مکتوب حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے دستِ مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا، یہاں ترتیباً درج کیا جا رہا ہے)

جناب محترم مکرم و مشفقم مہربانم حاجی الحرمین الشریفین مجمع الفضائل ڈاکٹر علام مصطفیٰ خان صاحب، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدر آباد سندھ زید فضلہ، وعنایتہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریتِ جانبین نیک روزی باد۔

ورود گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرفِ جواب دہی سے محروم ہو کر جمیل کو مامور کیا۔ سفرِ حج سے بخیریت واپسی مبارک ہو۔ سال بسال آپ کا حج و زیارت روضۂ اطہرؐ سے مشرف ہونا نعمتِ الٰہی ہے۔ آپ کے طفیل۔ خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ و یا نصیب۔

حسبِ الارشاد مکتوباتِ موجودۂ نور محل مسجد صاحبزادگانِ اوچ، خود نقل کر کے حاضرِ خدمت گرامی کر رہا ہوں۔ اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگِ راہ تھی مگر نقلِ مطلوب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پا کر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیلِ ارشاد کی کوشش کی گئی، جو محض فضل و توفیقِ الٰہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت۔

اجوبۂ تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہمیں امدادِ نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و ممنون فرماتے ہیں۔ مجزاکم اللہ خیر الجزا فی الدارین۔ امید ہے رسید سے ممتاز فرمائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۱۳۸۹ھ

احقر محمد میر آغا جان عفی عنہ، اوچ ریاست دیر غربی پاکستان ۶ ربیع الاول

اِشاریہ

Marfat.com

فہرستِ اعلام

الف

آصف علی ۲۲
ابراہیم مُلّا ۱۵
ابوالبرکات سید حسن قادری پشاوری ۱۴،
ابوالحسن زید فاروقی ۱
ابوالعوالی ۱۲۵، ۲۲۱، ۲۲۴،
بوالفتح ۷۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۸۳، ۱۹۲، ۱۹۳،
ابوالقاسم خاں ۳۴، ۱۲۶، ۱۳۳،
ابوسعید ۲۲، ۲۲۱،
احسان حسین فاروقی ۲۲،
احمد اللہ ۱۹، ۱۰۲، ۱۰۷،
احمد حاجی ۱۱۳
احمد حسین ۲۲
احمد خاں ۵۸، ۶۲، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۳۰،
احمد سعید ۲۲،
احمد شاہ ابدالی (دُرّانی) ۵، ۴۷، ۵۲، ۵۸، ۶۰، ۷۲، ۸۸، ۹۰، ۱۲۲، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۵، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۹،
احمد علی شاہ نقشبندی ۲۲،
احمد کبیر ۲۲
احمد، میر ۲۲۴،
احمد خواجہ ۱۸۲،
ارشاد حسین فاروقی ۲۲
ارشاد خاں، نواب ۴، ۶، ۸، ۹، ۲۳، ۳۱، ۳۳، ۳۶، ۴۳، ۵۸، ۵۹، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۷۵، ۸۲، ۸۵، ۸۸، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۴۷، ۱۶۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۱۵،
ارشد خاں ۷، ۶، ۶۹، ۸۵، ۱۰۵،

Marfat.com

۱۸۵ ، ۱۸۹

ارشد علی ۲۲، ۱۶۳

اسد اللہ ۸۶ ،

اسد اللہ بیگ ۱۶۴ ،

اسلم خاں ۱۴۱ ،

اسلم اخون ، مُلّا ۲۲

اسمٰعیل ، میر ۱۲۵ ، ۱۹۲ ،

اسمٰعیل ، میرزا ۱۷۹

اصالت محمود خاں ۱۳۹

اعظم علی خاں ۵۳

افضل ۱۴۴ ،

افضل خاں (افضل الدولہ) ۶ ، ۲۹

۳۱ ، ۳۸ ، ۴۸ ، ۴۹ ، ۵۲ ، ۵۳

۵۳ ، ۵۴ ، ۱۱۵ ،

اکرام اللہ ۱۶۲ ، ۱۶۸ ،

اکرام الدین ۱۸۳ ، ۱۹۶

اکرام الدین احمد ، حافظ ۲۲

اکرام خاں ۲۲۶

اکرم ۷۷

الہ یار ۲۱۷

اللہ یار خاں ۲۲۴

اللہ یار شیخ ۲۲۸

امام الدین احمد خاں ۶۶ ، ۶۷

۶۹ ، ۷۲ ، ۸۵ ، ۱۶۵ ، ۲۰۶

امام الدین ، اخوند مُلّا ۲۲

امامن ۶۶

امامی بیگم ۲۲۰

امان اللہ ۱۴۳

امان اللہ ، اخون ۱۷ ، ۲۲ ، ۱۱۳

امان ، حاجی ۲۲۵

امان خاں ، مُلّا ۲۲۵

امان ، شاہ ۲۳۵

امانی بیگم ۱۳۰

امداد حسین ۲۲

امرناتھ ۱۶۰

امیر ۲۱۹

امیر ناصر ۱۴۹

امین ۲۱۹

Marfat.com

امین احمد اظہر، شاہ ۲۲
امین الدولہ (امین الدین خاں)
۶۴، ۷۵
امین محمد خاں ۷۲
امینہ ۱۹، ۸۱
اَنا مَل، لالہ ۶۷، ۶۸، ۷۲، ۷۳
انور خاں ۲۱۹، ۲۲۷
اولیا، مُلّا ۱۵
ایزد بخش ۱۱۲
ایمن، اخون ۲۳۸
ایمنہ ۲۳۴، ۲۳۷

ب

بازخاں ۲۲
بازخاں، میر ۱۰۱
بحرالدین ۱۳
بختاور خاں ۶۰، ۲۱۵
بخشی سردار خاں ۸۸
برکت اللہ ۱۴۴
بساون رائے بیدآر ۱۴۸، ۱۴۹/۱۵۱
بشارت اللہ ۲۶۵
بندے علی خاں ۱۷۰
بہادر ۲۱، ۲۵۹
بہار، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
بہاء الدین، خواجہ ۲۵۲
بہاء الدین، میر ۱۴۷
بہرام بخش ۵۰، ۵۳
بہرہ مند شاہ ۱۷۰
بیان ۲۵
بیتو ۶۶

پ

پتو ۱۰۸
پیر جان، سید ۱۲، ۱۳
پیر علی (شاہ علی) ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۳۶، ۳۸، ۳۹، ۴۵، ۶۱، ۶۲، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۷، ۸۱، ۸۵، ۸۶، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۵۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۸۷، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۴۱،

Marfat.com

۲۴۲، ۲۵۹
پیر محمد ۹۱

ت

تیمر خاں ۱۶۱
تیمور، مُلّا (مُلّا تیمر) ۱۴، ۱۵،
۱۸، ۲۱۱، ۲۱۷، ۲۲۳، ۲۶۲

ث

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی (سنا اللہ)
۱، ۲، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۱،
۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۸،
۲۹، ۳۱، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۹،
۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۸،
۶۴، ۸۷، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷،
۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۲،
۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۴۰،
۱۴۵، ۱۵۳، ۲۲۴، ۲۳۵،
۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۵۹،
ثناء اللہ سنبھلی ۴، ۹، ۷۵،
۷۹، ۸۳، ۸۴، ۱۸۷

ج

جانجاناں (دیکھیئے مظہر)
جان عالم خاں ۱۲۹، ۱۳۰
جان محمد، مُلّا ۱۶، ۲۴۹
جانی خانم ۲۲۴
جکھّو ۱۶۲
جلال الدّین، حکیم ۱۶۲
جلیل، مُلّا ۱۴
جمال احمد مجددی ۲۲
جمال خاں ۲۲۷
جنگی خاں ۲۰۶
جہانگیر، مُلّا ۲۲
جیون، سیّد ۱۵۱
جیون مل ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲

چ، چھ

چُنّو رام ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۸۴
چھتر مل ۹۹، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۵۲

ح

حاتم ۲۶۶

Marfat.com

حاجی ۱۴۱
حاجی، مُلّا ۲۲، ۲۴۹
حاجی بیگم ۲۲۱
حافظ رحمت خاں (حافظ) ۵،
۵۸، ۶۲، ۷۶، ۸۸، ۹۱، ۹۶
۹۷، ۱۳۲، ۱۷۰، ۱۸۳، ۱۸۴
۲۰۵، ۲۰۸،
حافظ شاہ محمد ۲۱۲
حافظ شیرازی ۶۸، ۲۵۶
حبیب احمد ۲۲
حبیب اخوند، مُلّا ۲۲
حبیب الرّحمٰن خاں ۲۲
حبیب اللہ، شیخ ۹۹
حُجّت اللہ ۱۰۳
حجّن ۸۱، ۱۰۳
حسام الدّین ۱۸۳، ۱۹۶
حسن خاں، مُلّا ۱۲۳
حشمت خاں، سیّد ۸۶، ۸۹، ۱۴۶
حفیظ الدّین ۱۰۵
حقیقت رائے ۱۵۹
حکمت اللہ ۸۱، ۲۰۱
حکومت رائے ۱۵۵
حمایت اللہ خاں ۱۲۷، ۱۲۸
حمزہ ۱۹۶
حمزہ، سیّد ۲۰۶
حمزہ، میر ۱۶۴
حمزہ خاں ۱۲۵
حنیف اللہ صدیقی ۱

خ

خادم حسین ۱۶۷
خاذی محمد، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
خدیجہ بنت بحرالدّین ۱۳
خضر خاں ۲۲۶، ۲۲۷
خلیق انجم ۱، ۴، ۳۳، ۷۹، ۸۷
۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۲۰
خلیل احمد سرہندی ۲۲
خلیل الرحمٰن سوائی ۲۲

Marfat.com

خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۴۷
خواجہ محمد، مُلّا ۱۷، ۲۱۷
خواص، مُلّا ۲۲
خوشحال، مُلّا ۲۲۴
خیرالدین حسین، میر ۱۳۱
خیرعلی، میر ۱۳۹
خیرمحمد، مُلّا ۱۶، ۲۴۳

د

دائم علی سرہندی ۲۲
درّانی (دیکھیئے احمد شاہ ابدالی)
درگاہی خاں ۲۲۶
دلیل اللہ ۱۲۶، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰
دوندیا خاں ۲۷۰
دوندے خاں ۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۰، ۷۳، ۷۶، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۹۵
دیندار (میاں دیندار) ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۱۹،
دین محمد ۲۷۰

س

راز محمد ۲۱۹
راگھو (رگھناتھ راؤ مرہٹہ) ۲۰۴، ۲۰۸
رام پرشاد ۱۵۵
رائے بہادر سنگھ ۱۴۰
رحمت اللہ، شیخ ۶۶، ۶۸، ۷۱، ۷۴، ۸۳، ۹۹
رحمت اللہ کشمیری ۵۲، ۵۴
رحمت خاں (دیکھیئے حافظ رحمت خاں)
رحمت، مُلّا ۱۶، ۱۸، ۲۱۷، ۲۴۹، ۲۶۲
رحم خاں ۱۰۰، ۱۲۵
رحم داد (رحیم داد) ۵، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۵۷، ۵۸، ۸۷، ۸۸، ۱۲۰، ۲۲۶
رحیم الدین ۱۸۲، ۱۸۴
رحیم خان ۸۶
رحیم خاں خانزادہ ۶، ۴۸، ۵۵

Marfat.com

۵۷، ۱۱۴
رحیم داد (دیکھئے رحم داد)
رسول خاں ۲۲۶
رُشد علی خاں ۲۲
رشید النبی مجددی ۲۲
رضا ۶۷، ۷۲
رضا خاں ۲۲۶
رفیع ، مُلّا ۲۲
روح الامین ۱۴۶، ۱۷۴، ۲۰۳
روشن خاں ۱۶۳، ۱۸۷، ۲۰۶
رؤف احمد رافت ۲۲
ریحان حسین ۲۲

ز

زبردست ، مُلّا ۱۶، ۲۳۴،
۲۳۷، ۲۳۸،
زبیدہ ۲۲۴

س

سالم، شاہ ۱۸۵
سبحان شاہ ۱۷۹، ۲۰۵
سجاد ۲۱۹
سراج احمد مجددی ۲۲
سراج شاہ بونیری ۲۲
سراج ، مُلّا ۲۲
سردار ، مُلّا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۵،
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰،
سرفراز خاں ۲۱۹
سعد اللہ ، اخون ۱۷، ۲۶۵
سعد اللہ خاں ۲۲، ۹۶
سکندر خاں ، خواجہ ۸۲
سلیم ، اخوند میاں ۲۲۶
سناء معصوم ۹۰
سید احمد ۶۶
سید احمد ، اخوند ۲۲
سیدجیون ۱۵۱
سیدحمزہ ۲۰۶
سید غلام ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۲۴۵،
سید قاسم خاں (دیکھئے قاسم علی خاں)
سیدن بیگم ۲۲۰

Marfat.com

سیف الدین احمدی سرہندی ۲۵۷
سیف الدّین، اخوند ۲۴۹
سیف الدّین، مُلّا ۱۵، ۱۷، ۲۱۷، ۲۶۲
سیف اللہ ۵۶، ۵۷، ۱۱۴

ش

شادی رام ۹۹
شادی لعل ۱۵۸
شاہت، مُلّا ۱۷
شاہتار ۲۱۹
شاہ علی (دیکھئے پیر علی)
شاہ محمد ۶۷، ۷۲، ۲۱۰
شاہ محمد پیر مجذوب ۲۲
شاہ محمد خاں ۲۲۵
شاہ مدار ۴۳، ۵۹
شاہ نذر ۶۷، ۷۲
شاہ نور ۶۹
شاہ نور خاں ۲۲۲
شاہ ولی اللہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰
شجاعت علی ۱۰۵
شنبھو رائے ٹھاکر ۵۹
شیخ محمد ۸، ۷۱
شیر محمد ۱۲۸

ص

صالح خاں ۱۰۵
صالح محمد ۹۳
صالح محمد، مُلّا ۱۷
صبغۃ اللہ ۵۲، ۲۳۵، ۲۳۷
صدر الدّین، مُلّا ۲۲
صدر المشائخ (فضل عثمانی) ۱۳
صفوۃ اللہ ۱۹، ۲۳۷، ۲۳۸
صفی القدر ۲۲
صفی اللہ، خواجہ ۱۳

ض

ضابطہ خاں ۳۴
ضیاء الدین حسین ۱۳۵
ضیاء المشائخ (محمد ابراہیم) ۱۳
ضیاء النبی مجددی ۲۲

Marfat.com

ظ

ظفر، مُلّا ۲۲۵

ظفر علی ۴، ۶، ۹، ۳۳، ۳۴، ۶۷،
۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۶،
۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۴، ۹۲، ۱۰۰،
۱۶۳، ۱۷۶، ۱۸۹، ۲۰۵۔

ظہور الحسن مجددی ۲۲

ع

عابد خانم ۲۲۴

عارف خاں ۱۹۱

عاشوری، میر ۹۶

عالم خاں، مُلّا ۹۰

عباس علی امروہوی، حافظ ۲۲

عبدالاحد (شاہ گلؒ) المتخلّص وحدتؔ ۳

عبدالباقی ۱۹، ۲۱، ۲۳۷

عبدالباقی، خواجہ ۱۳

عبدالجبار ۹۲

عبدالجلیل ۴۹، ۵۲، ۵۴، ۵۵، ۵۷

عبدالجلیل، مُلّا ۹۴

عبدالحفیظ ۲۱، ۹۳، ۲۵۹۔

عبدالحق، شیخ ۵۷، ۲۱۱

عبدالحی ۱۸۳

عبدالخالق، حاجی ۱۷، ۲۳۱

عبدالرحمٰن خاں ۱۷۶

عبدالرحمٰن، خواجہ ۱۳، ۱۴

عبدالرحمٰن شیخ ۴۵، عبدالرحمٰن، مُلّا ۲۲

عبدالرحیم، حافظ ۲۲۵

عبدالرحیم، مُلّا ۱۷، ۹۰، ۱۲۴۔

عبدالرزّاق ۹۲، ۹۳، ۱۷۰، ۲۰۵،
۲۱۵، ۲۱۷، ۲۶۰، ۲۶۲۔

عبدالرزاق، شاہ ۱۲۔

عبدالرزّاق قریشی ۱، ۴، ۵، ۸، ۱۰،
۱۱، ۳۳، ۴۶، ۵۸، ۶۴، ۷۶، ۸۷،
۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶،
۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۲۔

عبدالرزّاق، مُلّا ۱۴، ۱۷، ۲۲،
۲۳، ۲۴۔

عبدالرسول ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷۔

Marfat.com

عبدالرشید مجددی ۲۲
عبدالستار جان ۱۴
عبدالعزیز خان ۱۷، ۱۱۸، ۲۲۳،
عبدالعلی، سیّد ۵۱
عبدالغفور پشاوری ۲۲
عبدالقدوس ۱۶، ۲۳، ۲۴۶،
۲۵۰، ۲۵۱-
عبدالقدیر اخوند ۱۶
عبدالقدیر، مُلّا ۱۶، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹
عبدالقیوم ۱۹۶
عبدالقیوم، شاہ ۱۳
عبداللہ ۱۹۶، ۲۱۶، ۲۱۷-
عبداللہ انصاری ۷۶،
عبداللہ جان ۱۴، ۲۱۹
عبداللہ جان فاروقی ۱۳
عبداللہ خاں ۲۰۸، ۲۱۸
عبداللہ، مُلّا ۱۴، ۱۵، ۲۴۲،
۲۶۳، ۲۶۴
عبدالنبی ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۸
عبدالہادی، میر ۶، ۷، ۲۸، ۴۰،
۴۴، ۹۹، ۱۷۸، ۱۹۱،
عبیداللہ اخون سواتی ۲۲
عبید خاں، خواجہ ۶
عرفان، مُلّا ۲۲
عزت اللہ ۲۲۰
عزت اللہ ابن راسخ ۵۱
عزت اللہ شاہ ۱۳
عزیز اللہ خاں ۱۱۵
عزیز خاں روہیلہ ۱۱۷
عصمت اللہ شاہ ۵۶
عظیم خاں، ۲۲۶
علاؤالدین مجددی ۲۲
علی احسن، سیّد ۱۳۰
علی اصغر، میر (میر مکھو) ۴، ۱۰،
۹۲، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۲۰۸-
علی خاں ۱۲۵
علی رضا خاں ۴۷، ۴۸، ۵۱
علی شاہ، سیّد ۱۵، ۳۷،

Marfat.com

علی شیر ۱۶، ۲۴۳
علی محسن، میر ۱۳۱
علی محمد ۲۱۹
علی محمد خاں ۱۲۴، ۲۰۸
علی نذر ۱۷۰
عمادالملک ۵، ۸۰، ۸۴، ۸۷
عمرخاں ۱۱۴
عمر، مُلّا ۹۲، ۹۳، ۱۱۸
عنایت اللہ ۲۲۰
عنایت خاں ۴۴، ۵۴
عنایت غوث ۱۰۵

غ

غالب علی خاں ۶۹
غلام امام ۶۰، ۶۱، ۸۱، ۸۲، ۱۹۱، ۲۰۷،
غلام حسن ۴، ۱۰، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۷۹، ۸۱، ۸۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۴۵، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۷،
۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۲
غلام حسن، شاہ ۱۳
غلام حسین، ۱۰۵
غلام حسین، شیخ ۱۵
غلام حسین تھانیسری ۱۸
غلام حسین خاں ۹۷
غلام رسول ۱۸، ۱۰۵، ۱۴۵، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۱۶
غلام عسکری خاں ۴، ۶، ۲۳، ۵۹، ۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۲۰۷، ۲۱۰۔
غلام علی ۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۰، ۸۳، ۸۷، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۶۱/۲۶۵
غلام غوث ۱۸، ۲۱۷
غلام فرید ۲۰۶
غلام قادر شاہ ۱۸، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸۔
غلام محمد ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۱۴۵، ۱۵۴، ۱۸۳، ۱۹۶، ۲۳۶۔

Marfat.com

غلام محمد (حضرت جی) ۱۳
غلام محمد معصوم ثانی ۱۳
غلام محی الدین ۱۳، ۳۲
غلام مصطفیٰ ۴۴، ۹۹، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۷۸۔
غلام مصطفیٰ خاں ۶۹، ۷۱، ۷۴، ۹۱
غلام نبی ۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
غلام نبی، شاہ ۱۳
فاروق، مُلّا ۱۷، ۲۱۱، ۲۳۱
فتح اللہ ۱۸۳، ۱۹۶
فتح اللہ حافظ ۲۱۰، ۲۱۲
فتح اللہ، خواجہ ۱۴۱
فتح اللہ، مرزا ۱۴۲
فتح خاں ۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۲۱۹، ۲۲۳۔
فتح علی ۱۸۳، ۱۹۶
فتح علی خاں ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۶۱
فتح علی خاں، میر ۲۵۲
فتح محمد ۱۴۳
فخر الدین ۲۰۷
فخر الدین ۲۵
فدا احمد مجددی ۲۲
فدائے محی الدین ۱۳
فرحت اللہ ۱۶۲
فصیح اللہ خاں ۴۲
فضل احمد معصومی ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۲۵۱
فضل عثمان (دیکھئے صدر المشائخ)
فضل عمر (دیکھئے نور المشائخ)
فضل قیوم ۱۳
فضل محمد ۲۱۷
فقیر اللہ ۱۲۷
فیض اللہ خاں ۲۱، ۸۸، ۹۱، ۱۶۷، ۲۵۹
فیض اللہ، خلیفہ ۱۵۴، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۸۷، ۱۸۸
فیض اللہ، مُلّا ۱۷، ۹۲

...

Marfat.com

ق

قادر باز خاں ۹۶

قادر بخش، مرزا ۲۵۰، ۲۵۳

قادر داد خاں ۱۳۴

قادر شاہ ۱۸

قاسم ۶۷، ۷۲

قاسم بیگ ۲۲۲

قاسم، شیخ ۱۱۴، ۱۹۸

قاسم علی خاں (محمد قاسم خاں، سید قاسم خاں) ۵، ۶، ۴۰، ۱۱۹، ۱۷۲، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۰۲

قائم خاں ۱۰۱

قائم خاں، مُلّا ۱۰۰

قدرت اللہ ۵۶

قطب الدین ۱۷۷

قطب الدین، شاہ ۲۱، ۲۵۲

قطب الدین، شیخ ۱۵

قلندر بخش ۱۳۶، ۱۳۷

قلندر خاں، خواجہ ۸۲

قلندر، مُلّا ۱۷، ۲۶۴

قمر الدین، شیخ ۴۲

ک

کامو ۱۴۶

کامیاب، خواجہ ۴۴، ۴۵، ۱۴۲/۱۷۵

کبیر، ملّا ۲۲

کرم، حافظ ۱۷

کرم خاں ۸۵

کریم الدین ۱۸۳، ۱۹۶

کریم خاں ۸۶

کلّو کوکہ ۹۷

کلّو، میر ۶۸، ۷۲، ۱۴۵

کلیم اللہ ۱۲۰، ۱۷۹

کمال خاں ۲۲۸

کمال شاہ ۱۵۳

گ

گل محمد ۱۷، ۲۱۶، ۲۱۸

ل

لال محمد ۱۲۵

Marfat.com

لچھمن سنگھ ۱۴۴

لعل خاں،.....

لطف اللہ خاں، شاہ ۲۴۹

لطف اللہ، شاہ ۱۵، ۱۶

م

مبارک ـ النساء ۱۹۹

مجدالدولہ ۵، ۸۸، ۱۲۶

مجدد الف ثانی ۱۰۲، ۲۱۱، ۲۵۳

مجیدن ۸۱

محب اللہ ۱۶، ۲۳، ۸۶، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۱۔

محب اللہ (پسر محمد طاہر) ۱۹۸

محب اللہ خاں ۵، ۴۳، ۶۸، ۷۴، ۱۴۵، ۱۷۵، ۱۹۵، ۲۱۵، ۲۶۴

محب اللہ، مُلّا ۱۳۸

محبت خاں ۲۲۷

محتبو ۷۲

محبوب علی، حافظ ۱۱۷

محسن، مُلّا ۵۸، ۶۲

محمد ۶۷، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۸۸

محمد ابراہیم خاں ۲۲

محمد احسان احمدی ۴، ۸، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۷، ۲۱۱، ۲۳۷، ۲۵۹

محمد اسمٰعیل جان ۱۴

محمد اشرف ۲۲۵

محمد اعظم، اخون ۱۷۰

محمد اعظم (خلیفہ حاجی محمد افضل) ۱۶۲/۲۵۳

محمد اعظم، مُلّا ۱۵۵، ۲۶۵

محمد افضل ۱۶۱

محمد افضل خاں ۱۲۵

محمد اکبر ۱۷

محمد اکبر خاں ۲۱۷

محمد اکرم، شیخ ۲۰۶

محمد امیر شاہ قادری ۱۱

محمد امین پشاوری ۱۲

محمد امین، شیخ ۱۵

Marfat.com

محمد انور ۴۳، ۷۷، ۸۲، ۸۵، ۹۳، ۱۷۵۔
محمد بشیر خاں ۱۵، ۳۰، ۳۵
محمد بصر ۲۴۶
محمد بصیر ۱۶
محمد پارسا، خواجہ ۱۲
محمد (پسر عبدالقدوس) ۱۶، ۲۴۶، ۲۵۶
محمد توکل ۱۶، ۲۴۳
محمد جیو ۲۳۶
محمد حسن جان ۱۴
محمد حسن خان خانزادہ ۶، ۴۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴۔
محمد حسین پراچہ ۱۸، ۲۱۸
محمد حسین جان ۱۴
محمد حنیف جان ۱۴
محمد حنیف، مُلّا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۳۸
محمد خاں ۱۵، ۲۳، ۱۵۴، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۹۱،
محمد خاں آفریدی ۶
محمد خاں، میر ۱۲۵
محمد خاں (ہمشیرزادہ دوندے خاں) ۵، ۷۴، ۹۰، ۱۰۰، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴
محمد دلیل اللہ....
محمد درجات ۱۶، ۲۴۳
محمد ذاکر ۲۱۱، ۲۱۳
محمد رسا، شاہ ۱۲
محمد رسول ۲۲۴
محمد رضا ۵۱، ۵۴
محمد رفیع ۹۹، ۱۷۵
محمد روشن ۱۵۴
محمد سرور، حافظ ۲۰۸
محمد سرور خاں ۶۱، ۶۲
محمد سلیم ۲۱۸، ۲۲۵، ۲۲۶۔
محمد شاکر ۷۴، ۷۷، ۱۵۴
محمد شاہ ۱۸، ۲۸
محمد شاہ پیشوری ۲۱۶
محمد شاہ خاں باجوڑی ۲۲
محمد شاہ ولد غلام غوث ۱۶۱، ۲۱۷

Marfat.com

محمد اشرف ۱۶
محمد شریف ۱۳
محمد شعیب ۴۶، ۵۵، ۵۶
محمد شفیع ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷
محمد صادق، خواجہ ۱۳
محمد صالح ۱۷۷
محمد صبغۃ اللہ ۱۹
محمد صبغۃ اللہ، خواجہ ۱۳
محمد صدیق ۱۹، ۲۳۷
محمد صدیق خواجہ ۱۳
محمد طاہر ۱۹۸، ۲۲۴
محمد عارف ۱۷، ۲۱۷
محمد عبید اللہ، خواجہ ۱۲
محمد عتیق ۱۶، ۲۴۳
محمد عجب ۲۲۶
محمد عظیم ۸۶، ۲۰۶، ۲۲۴
محمد عظیم، حافظ ۱۲
محمد عظیم فریدآبادی، شیخ ۱۶۴
محمد عظیم مُلّا ۱۲
محمد علی ۶۹، ۹۱، ۹۳، ۱۸۹
محمد علی بیگ ۶، ۱۰۱
محمد علی خاں ۱۶۶، ۱۷۲
محمد علی، میر ۲۴
محمد عمر، خواجہ ۱۵
محمد عمر مجددی ۲۲
محمد عنایت خاں بونیری ۲۲
محمد غلام ۲۶۹
محمد غوث، سیّد شاہ ۱۲، ۱۳
محمد فاروق ۷۰
محمد فضل اللہ، شاہ ۱۳
محمد فقیہ الدین خاں ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۲
محمد فیاض ۱۶، ۲۴۳
محمد قدوس ۲۴۸
محمد کاشف ۱۷، ۲۱۷
محمد کاظم ۱۶، ۲۴۹
محمد کلیم ۴، ۱۰، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱

Marfat.com

محمد مبین، میر ۴، ۹، ۱۷، ۴۳، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۱، ۹۴، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۴۶، ۱۹۸۔
محمد نسیم، اخوند مُلّا ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹
محمد حبیب ۵۷
محمد محسن، حافظ ۵۷
محمد مراد ۴، ۱۰، ۱۹، ۲۱، ۳۶، ۴۳، ۶۰، ۶۱، ۷۷، ۹۸، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۴
محمد مرتضیٰ خاں ۱۴۶، ۱۴۷
محمد مسرور ۶۳
محمد مشرف ۲۴۶
محمد مظہر ۲۲
محمد معصوم ۱۸۳، ۱۹۶
محمد معصوم، خواجہ ۱۲، ۱۳
محمد معنبر شاہ ۲۴۹
محمد مقیم ۱۰۵
محمد میر ۱۰۵
محمد میر آغاجان ۱، ۲، ۲۵۳
محمد نبی ۱۶، ۲۴۳
محمد نعیم، مُلّا ۲۴۹
محمد نقشبند ثانی، خواجہ ۱۲
محمد نور ۲۱۶، ۲۴۹
محمد وجیہ الدین (شیخ مٹھا) ۱۳۶/۱۴۰
محمد ہاشم جان ۱۴
محمدی ۶۲، ۸۱، ۸۵، ۱۰۱، ۱۰۲
محمد یار خاں ۱۲۵
۴۷، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۹، ۲۳۷، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴۔
محمد تصیر ۲۶۷، ۲۶۸۔

Marfat.com

محمدی بیگم ۲۲۰
محمدی ، مُلّا ۱۶ ، ۲۴۹
محمدی، میر ۲۵ ، ۲۵۲
محمد یوسف ، حافظ ۲۱۰ ، ۲۱۱
محمد یونس ۵۱
محمود خاں، خواجہ ۸۲
محمود، خواجہ ۵۳ ، ۵۵
مدار ، شاہ ۴۳ ، ۵۹
مداری ۱۹ ، ۲۱ ، ۷۷ ، ۲۳۴ ، ۲۳۷
مراد، غازی شاہ ۱۲
مرزا خاں ۲۲۴
مرلی دھر ۵ ، ۱۴۸ ، ۱۴۹ ، ۱۵۵ ، ۱۵۶ ، ۱۵۷ ، ۱۵۸ -
مرید حسین ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴ -
مسرور ۲۰۷ -
مسعود پیرزادہ ۱۷ ، ۲۱۷
مشتاق رائے ۴۲ ، ۱۷۶
مظہر، میرزا جان جاناں ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۴ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۳۷ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ ، ۴۳ ، ۴۶ ، ۴۸ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۶۴ ، ۶۵ ، ۷۵ ، ۷۶ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۲ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۸۶ ، ۸۷ ، ۸۸ ، ۹۴ ، ۹۵ ، ۹۶ ، ۹۸ ، ۹۹ ، ۱۰۰ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳ ، ۱۰۴ ، ۱۰۶ ، ۱۰۷ ، ۱۱۰ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۱۷ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ، ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱۴۱ ، ۱۴۳ ، ۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۱۴۸ ، ۱۴۹ ، ۱۵۰ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۵ ، ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۱۸۷ ، ۱۸۳ ، ۱۸۵ ، ۱۹۱ ، ۱۹۴ ، ۱۹۷ ، ۱۹۹ ، ۲۰۹ ، ۲۱۷ ، ۲۳۴ ، ۲۴۱ ، ۲۵۳ ، ۲۵۷ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ -
معز اللہ ۱۸۷
معنبر شاہ جیو، سیّد ۱۶

Marfat.com

معین الدین، خواجہ (خواجہ بزرگ)
۱۷۴، ۱۷۸، ۲۰۳-
معین خاں ۱۹۶
مغلو ۱۴۱
مکھو ۱۶۲
منصب خاں ۱۳۸
منظور ۶۷، ۶۷، ۷۷
منور علی ۱۰۵
موسیٰ خاں، خواجہ ۸۲
موسیٰ خاں ڈھبیدی، سید ۸۰
موسوی خاں ۵۹، ۷۱، ۷۷
مولوی (جلال الدین رومی) ۲۶۷
مہربان، ملّا ۹۲، ۹۴-
میرزا محمد ۶۷

ن

نادعلی ۱۴۵
نامدار، حافظ ۲۱۲
نامدار خاں ۱۰۰، ۱۰۱، ۲۰۳
نانک چند ۷۴، ۱۴۸، ۱۵۳، ۱۵۴
نتھن خاں ۴۸، ۵۳، ۷۶
نثار علی خاں ۱۲۵
نجابت روہیلہ ۱۵، ۳۸، ۳۹
نجابت علی ۱۰۵
نجف خاں ۷
نجیب الدولہ (نجیب خاں) ۵،
۳۱، ۳۴، ۳۸، ۵۲، ۵۸، ۶۵،
۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۷،
۸۸، ۹۱، ۹۲، ۹۶، ۹۷، ۱۱۱،
۱۸۰، ۲۰۵، ۲۲۳،
نند، شاہ ۶۷، ۷۲-
نسراللہ ۱۸۵
نصرالدین ۲۲۸
نصرت اللہ خاں ۹۶
نصرت، ملّا ۱۷
نصرت یار، شیخ ۲۰۶
نصری، ملّا ۱۷، ۹۰
نصیر احمد، سید ۱۴۹
نظام الدین ۵۷

Marfat.com

نظام الدین اولیا ۲۵۸
نظامی ۱۹، ۲۳۴، ۲۳۷
نظر احمد (نذر احمد) ۲۲۴
نعمت اللہ ۲۱۱، ۲۱۴
نعمت اللہ، شاہ ۲۶۰
نعمت خاں ۱۳
نعمت خاں اخون ۱۷، ۲۶۴
نعمت، مولوی ۱۱۲، ۱۳۲، ۲۱۱
نعیم اللہ ۴، ۱۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵/۲۶۵
نعیم اللہ بہرائچی (محمد نعیم بہرائچی)
۸، ۲۰، ۲۱، ۱۰۴، ۲۵۹
نعیم اللہ، سید ۱۰۴
نورالدین حسین ۶۰
نورالعلی ۱۶۰
نور اللہ ۲۹، ۱۹۱
نور اللہ، شاہ ۲۲۷
نور اللہ میر ۱۹۱
نورالمشائخ (فضل عمر، مُلّا شور
بازار) ۱۳
نورالمصطفیٰ ۱۶۰
نورالنساء ۲۲۴
نورالہدیٰ ۱۶۰
نور خاں، شاہ ۲۲۱
نور محمد ۱۶
نور محمد بدایونی، سید ۲۰، ۲۵۸
نور محمد قندھاری، اخون ۱۴
نور محمد مُلّا ۱۵، ۱۶، ۲۴۲

و

وحیدالدین خاں ۱۷۴
ولایت شاہ ۱۸، ۲۱۸
ولی اللہ، شاہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰
ولی اللہ میر ۱۹۳
ولی النبی ۲۲
ولی محمد، مُلّا ۱۶، ۲۱۷، ۲۴۶،
۲۴۷، ۲۴۹۔
ولی نظر (ولی نذر) ۷، ۹۱، ۹۲/۱۲۷

ی

یار علی خاں ۷۱، ۷۴۔

Marfat.com

یارمحمد، حافظ ۲۲۵
یحییٰ، شیخ (حضرت جی صاحب)[۱۲]
یوسف خاں، سید ۱۴۰
یونس، خواجہ ۱۵

اماکن

آنولہ ۷، ۳۷، ۷۰، ۹۰، ۹۲، ۹۵، ۹۶، ۱۴۰، ۲۲۵
اترچھینڈی ۴۲
اجمیر ۲۵۲، ۲۵۳
ارکاٹ ۲۲۶
اکبرآبادی ۲۵، ۶۹
الہ آباد ۹۲
الہ ڈنڈ ۱۸، ۲۱۷، ۲۶۲
امروہہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۳۷، ۱۴۹، ۱۸۵، ۲۶۰۔
انوچہ ۱۵۷
اوجھیانی ۹۴
اوج ۱، ۲، ۱۴، ۱۵، ۱۹۳، ۲۰۵
اوچوں ۲۶۲
بابڑہ ۲۱۷
باجوڑ ۲۱۷
بٹالہ ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸
بچھرایوں ۱۶۲
بدایوں ۱۳۳
بڈھانہ ۲۹، ۳۱
بریلی ۶، ۲۰۴، ۸۶، ۹۱، ۱۷۶، ۲۲۰
بسولی ۳۷، ۶۰، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۴، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۴۵، ۱۶۳، ۱۷۹، ۱۸۷، ۱۹۱، ۲۰۰
بصرہ ۲۴۴
بغداد ۲۲۴
بکسر ۶
بمبئی ۱
بنارس ۲۲۷
بندرابن ۱۵۶
بنگال ۱۱۹، ۱۷۱

Marfat.com

بھرت پور ۲۵۲، ۲۵۳

بھکر ۱۵۱

پانی پت ۱، ۱۹، ۲۱، ۲۹، ۳۱، ۳۵،
۴۰، ۴۴، ۴۶، ۴۹، ۵۰، ۵۳، ۵۵،
۵۶، ۵۸، ۶۹، ۷۴، ۸۸، ۱۱۶،
۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۵، ۱۷۳، ۲۳۴/۲۳۸،

پٹنہ (دیکھئے عظیم آباد)

پٹرانگ ۲۱۷

پشاور ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۲۷، ۲۳/۲۰۴،

پنجاب ۲۱۷

پیپلی ۹۱

پیلی بھیت ۲۴، ۷۶، ۱۶۷، ۱۸۲

تنگی ۱۳

تھانہ ۱۳

تھانیسر ۱۳۶

جموں ۳۱

جدہ ۲۴۴

چاندپور ۱۱۴

چتلی قبر ۱

چکدرہ ۲۶۲

چوک ناصرخاں

حصار ۳۴

حضروں قاضی والا ۲۱۷

حیدر آباد سندھ ۱۳

خورجہ ۱۵۷

خیرپور ۱

درگاہ شاہ ابوالخیر ۱

دکن ۲۰۴

دوآبہ ۱۲۱

دہلی (شاہجہاں آباد) ۱، ۱۴، ۱۹،
۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۳۵، ۳۶،
۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۶، ۵۰،
۵۳، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۸، ۶۹،
۷۸، ۸۹، ۱۰۴، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۳۳،
۱۴۰، ۱۶۶، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۱،
۱۸۳، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۰۴، ۲۳۶،
۲۲۵، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۲،
۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱-

Marfat.com

دھولانہ ۹۹

دیر ۱، ۲، ۹، ۱۴۰، ۲۶۳

ڈاسنہ ۱۴۹، ۱۵۳

رام پور ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳،
۲۳۴، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۵۹
۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲-

روہیل کھنڈ ۴

ریواڑی ۱۴۰

سرائے چودھری ۲۰۶

سرائے ہندوان ۱۵۵

سرحد ۲۱۱

سرولی ۹۰، ۹۲، ۱۰۱

سرہند (سہرند) ۱۲، ۱۴۹، ۱۵۲
۲۳۵، ۲۳۹-

۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۳، ۴۴،
۴۶، ۴۹، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۸۲، ۸۳
۹۳، ۱۰۱، ۱۳۲، ۱۶۴، ۱۶۷، ۱۶۸
۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۸، ۲۰۰/۲۰۶،

سندھ ۱، ۱۳

سوات ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۲۱۷/۲۶۲،

سورت ۲۲۶، ۲۲۷

سونی پت ۸۸

سہسپور ۱۴۵

سہسوان ۶۶

شاہ آباد ۱۹۱

عظیم آباد (پٹنہ) ۱۹، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹،
۱۳۰، ۱۳۱، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۷۳، ۲۳۴

غازی آباد ۹۶

فرخ آباد ۵۹، ۸۰، ۸۷، ۹۵، ۹۷/۹۹

فرخ نگر ۹۹

فرید آباد ۲۰۶

قندھار ۱۳

کابل ۱۳

کٹرہ محمد یار خاں ۶۰

کرولی ۱۰۲، ۱۰۳

کلانور ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷

کنج پورہ ۴۷، ۵۲

کوٹلہ رشید خاں ۲۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۶۱

Marfat.com

کوٹہ بوندی ۱۱۷
کول ۸۷
گڑھی ۲۱۷
گڑھی حضرت خیل ۱۳
گلا وٹھی ۱۰۴
گمبٹ ۱
لاہور ۵۸، ۶۰، ۲۳۵، ۲۳۹
لکھنؤ ۱۳۰، ۱۷۱
مالاکنٹ ۱، ۱۳
محلہ فضل حق ۱۳
محلہ کاکا جمعدار ۱۲
مدرسہ غازی الدین خاں ۱۰۴
مدینہ منورہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۶
مراد آباد ۴۵، ۱۳۹،
مراد نگر ۲۲۸
مسجد محبت خاں ۲۱۸
مرشد آباد ۹۵، ۱۱۹
مظفر نگر ۳۱
مکہ معظمہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۸
میرٹھ ۹۹، ۱۴۹، ۱۵۳، ۲۲۸
ناگور ۲۵۳
نجیب آباد ۶۷
نرتوپہ ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۶۰
نورمحل، خانقاہ ۱، ۲، ۳، ۴۶
نولہتہ ۵۴
ہانسی ۳۴
ہرتاری ۵۱، ۵۲، ۵۴۔
ہرداس پور ۱۰۱
ہشت نگر ۱۷، ۲۱۷
ہند ۱۷، ۲۱۷
ہوتی ۱۷، ۲۱۷

Marfat.com

فہرستِ کتب و رسائل

احمد شاہ درانی (نصیر احمد جامعی) ۴۹

اخبار الصنادید ۹۱

بحرِ مواج ، تفسیر ۱۶۲

بیضاوی، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸

جلالین، تفسیر ۱۶۲ ، ۱۶۸

حُسینی، تفسیر ۱۶۲

حصن حصین ۱۶۸

حیات حافظ رحمت خاں ۱۳۲

رسالہ در فضل ذکر جہر ۱۶۲، ۲۵۳

رسالہ فضل ذکر خفی ۲۵

رسالہ اردو کراچی (بابت جولائی ۱۹۶۷ء اکتوبر ۱۹۶۷ء)

رشحات ۱۶۲

رقعاتِ کرامت سُعات ۸۷

سفرنامہ پولیر ۱۱۶

سفینۂ الاولیا ۲۲۴

سفینۂ خوشگو ۹۴ا شرح وقایہ ۲۴۰

شمائل ترمذی ۱۶۸

عمدہ، تفسیر ۱۶۲

عوارف ۱۶۸

غنیۃ الطالبین ۱۶۲

قرآن مجید ۱۶۶

قصص الانبیاء ۲۲۴

کاملان رام پور ۲۲

کلماتِ طیبات ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۲۴، ۲۵، ۴۶، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۵، ۹۹، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۴۶، ۱۵۱، ۱۹۴، ۲۱۱، ۲۲۴

مآثر الامرا جلد اوّل ۶۴

مدارک ، تفسیر ۱۶۲ ، ۱۶۸

مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط (مرتبہ خلیق انجم) ۱، ۳۳، ۷۹، ۸۰، ۸۷، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷۔

مشکوٰۃ ۱۶، ۱۶۸، ۲۴۰۔

Marfat.com

معمولات مظہریہ ۲۰، ۲۱، ۸۳
۱۰۴، ۱۱۹، ۲۱۱-
مقامات مظہری ۲، ۴، ۱۴، ۱۵
۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۰، ۳۳، ۵۷، ۶۴
۸۳، ۸۴، ۸۷، ۹۴، ۹۸، ۹۹،
۱۰۱، ۱۰۴، ۱۶۲، ۲۱۱-
مکاتیب میرزا مظہر (مجموعہ بمبئی مرتبہ
عبدالرزاق قریشی) ۱، ۳۲، ۳۴،
۳۸، ۴۶، ۴۸، ۵۷، ۶۴، ۷۶،
۸۷، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۵، ۱۱۶
۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲
۱۳۹-
موسیٰ نامہ ۲۲۴
نیشاپوری، تفسیر ۱۶۲
وقائع عبدالقادر خانی ۲۲
ہدایہ ۱۶، ۲۴۰-

Marfat.com

کتابیات

(بسلسلہ مقدمہ وحواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ، مخزونہ کتب خانۂ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی

احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء۔

الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خاں، نظامی پریس، بدایوں ۱۹۳۳ء

خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مطبوعہ الجمعیۃ پریس، دہلی ۱۹۶۲ء

رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند = اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء

رؤف احمد رافت: دُرّ المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔

رؤف احمد رافت: جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔

عبد الرزاق قریشی: مکاتیب میرزا مظہرؒ، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی، ۱۹۶۶ء

عبد اللطیف: ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۴ء۔

غلام حسین طباطبائی: سیر المتاخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۹۷ء

غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۱۴ء

غلام علی، شاہ: مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ ہجری۔

فقیر اللہ علوی: مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔

محمد امیر شاہ قادری: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور

عبد القادر خاں: علم وعمل جلد اوّل (اردو ترجمہ وقائع عبد القادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۰ء۔

محمد حسن کرتپوری: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور۔

Marfat.com

نصیب اختر = شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اوّل کراچی، سنہ ۱۹۶۷ء (سفرنامہ پولیر)۔

نصیر احمد جامعی = احمد شاہ دُرانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور، سنہ ۱۹۶۹ء

نعیم اللہ بہرائچی = معمولاتِ مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور، سنہ ۱۲۷۱ ہجری

(نوٹ :- مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب ..... Ahmed Tuncer Akalin کے شکریہ کے ساتھ ان کے تصویری کتابچے "SERHEND" سے اخذ کرکے پیش کی جارہی ہیں)۔

Marfat.com

Marfat.com